### تذکرہ وخدمات

# شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ

# وعلمائے "بھٹہ محبت"

www.KitaboSunnat.com

جمع وترتیب:
قاری محمد طیب بھٹوی حفظہ اللہ

ناشر: ابوہریرہ اکیڈمی
۳۷- کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون: 042-35417233

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ وخدمات

# شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ

اور

# علمائے 'بھٹہ محبت'

ابن مسعود اسلامک لائبریری
کتاب نمبر: 1232

جمع وترتیب

قاری محمد طیب بھٹوی

ناشر

ابوہریرہ اکیڈمی
۳۷- کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 042-35417233

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ........................ تذکرہ وخدمات شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ وعلمائے بھٹہ محبت

جمع وترتیب ........................ قاری محمد طیب بھٹوی

اشاعت اوّل ........................ فروری 2014ء

تعداد ........................ 1100

قیمت ........................ /300 روپے

ناشر

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکیڈمی

۳۲- کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 042-35417233

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فہرست مضامین


✳ حرفے چند.........مولانا محمد اسحاق بھٹی.................. 8

✳ پیش لفظ.........قاری محمد طیب بھٹوی.................. 11

✳ اظہار تشکر.........مصنف کتاب ہذا.................. 13

✳ تقریظ.........حافظ عبدالسلام بھٹوی.................. 15

✳ استاذ المکرم حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ۔ اپنی ذات اور خدمات میں ایک منفرد شیخ الحدیث
.........میاں محمد جمیل.................. 19

✳ بھٹہ محبت......محل وقوع اور مختصر تاریخی پس منظر.................. 26

✳ جامع مسجد محمدی اہل حدیث کی تعمیر و ترقی کی منازل.................. 29

✳ شیخ الحدیث حافظ ابوالقاسم محمد بھٹوی رحمہ اللہ.................. 30

✳ مولانا حافظ کرم دین بن احمد دین رحمہ اللہ.................. 54

✳ شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ خلیق بھٹوی رحمہ اللہ.................. 59

✳ شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بن حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ.................. 63

✳ شیخ الحدیث مولانا عبداللطیف بھٹوی بن محمد اکبر.................. 79

✳ شیخ الحدیث مولانا بشیر احمد بھٹوی ولد فتح محمد.................. 81

✳ مولانا حکیم چراغ دین بھٹوی ولد عبدالحکیم.................. 87

✳ مولانا قاری محمد حنیف ربانی ولد محمد شریف کامونکی.................. 90

✳ حافظ قاری محمد طیب بھٹوی ولد نور احمد.................. 98

✳ مولانا قاری محمد اکرم زاہد بھٹوی بن عیش بہادر.................. 110

✳ مولانا حافظ محمد شریف بھٹوی ولد میاں محمد سرور.................. 114


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


* مولانا قاری رحمت اللہ بھٹوی بن نذیر احمد ........................ 117
* مولانا حکیم عبدالرحمان زاہد بھٹوی بن محمد ابراہیم ........................ 121
* مولانا محمد مشتاق فاروقی بن اللہ دتہ ........................ 123
* مولانا محمد سرور بھٹوی بن بلاقی ........................ 126
* مولانا مولوی عبدالرحمان بھٹوی رحمہ اللہ بن نظام دین ........................ 128
* مولانا حافظ عبدالرشید رحمہ اللہ بن مولوی عبدالرحمان ........................ 130
* مولانا محمد اعظم طارق بھٹوی ولد فقیر علی ........................ 131
* مولانا محمد طفیل بھٹوی بن میاں محمد ابراہیم ........................ 134
* مولانا محمد طاہر طیب بھٹوی بن محمد طیب بھٹوی ........................ 137
* مولانا محمد سعید طیب بھٹوی بن محمد طیب بھٹوی ........................ 139
* مولانا محمد ارشد (فاضل مدینہ یونیورسٹی) بن حافظ عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ ........................ 143
* مولانا ماسٹر محمد رفیق بھٹوی بن بشیر احمد ........................ 145
* مولانا حافظ عبدالسلام بھٹوی ولد منظور احمد ........................ 147
* مولانا عبدالرشید بھٹوی ولد حکیم عبدالمجید ........................ 149
* مولانا پروفیسر عبدالحفیظ منیر ولد محمد اکبر ........................ 151
* مولانا غلام نبی المعروف غلام اللہ شارق ولد محمد شریف جتالہ ........................ 155
* مولانا شیر الٰہی شاکر بھٹوی ولد غلام محمد جتالہ ........................ 158
* مولانا محمد رمضان بھٹوی ولد احمد دین ........................ 160
* مولانا افراہیم بھٹوی ولد اللہ دتہ جتالہ ........................ 162
* مولانا حافظ شبیر احمد بھٹوی ولد عبدالمجید ........................ 163
* مولانا اختر محمود بھٹوی ولد محمد علی پٹواری ........................ 165
* مولانا محمد اشرف بھٹوی ولد شمس دین ........................ 167
* مولانا محمد علی بھٹوی ولد محمد اسحاق ........................ 169


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


٭ مولانا عبدالرشید بھٹوی ولد محمد سلیمان ........................ 170

٭ مولانا حافظ محمد اسلم رحمہ اللہ ولد شمس دین ........................ 172

٭ مولانا حافظ عبدالرحمان ولد حافظ عبدالسلام بھٹوی ........................ 174

٭ مولانا حافظ محمد عبداللہ ولد حافظ عبدالسلام بھٹوی ........................ 175

٭ مولانا حافظ محمد عمر ولد حافظ عبدالسلام بھٹوی ........................ 177

٭ مولانا محمد شریف بھٹوی ولد محمد یحییٰ ........................ 178

٭ مولانا محمد منشاء بھٹوی ولد محمد یحییٰ واں ........................ 180

٭ مولانا حاجی رحیم بخش ولد کرم دین بھٹہ ........................ 181

٭ مولانا حافظ محمد مسعود طیب ولد محمد طیب بھٹوی ........................ 183

٭ مولانا شبیر احمد بھٹوی ولد عبدالجلیل ڈولا ........................ 185

٭ مولانا حافظ زبیر عبداللہ ولد حافظ محمد عبداللہ ........................ 187

٭ حافظ فواد بادشاہ بھٹوی ولد محمد اسماعیل بھٹوی ........................ 189

٭ مولانا محمد حنیف ثانی ولد عبدالرحمان بھٹہ ........................ 191

٭ مولانا ریاض احمد بھٹوی ولد محمد حنیف ........................ 193

٭ مولانا کرامت اللہ بھٹوی ولد حاجی رحیم بخش بھٹہ ........................ 194

٭ مولانا غلام رسول بھٹوی ولد حاجی رحیم بخش بھٹہ ........................ 195

٭ مولانا ابوبکر رحمہ اللہ ولد رحمت علی کوٹ ٹبہ ........................ 197

٭ مولانا لیاقت علی بھٹوی ولد عیش بہادر ........................ 199

٭ مولانا عبدالعزیز بھٹوی ولد عبدالمجید ........................ 200

٭ حافظ محمد شفیق بھٹوی ولد حافظ محمد شریف رحمہ اللہ ........................ 201

٭ مولانا محمد اسماعیل بھٹوی ولد احمد جتالہ ........................ 202

٭ مولوی عابد حسین بھٹوی ولد احمد دین ........................ 203

٭ مولانا حبیب الرحمان بھٹوی ولد عبدالغفار ڈولا ........................ 204


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


⁕ مولانا حبیب الرحمان بھٹوی ولد مولوی عبدالرشید........................ 205

⁕ قاری حافظ حبیب الرحمان بھٹوی ولد قاسم علی........................ 206

⁕ مولانا حافظ تنزیل الرحمان بھٹوی ولد محمد جعفر........................ 207

⁕ مولانا حفیظ الرحمان بھٹوی ولد محمد جعفر کھوکھر........................ 209

⁕ مولانا احمد یار بھٹوی ولد عبدالغنی ڈولا........................ 210

⁕ قاری حافظ معین الدین ولد حافظ محمد عبداللہ بھٹوی........................ 212

⁕ مولانا مختار احمد بھٹوی ولد محمد حنیف........................ 213

⁕ مولانا احسان الٰہی بھٹوی ولد عطاء اللہ........................ 214

⁕ مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ ولد شمس دین........................ 215

⁕ مولانا مجیب الرحمان بھٹوی ولد عبدالرشید........................ 216

⁕ مولانا محمد احمد بھٹوی ولد محمد اسماعیل........................ 217

⁕ قاری طاہر سلیم بھٹوی ولد عبدالستار جتالہ........................ 218

⁕ مولانا خالد محمود بھٹوی ولد محمد حسین المعروف مندوکا........................ 219

⁕ مولانا حافظ عبدالقدیر بھٹوی ولد عبدالرشید........................ 220

⁕ مولانا منیر احمد بھٹوی ولد محمد علی........................ 221

⁕ مولانا شفیق الرحمان بھٹوی ولد محمد زکریا........................ 222

⁕ مولانا محمد جعفر کھوکھر بھٹوی........................ 224

⁕ مولانا عبدالرؤف بھٹوی ولد محمد شریف........................ 226

⁕ مولانا کلیم اللہ بھٹوی ولد عبدالستار........................ 227

⁕ مولانا محمد امین بھٹوی ولد عبدالمجید........................ 228

⁕ مولانا حافظ عبدالوحید بھٹوی ولد عبدالخالق........................ 229

⁕ مولانا عبدالحفیظ بھٹوی ولد عبدالخالق........................ 230

⁕ بھٹہ محبت کا ایک بریلوی نوجوان اہلحدیث کیوں ہوا؟........................ 231


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


⁕ مولانا محمد عاصم بھٹوی ولد محمد زکریا ........ 234

⁕ مستقبل کے علماء کرام ........ 235

⁕ ۱۔ محمد عابد حسین ولد خادم حسین ........ 235

⁕ ۲۔ عبدالحفیظ ولد بشیر احمد ........ 235

⁕ ۳۔ حافظ محمد امجد ولد محمد ابراہیم ........ 236

⁕ ۴۔ حافظ انس عمیر ولد محمد اقبال ........ 236

⁕ ۵۔ خبیب احمد ولد قاری رحمت اللہ بھٹوی ........ 236

⁕ ۶۔ ابوبکر ولد مولوی محمد رمضان ........ 236

⁕ ۷۔ حافظ رضوان اللہ ولد محمد اسحاق ........ 237

⁕ ۸۔ عبدالرحمان ولد مولوی محمد رفیق ........ 237

⁕ ۹۔ حافظ محمد ولد حافظ عبدالسلام بھٹوی ........ 237

⁕ ۱۰۔ صفی الرحمان ولد حافظ محمد حنیف ربانی ........ 237

⁕ ۱۱۔ حافظ محمد عرفان ولد عطاء اللہ ........ 237

⁕ ۱۲۔ حافظ سعد ولد سعید طیب بھٹوی ........ 237

⁕ ۱۳۔ طلحہ ساجد ولد عبدالرشید ساجد بھٹوی ........ 238

⁕ ۱۴۔ جواد سعید ولد محمد سعید بھٹوی ........ 238

⁕ ۱۵۔ حافظ مرشد مشتاق ولد مشتاق فاروقی ........ 238

⁕ ۱۶۔ محمد بلال عبدالرزاق ولد عبدالرزاق ........ 238


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# حرفے چند

ہم اپنے گردوپیش کے دیہات وقصبات کا جائزہ لیں تو ہمیں پتا چلے گا کہ کتنے ہی دیہات میں بے شمار لوگ پیدا ہوئے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم وعرفان کی دولت سے نوازا اور انہوں نے بے حساب علمی خدمات سرانجام دیں۔ اس کی تفصیلات کا دائرہ تو بہت وسیع ہے، لیکن یہاں صرف ایک گاؤں کا ذکر کیا جائے گا جو ضلع اوکاڑہ میں ''بھٹہ محبت'' کے نام سے موسوم ہے۔ اس گاؤں میں ارائیں برادری کی اکثریت ہے اور اسے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے بہت سے افراد ماشاءاللہ علم دین سے بہرہ ور ہوئے اور پھر انہوں نے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعے اس کی اشاعت کے لیے کمرِ ہمت باندھی۔

ان خوش بخت حضرات کے واقعات حیات وہیں کے اور اسی برادری کے ممتاز عالم دین مولانا قاری محمد طیب بھٹوی نے نہایت محنت سے جمع کر کے کتابی صورت میں شائع کرنے کا عزم کیا۔ یہ بہت بڑی خدمت ہے، جس کی انجام دہی قاری صاحب ممدوح نے اپنے ذمے لی ان علمائے ذی شان کی تعداد (۸۳) تک پہنچتی ہے۔ اتنی بڑی تعداد کے اصحابِ علم سے رابطہ کر کے ان کے حالات ضبطِ تحریر میں لانا بڑی ہمت کا کام ہے جو قاری صاحب نے انتہائی حسن وخوبی کے ساتھ مکمل کیا۔

اس کتاب کا اوّلین مضمون ہمیں حضرت حافظ محمد بھٹوی مرحوم ومغفور کے حالاتِ زیست سے مطلع کرتا ہے۔ حافظ محمد بھٹوی مرحوم کی ولادت ۱۹۱۰ء میں موضع بھٹہ محبت میں ہوئی اور زندگی کی چند منزلیں طے کرنے کے بعد وہ حصولِ علم کی راہ پر گامزن ہوئے۔ جامعہ محمدیہ لکھوکے میں انہوں نے حضرت مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ سے، امرتسر کے مدرسہ غزنویہ میں وہاں کے اساتذۂ عالی مقام سے اور دہلی میں مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ سے استفادہ کیا اور گوندلانوالہ میں محدث عصر حضرت حافظ محمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گوندلوی رحمہ اللہ کے بابِ فضیلت پر دستک دی اور ان سے تحصیل علم کی۔ اس طرح اس عظیم شخصیت نے اپنے دور کے رفیع المنزلت اہل فن سے اخذِ فن کیا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ مختلف مدارس میں خدمتِ تدریس انجام دیتے رہے۔ اس طرح بہت سے مقامات کے علماء وطلباء کو ان سے اکتسابِ علم کے مواقع میسر آئے۔ انہوں نے ہر مدرسے میں اپنے منفرد نوعیت کے تدریسی انداز کو اجاگر کیا اور تشنگانِ علوم ان سے مستفید ہوئے۔

حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کا تذکرہ کتاب کے فاضل مصنف نے خاصی تفصیل سے کیا ہے اور اس مردِ جلیل کا تذکرہ تفصیل ہی سے کرنا چاہیے تھا۔ اس کے بعد تمام بھٹوی علمائے کرام کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ علمائے کرام کے واقعات معرضِ تحریر میں لانے کے سلسلے میں لائق مصنف کا قلم بڑا فیاض ہے اور ان پر اللہ کا یہ خاص کرم ہے کہ علماء کے بارے میں انہیں معلومات بھی حاصل ہیں اور وہ روانی اور صفائی سے خوب صورت اسلوب میں اپنی معلومات کاغذ پر مرتسم کرنے میں مہارت بھی رکھتے ہیں۔ ان کی تحریر میں کہیں الجھاؤ اور کہیں اغلاق نہیں۔ ہر فقرہ صاف اور ہر جملہ واضح ہے۔

قاری محمد طیب نے اپنے گاؤں کے اصحابِ علم کے حالات بیان کر کے معاصر اہل قلم کے لیے بہت اچھی مثال قائم کی ہے اور انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے علاقوں کے علماء کے واقعاتِ زندگی سے لوگوں کو آشنا کرائیں۔ علماء کے حالات بیان کرنا اور ان کی تدریسی اور تصنیفی سرگرمیوں کو ضبطِ کتابت میں لانا نہایت ضروری ہے۔ مرحومین کے واقعات بھی بیان کرنا چاہے اور موجودین کی علمی کاوشوں کو بھی نمایاں کرنا چاہیے۔ اگر یہ خدمت انجام نہ دی جائے اور اہل علم کے تذکار قلم وقرطاس کے حوالے نہ کیے جائیں تو تاریخ منجمد ہو جائے گی اور کسی کو اسلاف کے واقعات کا علم نہ ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ بے حساب رحمت کی بارش برسائے ان بزرگانِ عالی مرتبت پر، جنہوں نے سرورِ دو عالم ﷺ کی سیرت طیبہ مرتب فرمائی اور اپنا کرم فرمائے ان حضرات پر، جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین اور محدثین وفقہاء کے حالات پر کتابیں لکھیں اور وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لوگوں کے علم و مطالعہ میں آئیں اور ان کی ہدایت و اصلاح کا ذریعہ ثابت ہوئیں۔ ان کی وجہ سے جہالت کے اندھیرے ختم ہوئے اور علم و عمل کی روشنی پھیلی۔ اگر وہ یہ خدمت انجام نہ دیتے تو نہ تاریخ کا پہیہ حرکت میں آتا اور نہ ہدایت کی شعاعیں افقِ عالم پر ابھرتیں اور نہ دنیا کو منور کرتیں۔

قرآن مجید اور کتب احادیث میں قبل از اسلام کے بہت سے افراد کے بارے میں بھی معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں اور مختلف ادوار کی اقوام کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ نیز بادشاہوں اور پیغمبروں سے متعلق بھی ضروری کوائف کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک کے حالات کسی نہ کسی انداز میں قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ انبیاء و صلحاء کے بھی اور کفار و اشرار کے بھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و حدیث ہمیں تلقین فرماتے ہیں کہ ماضی اور حال کی تاریخ سے واقفیت پیدا کرو اور اپنے بزرگوں کے حالات سے آگاہ بھی رہو اور انہیں ضبطِ کتابت میں بھی لاؤ۔ خود اپنے احوال بھی بیان کرو۔ اس ضمن میں انکسار سے کام لینا، اپنے علمی کارناموں کا اظہار نہ کرنا اور انہیں دل میں چھپائے رکھنا اس فقیر کے نزدیک قرآن و حدیث کے ارشادات کی رو سے صحیح نہیں ہے۔

قاری محمد طیب بھٹوی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے گاؤں اور اپنی برادری کے اہل علم کے حالات جمع کر کے انہیں کتابی شکل میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اللہ نے ان کو درس و تدریس کا ملکہ بھی عطا فرمایا ہے، تقریر و خطابت کی صلاحیتوں سے بھی نوازا ہے۔ قرآن مجید کی قرأت و تجوید کے اعلیٰ ترین فن کی نعمت بھی مرحمت فرمائی ہے اور تحریر و نگارش کا سلیقہ بھی انہیں سکھایا ہے۔ بہ الفاظ دیگر اللہ کی مہربانی سے تبلیغ دین کے تمام طریقے ان کے حصے میں آئے ہیں۔ آئیے اس عالی ظرف اور وسیع النظر مصنف کے جمع فرمودہ جواہر پاروں سے استفادے کی کوشش کرتے ہیں۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی، ساندہ، لاہور

۴ مئی ۲۰۱۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# پیش لفظ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بھٹہ محبت کے علماء کی فہرست مرحومین وموجودین میں جید علماء کرام، مناظرین، محققین، خطباء، شیوخ الحدیث، حفاظ، قراء کرام اور اساتذہ کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ اور الحمد للہ ملک بھر میں اپنا ایک نام اور مقام رکھتے ہیں۔ عرصہ دراز سے راقم الحروف کی یہ خواہش تھی کہ علماء بھٹہ محبت کے کوائف اکٹھے کیے جائیں مگر روایتی سستی آڑے آتی رہی۔ آج سے کئی سال پہلے ایک دفعہ اسی ارادہ سے الشیخ حافظ محمد عبداللہ بھٹوی کے پاس حاضر ہو کر ان سے متعلقہ کچھ معلومات لکھیں۔ مگر کافی عرصہ بعد وہ کاغذ گم ہو گئے تو دوبارہ حافظ صاحب کی خدمت جبکہ وہ بیمار تھے میں حاضر ہو کر عرض کی کہ پہلے حاصل کردہ معلومات گم ہو گئی ہیں۔ دوبارہ کچھ معلومات فراہم فرما دیں۔ مسکرا کر فرمانے لگے برخوردار تیرے کاغذ گم ہو گئے ہیں اور اب میرا حافظہ گم ہو گیا ہے۔

تو خیر اللہ کا نام لے کر یہ سلسلہ ۲۰۱۲ء کے اوائل میں شروع کر دیا۔ پہلے مرحومین علماء کرام کا تذکرہ اپنی معلومات کی حد تک، پھر ان سے متعلق لوگوں کو ملنے کی کوشش کی اور ان سے جو کچھ حاصل ہو سکا، حاصل کیا۔ اس کے بعد موجودین علماء کرام سے رابطوں کا سلسلہ شروع کیا اور بغیر کسی ترتیب وتمیز کے جن احباب سے رابطہ ہو سکا، کیا۔ ان میں کچھ وہ تھے جن کو کسی نہ کسی ذریعہ سے بلایا تو وہ بخوشی تشریف لائے اور اپنے کوائف درج کرائے۔ کچھ وہ تھے جن کے پاس مجھے سفر کر کے خود حاضر ہونا پڑا اور ان کے کوائف جمع کیے۔ کچھ وہ بھی تھے جن کو پیغامات بھیج کر، فون وغیرہ کر کے بصد مشکل ان تک رسائی ہو سکی۔ بہر حال جو کچھ میسر ہو سکا حسب استطاعت جمع کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



احتیاط یہ کی ہے کہ کہیں بھی مبالغہ آرائی سے کام نہ لیا جائے بلکہ جس بھائی نے اپنے متعلق جو بتایا ہے وہی تحریر کیا ہے، اپنے پاس سے کوئی بات شامل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ البتہ کسی کی بات کو اپنے لفظوں میں بیان کرنے کی جسارت کا امکان ہوسکتا ہے۔اسی طرح مرحومین کے متعلق اپنی معلومات کی حد تک یا پھران کے جاننے والے، ان کے ورثاء وغیرہ سے جو کچھ ملا وہ لکھا ہے اس میں بھی اپنی کوئی بات داخل نہیں کی۔

درج شدہ علماء میں سے تقریباً چھبیس (۲۶) علماء ایسے ہیں جن کا خاندانی تعلق بریلوی پیر پرست خاندانوں سے تھا مگر دین کا علم پڑھنے کی وجہ سے ان کے خاندان مسلک اہل حدیث قبول کر چکے ہیں۔ میں نے اختصار کے ساتھ ان خاندانوں کے پیر خانوں کا بھی مختصر تعارف لکھ دیا ہے تا کہ قارئین کرام کو مزید اطمینان ہو سکے۔ نیز جن علماء کرام کے کوائف درج کیے گئے ہیں۔ان میں سے ۳۲، ۳۳ علماء وہ ہیں جو براہ راست شیخ الحدیث حافظ ابو القاسم محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں ان میں قاعدہ، ناظرہ قرآن پاک سے لے کر بخاری شریف تک پڑھنے والے شاگرد شامل ہیں۔

ان کے علاوہ کچھ نو عمر طلباء جو مختلف مدارس دینیہ اسلامیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کے اسماء گرامی آخر میں مستقبل کے علماء کرام کے عنوان کے تحت لکھ دیے ہیں۔ تفصیل ان شاء اللہ! آئندہ

تیری رحمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لیے

قاری محمد طیب بھٹوی
خطیب جامع مسجد ام القریٰ اہلحدیث
لطیف سوسائٹی گوجرانوالہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اظہارِ تشکر

بہت سے علماء کے حالات زندگی مکمل ہو چکے تھے مگر طبع و تالیف کے دیار میں اجنبیت اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے جب کبھی اس کتاب کو چھپوانے کا خیال آتا تو مایوسی چھا جاتی اور اس خیال کو دل سے نکال دیتا۔ تاہم ایک دو دفعہ اللہ تعالیٰ سے دعا ضرور کی کہ یا اللہ یہ کام میری زندگی میں مکمل ہو جائے۔

میرے دیرینہ ساتھی اور محسن، محترم میاں محمد جمیل صاحب سابق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، کنوینر تحریک دعوتِ توحید پاکستان جن کو میں اپنے ہر قسم کے مشوروں میں شریک رکھتا ہوں۔ ان سے جب بات ہوئی تو فرمانے لگے: قاری صاحب! مسودہ مکمل ہو گیا ہے تو اس کو چھپواؤ، اور فرمانے لگے: مسودہ مجھے بھیجو، میں اس کی کمپوزنگ کرواتا ہوں اس سے میرا حوصلہ بہت بلند ہو گیا۔ مسودہ میاں صاحب کے سپرد کیا اور یہ سلسلہ اللہ کے فضل سے شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ میاں صاحب کو اس کارِ خیر کا دنیا و آخرت میں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین!)

حضرت الاستاد حافظ عبدالسلام صاحب بھٹوی کو بندہ نے عرض کیا کہ اس مسودہ پر نظر ثانی فرما دیں تو محترم حافظ صاحب نے بصد خوشی میری اس خواہش کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے مکمل مسودہ پر نظر ثانی فرمائی اور کئی ایک چیزوں میں میری اصلاح فرمائی۔ جزاهم الله احسن الجزاء

جماعت کے معروف مؤرخ، تاریخ اہل حدیث کے رازداں مولانا محمد اسحاق بھٹی کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی اس حقیر کوشش سے آگاہ کیا تو انہوں نے بھی بخوشی اس سلسلہ میں ناچیز پر شفقت فرماتے ہوئے اپنے ملفوظات سے اس حقیری کوشش کو زینت بخش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دی۔"جزاهم الله احسن الجزاء فی الدنیا والاخرة

"من لم يشكر الناس لم يشكر الله" کے تحت میں اپنے ان تمام بزرگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی قیمتی آراء سے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔اور میں شکر گزار ہوں مولانا بشیر احمد بھٹوی اور قاری محمد اکرم زاہد بھٹوی کا بھی جنہوں نے اپنے مفید مشوروں اور بہت سی معلومات کے ساتھ میرا تعاون فرمایا۔

اس موقع پر اگر میں اپنے برادر محترم ڈاکٹر نذیر احمد حماد صاحب اور اپنے منجھلے بیٹے عزیزم محمد سعید طیب بھٹوی کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ بہت بڑی احسان فراموشی ہوگی۔انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکال کر بڑی محنت اور دل جمعی سے نہ صرف پروف خوانی کی بلکہ بہت سی اصلاحات کے ساتھ ساتھ اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے ہوئے کتاب کی اہمیت وخوبصورتی میں اضافہ فرمایا۔میں ان کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اس عمل خیر کا دنیا وآخرت میں بہترین صلہ عطا فرمائے۔جزاهم الله تعالىٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة!

یقیناً میری اس کاوش میں بہت سی غلطیاں، خامیاں ہوں گی، جو میری ناتجربہ کاری اور کم علمی کی وجہ سے ہیں۔آگاہ کرنے والے کا شکریہ ادا کیا جائے گا اور اگر کوئی خوبی ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی طرف سے ہے۔

راقم الحروف

قاری محمد طیب بھٹوی

۲۴-۶-۲۰۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تقریظ

الحمد لله والصلاة والسلام علی رسول الله ، اما بعد!

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّـهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الإِيمَانَ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الإِيمَانَ))

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب کلام ابنِ مسعودٍ رضی اللہ عنہ)

''بے شک اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہے اور اسے بھی، جس سے محبت نہیں کرتا اور ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے جس سے محبت کرتا ہے پھر جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے اسے ایمان عطا کر دیتا ہے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ))

(صحیح بخاری: باب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی : ﴿فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾)

''کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔''

لفظ ''خیراً'' میں تنوین تنکیر کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ جس شخص کو تھوڑی سے تھوڑی خیر بھی عطا کرنا چاہتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جس شخص کو دین کی سمجھ عطا نہیں ہوتی، اسے خواہ ساری دنیا کی دولت مل جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ذرہ بھر خیر عطا کرنے کا ارادہ بھی نہیں کیا۔

یہ دین کے علم کی برکت ہے کہ اس کے وجود سے دنیا قائم ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ))

(صحیح بخاری: باب رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ)

''انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک حدیث بیان کروں گا جو میرے بعد تمہیں کوئی بیان نہیں کرے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہل عام ہو جائے گا، زنا پھیل جائے گا، عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک نگران ہوگا۔''

واضح رہے کہ کم ہو جانے والے اس علم سے مراد آخرت کا علم ہے کیونکہ دنیا کا علم تو کفار کے پاس بہت ہے اور دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (الروم: ٦،٧)

''اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے وہ دنیا کی زندگی کے کچھ ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے وہی بے خبر ہیں۔''

آخرت کا یہ علم دنیا سے کس طرح ناپید ہوگا، اس کی تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمائی:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)) (صحیح بخاری: باب كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''اللہ تعالیٰ یہ علم چھین کر قبض نہیں کرے گا کہ اسے بندوں سے کھینچ کر نکال لے، بلکہ اس علم کو علماء کے قبض کرنے کے ساتھ قبض کرے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ کوئی عالم باقی نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہل سردار بنالیں گے۔ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر جواب دیں گے پھر خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔''

اس علم کی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے ہر شخص کو اسے آگے پہنچانے کا حکم دیا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوآيَةً)) (صحیح بخاری: باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

''مجھ سے آگے پہنچادو خواہ ایک آیت ہو۔''

اور آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں قربانی کے دن خطبہ دیا تو آخر میں فرمایا:

((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ))

(صحیح بخاری: باب الخطبة أيام منى)

''جو موجود ہے وہ اسے پہنچادے، جو موجود نہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں بات پہنچائی جائے، سننے والے سے زیادہ یادرکھنے والے ہوتے ہیں۔''

اور اسے یاد کر کے آگے پہنچانے والوں کے حق میں دعا فرمائی:

((عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ))

(سنن ابی داؤد: باب فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ)

''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ اور سرسبز وشاداب رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے پھر اسے یاد رکھے یہاں تک کہ اسے آگے پہنچادے۔''

ہر دور میں امت مسلمہ کے طلباء وعلماء نے اس علم کو حاصل کرنے اور آگے پہنچانے کا فریضہ نہایت شوق، محبت اور تندہی کے ساتھ ادا کیا اور ہر عہد میں ایسے لوگوں کی زندگی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حالات پر کتابیں مکمل کی گئیں جوان کے حالات سے آگاہی کے ساتھ ساتھ آنے والوں کو علم کی ترغیب اور شوق دلانے کا باعث بنیں۔

برصغیر پاک وہند میں بھی یہ مبارک سلسلہ جاری رہا اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لیے جن لوگوں کو توفیق بخشی ان میں سے کچھ لوگوں کے حالات زندگی پر کتابیں لکھی گئیں۔ بہت سے علماء کے حالات ان کے زمانے کے لوگوں کی بے توجہی کی وجہ سے مدون نہیں ہو سکے، حالانکہ بعد میں آنے والوں کے لیے اس میں بہت سے فائدے تھے اور ہر علاقے کے لوگوں کی ذمہ داری تھی کہ یہ فریضہ سرانجام دیں۔ ہمارے گاؤں بھٹہ محبت میں ہمارے چند بزرگوں سے علم حدیث کے حصول، اس پر عمل اور اس کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ تھوڑے عرصے میں علماء اور طلباء کی ایک جماعت تیار ہوگئی جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور جو پورے ملک میں مختلف مقامات پر تدریس، تصنیف، خطابت، امامت اور دعوت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ والحمدللہ!

ہمارے بھائی قاری محمد طیب صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے محنت کر کے ان علماء وطلباء کے حالات حاصل کیے اور انہیں کسی رنگ آمیزی کے بغیر مرتب کر دیا۔ اس سے موجود اور آنے والے لوگوں کو اپنے ساتھیوں اور بزرگوں کے حالات سے آگاہی ہوگی۔ وہ ان کے حق میں دعائے خیر کریں گے اور یہ کتاب ان کے علم کے شوق میں اضافے کا باعث بنے گی۔ ان شاء اللہ! میں نے ان کی پوری تحریر شروع سے آخر تک پڑھی ہے اور اسے نہایت مفید پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی اس محنت کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مزید نیکی کے کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔

عبدالسلام بن محمد

۲۷ شعبان ۱۴۳۴ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# استاذ المکرّم حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ
# اپنی ذات اور خدمات میں ایک منفرد شیخ الحدیث

ہر انسان کی فطرت ہے کہ وہ جب کسی باکمال و بے مثل شخصیت کا تذکرہ سنتا ہے تو دل میں اس کی زیارت کی چاہت پیدا ہوتی ہے، محبت اور تذکرہ جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی سننے والے کا دل شوقِ زیارت میں آگے بڑھتا جائے گا۔ فطرت کے اس تقاضے سے مغلوب ہو کر ہی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کے دیدار کا مطالبہ کیا تھا۔

﴿قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ﴾ (الاعراف: ۱۴۳)

''موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے رب میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں ارشاد ہوا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔''

حافظ صاحب اس وقت عالمِ برزخ میں ہیں۔ ہم اپنے رب سے اُمید رکھتے ہیں کہ مرحوم جنت کے نظارے کر رہے ہوں گے (ان شاء اللہ) برزخ کا معنی پردہ ہے، جس وجہ سے نہ ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ وہ ہمارے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ لیکن ہم الفاظ کے نقوش میں تو ان کی زیارت کر سکتے ہیں۔ آئیں! پہلے الفاظ کی مدد سے تصور کی دنیا میں حضرت حافظ صاحب کی زیارت کرتے ہیں اور پھر ان کی ذات اور خدمات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

درمیانی قامت سے اُبھرتا ہوا سراپا، قدرے بھاری پن کی طرف مائل، نکھری ہوئی سفید رنگت، چہرہ گول جس پر مومنانہ معصومیّت کا غلبہ اور پیشانی پر شب زندہ داری کے اثرات نمایاں تھے چہرے پر (کبھی کبھار ہلکی سی کانٹ چھانٹ لیے ہوئے مُشت سے بڑی یعنی) پوری داڑھی تھی، چال میں وقار تھا جبکہ گفتار میں سنجیدگی اور سمجھداری غالب تھی۔ فضول گوئی سے بالکل ناآشنا تھے مگر گفتگو میں چاشنی اور طبیعت میں خوش طبعی پائی جاتی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



موصوف اہل علم میں راسخ العلم شمار ہوتے تھے اور ان کی رائے کا وزن سمجھا جاتا تھا۔

﴿وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ وَ اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (البقرۃ: ۲۴۷)

''اللہ نے اسے علم اور جسم میں زیادہ کیا اور اللہ جسے چاہتا ہے حکمرانی عطا کرتا اور اللہ بڑے علم والا ہے۔''

یہ تھے سینکڑوں علماء کے شیخ اور ہزاروں طلبہ کے ممدوح شیخ الحدیث حافظ محمد ابو القاسم بھٹوی رحمہ اللہ۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جتنا بڑا عالم بالخصوص مدرس ہوتا ہے، اتنا ہی لوگوں سے دور اور اپنی برادری سے کچھ فاصلے پر رہتا ہے۔ حضرت حافظ صاحب اس معاملہ میں بالکل منفرد تھے۔ بے شک برادری میں رہنے کا انہیں تھوڑا موقعہ ملا کیونکہ وہ تدریس کے لیے مختلف مدارس میں تعینات رہے، لیکن اس کے باوجود اپنی برادری سے بھرپور رابطہ رکھتے تھے۔ آج سے تقریباً پچاس سال پہلے حافظ صاحب کی برادری میں نا صرف دینی علم نہ ہونے کے برابر تھا بلکہ ان کے عزیز واقرباء سکول کی تعلیم سے بھی ناآشنا تھے۔ میری معلومات کے مطابق برادرم حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب پہلے نوجوان تھے جنہوں نے اس دور میں اپنی برادری میں میٹرک کیا تھا۔

بھٹہ محبت ضلع اوکاڑہ کے جس حلقہ میں واقع ہے، اس کے قریب داؤد بندگی اور شاہ مقیم کے نام پر بڑے بڑے میلے لگتے ہیں۔ یہاں قافلوں کی صورت میں لوگ دور دراز علاقوں سے ننگے پاؤں سفر کر کے آتے ہیں۔ یہ قافلے جہاں ٹھہرتے ہیں، عقیدۂ توحید اور دین سے ناواقف لوگ انہیں زائرین سمجھ کر ان کے لیے کھانے پکاتے ہیں اور ان کے جانوروں کو چارہ ڈالنا اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے یہ علاقہ شرک و بدعت کا گڑھ سمجھا جاتا ہے اور سیاسی اعتبار سے اس پر گدی نشینوں کا تسلط ہے۔ جہاں تک حافظ صاحب کے گاؤں کا معاملہ ہے اس میں اس قدر جہالت اور رسومات تھیں کہ ان سے تنگ آ کر مولانا عبدالرحمان صاحب جن کا ذکر برادرم قاری محمد طیب بھٹوی صاحب نے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کتاب میں کیا ہے، وہ گاؤں کے ماحول سے تنگ آ کر ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور ہمیشہ کے لیے ہمارے گاؤں گوہڑ چک ۸ میں مقیم ہو گئے، جو اس زمانے میں علماء کی آمد کا مرکز تھا۔ مجھے کئی سال تک مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی صحبت کی سعادت حاصل رہی ہے۔ موصوف ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے اور آدھی رات کے وقت تہجد کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ نہایت ہی خوددار انسان تھے۔ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا تو دور کی بات، وہ کماد کی کٹائی کے وقت کسی کا ایک گنا اٹھانے کے بھی روادار نہیں تھے اور یہی حافظ صاحب مرحوم اور ان کے اعزہ و اقرباء کا خاصہ ہے، حافظ عبدالسلام بھٹوی، قاری محمد طیب بھٹوی اور قاری محمد حنیف ربانی صاحبان کے ساتھ میرا دیرینہ برادرانہ تعلق ہے، میں نے انہیں کبھی چھوٹی حرکت اور لالچ کرتے نہیں پایا۔ ہاں بات حافظ صاحب کے گاؤں بھٹہ محبت کی ہو رہی تھی کہ اس میں شرک و بدعت اور جہالت اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ ایسے ماحول میں کام کرنا بڑے حوصلے اور سمجھ داری کی بات ہوتی ہے۔ استادِ محترم انتہائی حلیم الطبع اور حوصلہ مند انسان تھے۔ مجھے دو سال تک ان کی تربیت میں رہنے کا شرف حاصل رہا۔ یقین جانیں کہ میں نے کبھی انہیں غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اخلاق اور حسنِ معاملات کی وجہ سے گاؤں کے لوگ بلاتفریق مسلک ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ حافظ صاحب بڑے عالم اور انتہائی مصروف ہونے کے باوجود ہر وقت اس جستجو میں رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح سُنی بھائیوں کے بچوں کو گاؤں کے ماحول سے نکال کر انہیں دینی علم سے آراستہ کیا جائے وہ اس کے لیے آخر دم تک کوشاں رہے۔ یہ صرف انہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ بھٹہ محبت کے دور افتادہ اور چھوٹے سے گاؤں میں مثالی ماحول بنا اور ایک علمی اور دینی انقلاب برپا ہوا۔ جہاں تک میں جانتا ہوں، پنجاب میں دو تین گاؤں چھوڑ کر کسی گاؤں میں علماء کی اتنی کثرت نہیں ملتی جتنے علماء بھٹہ محبت میں پائے جاتے ہیں ان میں محترم حافظ عبدالسلام صاحب بھٹوی جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی راہنما

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہونے کے ساتھ بہترین خطیب اور کامیاب مدرس ہیں پاکستان میں ان کا چند بڑے علماء میں شمار ہوتا ہے قاری محمد طیب صاحب اپنے مقام پر منجھے ہوئے خطیب ہیں اور بھٹوی علماء میں سب سے زیادہ خلیق اور ملنسار شخصیت ہیں۔ قاری محمد حنیف ربانی عوامی خطباء میں اعلیٰ کردار کے حامل اور موثر خطیب ہیں۔ انکا خاص و عام میں برابر احترام پایا جاتا ہے۔ بھٹوی علمائے کرام میں ایک اور اُبھرتے ہوئے عوامی خطیب مولانا محمد اکرم زاہد ہیں اگر اسی طرح محنت کرتے رہے تو ان شاء اللہ عوامی خطباء میں مقام پانے میں انہیں دیر نہیں لگے گی۔ اسی طرح قاری مشتاق احمد فاروقی اور قاری بشیر احمد بھی اپنی عمر کے خطیبوں میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ چھوٹے سے گاؤں میں علمائے کرام کی اتنی تعداد ہے۔ یہ حافظ صاحب کی دعاؤں اور تربیت کا نتیجہ ہے کہ یہ سارے کے سارے علماء اپنے اپنے مقام پر احترام اور ایک حلقہ اثر رکھتے ہیں۔ و باللہ التوفیق!

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر ایک مدعی کے واسطے دارو رسن کہاں

پہلے سلفی علماء کی طرح حافظ صاحب بھی شب زندہ دار شخصیت تھے۔ کبھی کبھار گھر کی بجائے مسجد میں نماز تہجد پڑھتے تو دیر تک قیام کرتے پائے گئے۔ قرآن مجید انہیں اس قدر یاد تھا کہ سردیوں میں بعض دفعہ صبح کی نماز میں قرأت کرتے ہوئے اُونگھ آجاتی اور اسی حالت میں کئی کئی آیات پڑھ جاتے تھے لیکن لقمہ لینے کی نوبت نہیں آتی تھی۔

﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ (الفتح: ۲۹)

''ان کی پہچان یہ ہے کہ ان کے چہروں پر سجدوں کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔''

انہی کے تعارف اور خدمات پر یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔ یہ بات صرف مجھ پر نہیں بلکہ ہر منصف مزاج شخص پر گراں گزرتی ہے کہ شخصیات پر لکھنے والے حضرات قلم اٹھاتے ہیں تو اپنے ممدوح میں وہ خوبیاں بھی ڈال دیتے ہیں جو مرحوم میں نہیں ہوتیں۔ برادرِ محترم قاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محمد طیب کا قلم اس عیب سے کلی طور پر پاک رہا۔ انہوں نے جو لکھا، فطرت کے انداز میں لکھا اور حقائق کے مطابق تحریر فرمایا، جس میں نہ مبالغہ ہے اور نہ قلم کی جولانیاں دکھائی گئی ہیں حالانکہ جس شخصیت کے بارے میں قلم اٹھایا گیا ہے مصنف کے ان کے ساتھ بیک وقت تین رشتے ہیں جن میں ہر رشتہ ایک مقام اور حق رکھتا ہے حافظ صاحب مرحوم صاحب کتاب کے حقیقی چچا اور سسر ہونے کے ساتھ ساتھ استاد ہی نہیں بلکہ مربی بھی تھے کیونکہ قاری صاحب کے والدِ محترم ان کی چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے اس لحاظ سے حافظ محمد صاحب ان کے مربی بھی تھے کاش! لکھنے والے حضرات شخصیات پر قلم اٹھاتے ہوئے فرمانِ رسول ﷺ کو سامنے رکھا کریں اور مبالغہ سے بچنے کی کوشش فرمائیں بہرحال حقیقت یہ ہے کہ زیرِ نظر کتاب مبالغہ سے پاک ہے اور مجھے مصنف کے قلم پر اس لیے بھی اعتماد ہے کہ بہت سے واقعات کا میں چشم دید گواہ ہوں۔

((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُولُهُ)) (صحیح البخاری : باب ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا﴾)

"مجھے اس طرح نہ بڑھانا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو بڑھا دیا پس میں تو اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا مجھے اس کا بندہ اور رسول ہی کہا کرو۔"

ملازمت کے دوران تقرری اور فراغت ایک دوسرے کا حصہ ہوتے ہیں۔ پرائیویٹ ادارے، بالخصوص مدارس کے نظام میں استاد اور انتظامیہ کی طرف سے عزل و نصب کے ضابطوں کا چنداں خیال نہیں رکھا جاتا۔ جسکی وجہ سے دونوں طرف سے شکوہ و شکایت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ چند عالی کردار اساتذہ کو چھوڑ کر باقی معلم "ھل من مزید" کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جبکہ مہتمم حضرات کی کوشش ہوتی ہے کہ کم سے کم تنخواہ میں استاد رکھا جائے اور طلبہ میں اس کا اثر بڑھنے نہ پائے۔ اس سوچ نے ہمارے مدارس کے تعلیمی نظام کو بے حد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کمزور کر دیا ہے۔ بے شک حافظ صاحب اسی نظم کا حصہ تھے، لیکن انہوں نے ایک سے دوسرے ادارے کا انتخاب کرتے وقت زندگی بھر نہ تو ایسا انداز کبھی اختیار کیا اور نہ ہی وہ ماضی کے حوالے سے کسی کا شکوہ کرتے تھے۔ وہ ہر حال میں صابر وشاکر انسان تھے۔

حالات کے مدوجزر سے مجبور ہو کر ایک مرتبہ انہوں نے اپنے گاؤں میں درسِ نظامی کا اجرأ کیا۔ میرا گاؤں بھٹہ محبت کے قریب ہے اور اس وقت میں قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد میٹرک کا طالب علم تھا۔ والدین کی خواہش تھی کہ مجھے دینی تعلیم دلوائی جائے۔ حافظ صاحب ہمارے گاؤں میں پوری طرح متعارف تھے، کیونکہ ہمارے گاؤں کے ساتھ ان کا دامادی رشتہ تھا۔ اس لیے سال میں ایک سے زائد مرتبہ تشریف لاتے اور مرکزی مسجد میں نہ صرف درس قرآن ارشاد فرماتے بلکہ کبھی کبھی جمعہ بھی پڑھا دیا کرتے تھے ہمارے بزرگوں میں ان کا بے حد احترام پایا جاتا تھا اس لیے میرے والدین نے مجھے پڑھنے کے لیے ان کے ہاں بھیج دیا۔ کیونکہ میں دوسرے طلبہ کے مقابلہ میں تعلیمی لحاظ سے قدرے آگے تھا، اس لیے حافظ صاحب کہیں تشریف لے جاتے تو جمعہ کے لیے مجھے حکم دیتے اور خطبہ کی تیاری بھی کروایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ پہلے جس خطبہ کی تیاری مجھے کروائی گئی وہ درج ذیل آیات پر تھا،

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ٥ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ٥ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (المومنون ۱۱۵ تا ۱۱۸)

''کیا تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹ کر نہیں آنا۔ پس اللہ بلند و بالا اور سچا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش کریم کا مالک ہے اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں اس کا حساب اس کے رب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے ذمہ ہے یقیناً کافر فلاح نہیں پا سکتے۔ اے نبی دعا کرو کہ میرے رب درگزر اور رحم فرما کیونکہ تو سب سے بڑا رحم فرمانے والا ہے۔''

﴿ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴾ (الحج : ۷۵)

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ ملائکہ اور انسانوں میں سے پیغام رساں منتخب کرتا ہے یقیناً اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''

گویا کہ ایک مبتدی طالب علم کو عظیم استاد کا قائم مقام ہونے کا شرف حاصل رہا۔ یہ مرحوم کی کرامت سمجھیں کہ انہوں نے میرے لیے جس عنوان کا انتخاب فرمایا رب ذوالجلال نے اپنے کرم سے اسے یعنی توحید کے پرچار کو میری زندگی کا مشن بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے آخر دم تک اس پر قائم فرمائے۔

آخر میں قاری صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ کتاب لکھ کر نہ صرف اپنے محسن کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ دیگر بھٹوی علماء کی خدمات کا تعارف کروا کر اپنی اعلیٰ ظرفی کا ثبوت بھی دیا ہے، جو لوگوں کے لیے بالعموم اور علماء کے لیے بالخصوص ایک منفرد مثال ہے۔ دعا گو ہوں کہ ربِ کریم انہیں مزید عنوانات پر لکھنے کی توفیق عنایت فرمائے اور حافظ صاحب مرحوم کی خدمات قبول کرے اور انہیں علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین یارب العالمین)

میاں محمد جمیل

ادنیٰ طالب علم حافظ صاحب مرحوم

(کنوینر تحریک دعوتِ توحید پاکستان)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بھٹہ محبت......محل وقوع اور مختصر تاریخی پس منظر

قصور سے دیپالپور روڈ پر معروف قصبہ حجرہ شاہ مقیم ہے۔حجرہ سے چونیاں ضلع قصور کے لیے ایک پختہ روڈ نکلتا ہے،اس روڈ پر عبداللہ شوگر مل سے جانب مغرب تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلہ پر قصبہ نما بڑا گاؤں ہے،اس کا نام بھٹہ محبت ہے۔جس میں گورنمنٹ ہائی سکول، گورنمنٹ ایلیمینٹری گرلز سکول، وٹرنری ہسپتال، رورل ہیلتھ ابتدائی طبی ہسپتال، تین مسجدیں بریلوی مکتبہ فکر اور دو مسجدیں مسلک اہل حدیث کی موجود ہیں۔

## دوسرا راستہ

رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ سے جانب جنوب حجرہ شاہ مقیم کی طرف جانے والی پختہ سڑک پر تقریباً دس، بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر مشہور قصبہ شیر گڑھ ہے،جس میں کرمانی سیدوں کے بزرگ داؤد بندگی کا بہت بڑا دربار ہے اور دیسی ماہ چیت کی یکم سے آٹھ تاریخ تک میلہ لگتا ہے،جس کو عرف عام میں جماعتیں کہتے ہیں۔شیر گڑھ کے عین مشرق میں تقریباً آٹھ کلو میٹر کے فاصلہ پر بھٹہ محبت گاؤں ہے۔کچھ عرصہ قبل شیر گڑھ سے بھٹہ محبت تک پختہ سڑک بن چکی ہے۔اس سے پہلے عموماً پیدل ہی سفر ہوتا تھا۔

## گاؤں کی وجہ تسمیہ

بھٹہ محبت میں آباد برادریوں میں ایک ''بھٹہ'' برادری ہے جو ارائیوں کی شاخ ہے۔ ان کے کسی بڑے بزرگ (جدامجد) کا نام ''محبت'' تھا اس کی معروف شخصیت کی بنا پر گاؤں کا نام بھٹہ محبت مشہور ہوا۔اس گاؤں کے علماء اسی گاؤں کے نام کی نسبت سے ''بھٹوی'' کہلواتے ہیں۔یہ نسبت سب سے پہلے شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے اپنائی تھی۔

## بھٹہ محبت میں جتالہ خاندان کی آمد

ایک روایت کیمطابق جتالہ خاندان اصل ضلع ملتان کے ایک گاؤں ''ککری والا'' کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رہنے والے تھے۔ جو آج سے تقریباً پانچ چھ پشت قبل وہاں سے ہجرت کر کے بھٹہ محبت میں آ کر آباد ہوئے اور پھر گاؤں میں پانچویں حصہ کے مالک ٹھہرے۔ جبکہ چار برادریاں اور ہیں جو سب ارائیں ہیں۔

## بھٹہ محبت میں مسلک اہل حدیث

بھٹہ محبت میں جتالہ خاندان کی آمد سے پہلے صرف حنفی بریلوی مسلک کے لوگ موجود تھے اور پورے گاؤں میں صرف ایک ہی مسجد تھی۔ جس میں صرف پانچ وقت نمازیں ہوا کرتی تھیں۔ کیونکہ حنفیہ کے نزدیک گاؤں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں۔ بلکہ اگر کوئی پڑھے گا تو اس کے ذمہ ظہر کے فرض باقی رہیں گے اور اسی وجہ سے بعض لوگ گاؤں میں جمعہ ادا کرنے کے بعد احتیاطی ظہر کی ادائیگی کا فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔

خاندان جتالہ میں سب سے پہلے حافظ کرم دین ولد احمد دین جتالہ دہلی سے قرآن وسنت (مسلک اہل حدیث) کا علم حاصل کر کے آئے اور بھٹہ محبت کی اکلوتی مسجد میں جمعہ پڑھانے کا پروگرام بنایا۔ مگر حنفی علماء نے اجازت نہ دی یوں مسلکی اختلاف شروع ہو گیا اور پھر بات مناظرہ تک پہنچ گئی۔ بریلوی احناف کی طرف سے اس دور کے معروف مناظر مولانا نور محمد صاحب آف دیپالپور کو حافظ کرم دین جتالہ کے ساتھ مناظرہ کے لیے بلایا گیا۔ مناظرہ شروع ہوا تو حافظ کرم دین نے احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں دلائل کے انبار لگا دیئے جس میں بخاری شریف کی معروف حدیث کہ ''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی مسجد کے بعد سب سے پہلا جمعہ بنو عبدالقیس کی مسجد میں ہوا جو بحرین کے ملک کا ایک گاؤں تھا جس کا نام جواثی تھا۔'' (بخاری شریف: حدیث نمبر ۸۹۲: ۱/۱۲۳) بالخصوص پیش کی

مولانا نور محمد حنفی بریلوی سے ان دلائل کا جواب نہ بن آیا اور وہ خاموش تو ہو گئے، مگر اپنی ضد پر قائم رہے۔ آخر فیصلہ ہوا کہ بوہڑ والے چوک کے پاس مشترکہ شاملات کی جگہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پڑی تھی وہاں مسجد الگ بنالی جائے اور پھر اس کے لیے کام شروع ہو گیا۔

مخالفین نے گاؤں کے مستریوں، مزدوروں کو روک دیا کہ وہابیوں کی مسجد نہ بنائیں۔ ان دنوں مولانا چراغ دین صاحب رحمہ اللہ جتالہ گوہڑ چک نمبر ۸ میں خطیب تھے انہوں نے وہاں سے مستری وغیرہ بھیج دیئے اس طرح دیسی (گمہ) اینٹوں کے ساتھ مسجد کا ایک کمرہ تیار کر لیا گیا۔ اور چار دیواری کے لیے سرکنڈا (کانوں) سے کمانا (پردہ) بنا دیا گیا۔ وضو کے لیے مٹی کے گھڑے اور مٹی کے لوٹے رکھ دیئے گئے اور نماز پنج گانہ بمعہ خطبہ جمعۃ المبارک شروع کر دیا گیا، مخالفین نے رات کو پانی کے گھڑے اور لوٹے توڑ دیئے اور (پردہ) کمانا قائم مقام چار دیواری رات کو اکھاڑ کر کہیں پھینک دیا۔ صبح کو سب نمازی پریشان ہوئے۔ مشورہ ہوا، راقم کے والد محترم میاں نور احمد رحمہ اللہ نے کہا میرے پاس بھینس ہے میں اس کو بیچ دیتا ہوں اور اس رقم سے ان پر کیس کرتے ہیں۔ اس دھمکی سے یہ اثر ہوا کہ دوسری رات مخالفین خود ہی وہ کمانا لا کر رکھ گئے اور آئندہ کے لیے اس قسم کی شرارت سے محتاط ہو گئے۔

## لفظ جتالہ وہابی کا مترادف

چونکہ اس مسلک کا تعارف سب سے پہلے جتالہ برادری سے ہوا۔ لہٰذا عام لوگ اہل حدیث یا وہابی کی بجائے جتالہ کا لفظ بول کر اس سے وہابی یا اہل حدیث مراد لیتے تھے اسی لیے آج تک جامع مسجد محمدی اہل حدیث کو بھٹہ محبت میں جتالوں کی مسجد کہا جاتا ہے۔ وضو کے لیے پانی کا بندوبست بقول بابا امام دین اس طرح ہو گیا کہ ان کے دادا کے بھائی اللہ بخش نے سندھ میں زمین خریدنے کے لیے کچھ رقم جمع کرائی مگر بوجوہ وہ رقم پھنس گئی۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اگر میری رقم واپس مل جائے تو اس سے میں مسجد کے لیے کنواں لگوا دوں گا۔ چنانچہ وہ رقم ان کو واپس مل گئی تو انہوں نے حسب وعدہ مسجد کے ساتھ کنواں لگوا دیا جو آج سے چند سال پہلے تک چلتا رہا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## جامع مسجد محمدی اہل حدیث کی تعمیر وترقی کی منازل

کچی اینٹوں سے فقط ایک کمرہ، کچے سچے کی اینٹیں، انہی بنیادوں پر ایک کمرہ جس کا ایک ہی دروازہ، آگے برآمدہ تین دروازوں والا، ایک بازار کی طرف کھلنے والی کھڑکی، یہ عمارت راقم نے اپنے بچپن میں دیکھی ہے۔ شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کی سرکردگی میں اپنی مدد آپ کے تحت بھٹی میں اینٹیں پکا کر پکی اینٹوں سے ایک کمرہ اور ایک برآمدہ پہلی شکل پر ہی تعمیر کیا گیا۔ پھر شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کی کوشش سے ہی ۷۷۔۱۹۷۸ء کو پکی مسجد تعمیر کی گئی۔ جس کے بائیں جانب ایک حصہ پر بڑے کمرے میں گیلری بھی بنائی گئی۔ موجودہ تعمیر نوجوان نسل کے علماء اور جماعتی احباب نے ساتھ والے گھروں کی جگہ خریدنے کے بعد مسجد میں شامل کر کے وسیع وعریض ڈبل سٹوری پر مشتمل پُرشکوہ مسجد، جس کا بازار سے کئی فٹ اونچا، بہترین، وسیع وبلند وبالا دروازہ، واش رومز، غسل خانے، قاری صاحب کی رہائش اور بچیوں کی تعلیم کے لیے الگ کمرے..... جس میں بہت سا تعاون نئے مسلک اہل حدیث قبول کرنے والے ہمارے بھائی حاجی قاسم صاحب اینڈ برادران المعروف شیخانان کا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء!

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین وموجودین کے لیے اس کاوش ومحنت کو ذخیرہ آخرت، صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# شیخ الحدیث حافظ ابوالقاسم محمد بھٹوی رحمہ اللہ

نگہ بلند ، سخن دلنواز ، جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

بھٹہ محبت ضلع اوکاڑہ کا مشہور گاؤں ہے، جس میں پانچ مختلف برادریاں آباد ہیں۔ان میں ہر برادری اپنی گوت سے پہچانی جاتی ہے۔ان میں ایک برادری جتالہ ہے۔اس برادری میں سب سے پہلے دین کا علم حاصل کرنے والے حافظ کرم دین رحمہ اللہ تھے۔ان کے بعد مولوی چراغ دین رحمہ اللہ اور تیسرے مولوی عبدالرحمان رحمہ اللہ تھے۔دوسرے اور تیسرے بزرگ نے حافظ کرم دین رحمہ اللہ کے ذریعے ہی علم دین حاصل کیا۔ان تینوں بزرگوں کا تذکرہ بھی زینت کتاب ہے۔ان کے بعد اسی برادری میں دین کا علم حاصل کرنے والے حافظ محمد ولد حسین رحمہ اللہ ہیں۔جن کی محنت، دین سے محبت اور علم دوستی کی وجہ سے اس وقت پورے ملک میں بھٹوی علماء مسلکِ اہلحدیث کی پہچان ہیں۔حافظ صاحب موصوف نے بلا امتیاز اپنے، بیگانے، چھوٹے، بڑے، امیر، غریب، ہر ایک کو دعوتِ دین دی اور پھر دینی علم پڑھنے کی صرف دعوت ہی نہیں دی بلکہ ان کے ساتھ دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون بھی فرمایا۔جس کا ثمرہ ہے کہ آج بھٹہ محبت کے اکثر بریلوی حنفی پیر پرست خاندانوں کے بچے صرف خود عالم دین ہی نہیں بلکہ ان کے خاندان بھی مسلک اہل حدیث قبول کر چکے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ حافظ صاحب کی ذات کسی برادری میں بھی باوجود اہلحدیث ہونے کے متنازعہ نہیں رہی اور آج بھی لوگ بلا امتیاز مسلک ان کا نام بڑے احترام سے لیتے ہیں حالانکہ موصوف نے دین کے بارے میں کبھی مداہنت سے کام نہیں لیا اور اس بات کا اندازہ آپ کو ان کے حالات زندگی سے بخوبی ہو جائے گا۔

## پیدائش

”حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ“ حسین ولد اسماعیل کے گھر ۱۹۱۰ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے ان سے بڑے دو بھائی نور احمد (راقم کے والد) اور عبدالحق تھے۔ان کی ہمشیرہ کوئی نہ تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبدالحق جوانی میں بے اولاد فوت ہو گئے تھے حافظ صاحب کی عمر تین سال تھی کہ آپ کے والد صاحب فوت ہو گئے۔ اس صورت حال میں آپ "أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ" کی عملی تصویر بن کے رہ گئے۔ دونوں بڑے بھائی ان پڑھ مگر دین دار، نماز، روزہ کے پابند تھے۔ ان لوگوں کی رہائش گاؤں سے باہر اپنے ڈیرہ پر تھی، جو علاقے میں ''واں جتالہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ تایا زاد بھائی عبدالرحمان، حافظ کرم دین کے ذریعے کچھ قرآن و حدیث کا علم پڑھ چکے تھے۔ اب یتیم محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے اپنے تایا زاد بھائی عبدالرحمان سے ناظرہ قرآن پاک پڑھنا شروع کیا۔ مولوی عبدالرحمان گوہڑ چک نمبر ۸ ضلع قصور میں سلائی کا کام کرتے تھے۔ جب وہ وہاں چلے جاتے تو محمد بھٹوی رحمہ اللہ بعد میں آزاد پھرتے رہتے یا پھر بڑے بھائی نور احمد کے کہنے پر امان والا گاؤں، جو واں جتالہ سے قریب ہے، وہاں مولوی احمد دین کے پاس پڑھنے چلے جاتے، جو بریلوی مسجد کے امام تھے مگر متعصب نہ تھے بلکہ اہل حدیث کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور کبھی حافظ صاحب اپنے کنویں پر ہی اپنے چچا نور دین سے سبق پڑھ لیا کرتے تھے۔

## حفظ القرآن کے لیے ''حسین خانوالہ'' میں داخلہ

ناظرہ قرآن پاک مکمل ہو چکا تھا۔ مولوی عبدالرحمان صاحب نے محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے بڑے بھائی نور احمد کو کہا کہ حسین خانوالہ چک نمبر ۹ ضلع قصور (حافظ اسحاق حسینوی صاحب کے گاؤں) میں حافظ بشیر احمد آئے ہیں، جو بڑی محنت سے قرآن پاک یاد کرواتے ہیں، تو بھائی نور احمد نے کہا ان کو جہاں مناسب سمجھیں داخل کرا دیں اور پڑھائیں۔ لہٰذا محمد بھٹوی رحمہ اللہ کو حسین خانوالہ میں حفظ القرآن کے لیے داخل کرا دیا گیا یہ بات ۱۹۲۰ء کی ہوگی دورانِ حفظ آپ حافظ اسحاق حسینوی رحمہ اللہ کے گھر کھانا کھاتے تھے۔ آپ نے وہاں پورا رحمہ اللہ قرآن حفظ کر لیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب میرا قرآن پاک مکمل حفظ ہوا تو گھر والوں نے بڑی خوشی کی اور دیگ پکا کر تقسیم کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ''جامعہ فریدیہ'' قصور میں داخلہ

دورانِ حفظ ایک سکول ٹیچر محمد رفیق کھیم کرنی، سکول کے بچوں کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھانے کے لیے لایا کرتے تھے۔ ان کے ایک بھائی، حاجی فرید کے مدرسہ فریدیہ قصور میں پڑھایا کرتے تھے۔ یہ مدرسہ جامعہ مسجد فریدیہ اہلحدیث کے ساتھ ملحق ہے۔ حاجی فرید الدین صاحب اس مدرسہ و مسجد کے بانی و متولی تھے اور اس کے ساتھ ہی ان کا ایک بہت بڑا روئی کا کارخانہ ہوتا تھا۔ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، جو اب حافظ صاحب بن چکے تھے، ماسٹر رفیق صاحب سے ان کے بھائی کے نام رقعہ لے کر قصور پہنچے اور جامعہ میں داخل ہو گئے۔ اس جامعہ میں فاضل عربی، فاضل فارسی کا نصاب پڑھایا جاتا تھا اور طلباء کو کھانے کے ساتھ کپڑے بھی دیے جاتے تھے۔ حافظ صاحب کو یہاں پرائمری سکول میں داخلہ مل گیا۔ یہاں آپ نے پہلے سال خلیفہ عماد الدین کی فارسی کتب پڑھیں۔ آپ کا شمار سکول کے لائق طلباء میں ہوتا تھا۔ دوسرے سال گلستان سعدی، ابواب الصرف وغیرہ پڑھنا شروع کیں۔ حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ابواب الصرف کا پہلا باب ہم تین لڑکوں حافظ عبدالسبحان، صوفی عطاء الرحمان اور میں نے ایک ہی دن میں یاد کر لیا اور پھر قاضی حمید اللہ صاحب سیالکوٹی نے اسی دن پہلے باب کا ترجمہ بھی یاد کرا دیا، جب کہ باقی لڑکوں نے ایک باب کو سترہ یا اٹھارہ دنوں میں یاد کیا۔ حافظ صاحب نے اس جامعہ میں دو سال پڑھا۔

## جامعہ غزنویہ امرتسر

پھر جامعہ فریدیہ چھوڑ کر مدرسہ غزنویہ امرتسر چلے گئے۔ اس وقت مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ فوت ہو چکے تھے۔ مولانا احمد علی رحمہ اللہ جماعت کراتے تھے اور مولانا مہر دین رحمہ اللہ صاحب حدیث کے استاد تھے۔ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ دینا نگری سے صرف بہائی پڑھی۔ بتلایا کرتے تھے کہ ان کے پڑھانے کا ایک اپنا ہی انداز تھا۔ یاد رہے کہ صرف بہائی کا صرف ایک سبق حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے مورخ اہلحدیث مولانا محمد اسحاق حفظہ اللہ بھٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے پڑھا ہے وہ گلستان حدیث ص: ۲۸۶ میں حافظ صاحب موصوف کے تذکرہ میں فرماتے ہیں ''کہ میں نے ان سے یہی صرف بہائی کا ایک سبق پڑھا ہے اس کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ وہ میرے استاد محترم ہیں (مگر افسوس کہ آج کے طلباء پوری پوری کتابیں پڑھ کر بھی استاد کو استاد ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔'') پانچ یا چھ ماہ مدرسہ غزنویہ میں پڑھنے کے بعد کسی وجہ سے واپس جانے کے لیے تیار ہوگئے تو اچانک مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ مہتمم مدرسہ سے ملاقات ہوگئی۔ انہوں سے سمجھا بجھا کر دوبارہ وہاں رہنے پر قائل کرلیا۔ انھیں دنوں امرتسر کی ایک مسجد اقصیٰ میں مولانا نیک محمد صاحب نماز پڑھاتے اور درس دیا کرتے تھے وہ بہت بڑے محدث تھے اور بڑے بڑے علماء ان کا درس اہتمام سے سنا کرتے تھے۔ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کو بھی موصوف کا درس سننے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ رمضان المبارک قریب تھا۔ ہوشیار پور کا ایک پٹواری بھٹہ محبت میں ڈیوٹی پر تھا اس سے حافظ صاحب کا تعارف ہوا۔ اس نے موصوف کو اپنے گاؤں ''تلونڈی'' میں نماز تراویح پڑھانے کی دعوت دی، جو آپ نے قبول کرلی اور ''تلونڈی'' میں قرآن پاک سنایا۔

## ''مرکز الاسلام لکھوکی'' میں داخلہ

رمضان المبارک کے بعد مرکز الاسلام لکھوکی میں داخلہ لیا اور صرف کی ساری کتب، صرف میر، زرّادی، فصول اکبری، شافعیہ وغیرہ صرف کے امام مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ بلوغ المرام، مولانا محمد یوسف زیروی رحمہ اللہ کے بیٹے اوّل علی رحمہ اللہ سے پڑھی۔ مشکوٰۃ شریف، مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ سے اس طرح پڑھی کہ اشعة اللمعات شرح مشکوۃ جو فارسی میں ہے، اس سے مطالعہ کرکے ایک ورق ہر روز تیار کرتے اور استاد محترم کو سنا دیتے۔ اس طرح پوری مشکوۃ شریف معه شرح اشعة اللمعات مکمل کی۔ اس دوران ابن ماجہ اور دوسرے اسباق میں بھی شرکت کرتے رہے۔ یہ دورانیہ تقریباً تین سال کا تھا۔ مرکز الاسلام کے مہتمم اس وقت مولانا محمد حسین بن حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ تھے جو بہت ضعیف ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چکے تھے مگر حافظہ اس عمر میں بھی (بقول حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ) بلا کا تھا۔ گویا حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ مولانا محمد حسین لکھوی رحمہ اللہ کی زیارت سے مشرف تھے مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ، اور مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ سکول میں پڑھا کرتے تھے اور مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ کے بیٹے مولانا عبدالرحمان لکھوی رحمہ اللہ کا ناظرہ قرآن پاک حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سنا کرتے تھے۔ گویا کہ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ مولانا عبدالرحمان لکھوی رحمہ اللہ کے استاد تھے۔

## خودداری کا ایک انوکھا واقعہ

مرکز الاسلام لکھوکی میں حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ صاحب پر ایک ایسا وقت بھی آیا جب یتیمی، غربت اور گھر سے دوری کی حالت میں شدید سردی کے موسم میں ان کے پاس پہننے کے لیے کرتہ تک نہ تھا تہبند باندھتے اور ایک کھیسی (دیسی سوت کی بنی ہوئی چادر) جسم پر سارا دن اور رات لپیٹے رکھتے مگر خودداری کا یہ عالم تھا کہ سوال کرنا تو درکنار، کسی کو احساس تک نہیں ہونے دیا کہ ان کے پاس قمیص نہیں ہے اور اسی طرح پوری سردیاں گزار دیں۔ والدہ صاحبہ نے کپاس وغیرہ چن کر خرچہ کے لیے کچھ پیسے بھیجے تو ان سے قمیص بنوالی اور بڑی خوشی محسوس کی مگر کسی سے مانگنا تو کجا بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔

غیرت ہے بڑی چیز جہاں تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سرِ دارا

## لکھوکی سے دِلّی کے لیے رختِ سفر:

مشکوۃ شریف اور ابن ماجہ وغیرہ پڑھنے کے بعد دوسری کتب حدیث پڑھنے کا شوق تھا کہ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ نے حافظ محمد اسحاق حسینوی رحمہ اللہ اور حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کو مشورہ دیا کہ تم دونوں دلی مدرسہ رحمانیہ چلے جاؤ۔ تو ان کے مشورہ سے حدیث نبوی کے یہ دونوں طالب دِلّی پہنچ گئے۔ اس وقت مدرسہ رحمانیہ میں مسند حدیث پر شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ جلوہ افروز تھے۔ وہاں تفسیر جلالین، سنن ترمذی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم اور صحیح بخاری حضرت کھنڈیلوی رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ (راقم الحروف کو بھی شیخ کھنڈیلوی رحمہ اللہ کی زیارت سے ۱۹۶۰ء کو دارالحدیث اوکاڑہ میں مشرف ہو چکا ہے۔)

## دِلّی سے گوندلانوالہ

دِلّی سے فارغ ہو کر اپنے دوست مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ (جو ساتھی ہونے کے ساتھ استاد بھی تھے۔) سے مشورہ کیا تو اگلی منزل گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ ٹھہری۔ لہٰذا گوندلانوالہ میں شیخ العرب والعجم حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ حضرت گوندلوی سے رحمہ اللہ فنون کی کتابیں مقامات حریری، حماسہ، متنبّی، سراجی، اقلیدس پڑھیں۔ یہاں حضرت بھٹوی رحمہ اللہ، حافظ محمد اسحاق حسینوی، حافظ عبداللہ بڈھیمالوی رحمہم اللہ، مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کی معیت میں تین سال قیام پذیر رہے۔

## تدریس وامامت کی خدمات

مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے بڑے بھائی حافظ محمد عبداللہ بھوجیانی کا فیروز وٹواں ضلع شیخوپورہ میں آنا جانا تھا۔ انہوں نے وہاں کی جماعت سے حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے متعلق رمضان المبارک میں قرآن پاک نماز تراویح میں سنانے کے لیے بات کی تو وہ کہنے لگے کہ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کو مستقل ہمارے پاس بھیج دو کہ وہ مدرسہ بنا کر کام کریں۔ ہم ایک سال کی تنخواہ پیشگی رمضان المبارک میں ان کو دے دیں گے۔ ان کے کہنے پر حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے وہاں پر پڑھانا شروع کر دیا اور کافی لڑکے پڑھنے کے لیے جمع ہو گئے۔ ان میں مولوی عبدالرحمان کے بیٹے حافظ عبدالرشید بھٹوی بھی شامل تھے۔ کچھ لڑکوں نے ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف پڑھیں۔ کچھ عرصہ بعد آپ واپس اپنے گاؤں بھڑ محبت آ گئے۔ بعد ازاں امیر المجاہدین حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ کے حکم پر اوڈانوالہ مدرسہ تعلیم الاسلام تشریف لے گئے۔

امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ آف اوڈانوالہ بانی جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ضلع فیصل آباد، جماعت اہلحدیث کی جانی پہچانی معروف شخصیت ہیں وہ ولی اللہ اور مستجاب الدعوات تھے۔ انہوں نے جہاد کی تیاری کے لیے اوڈانوالہ گاؤں میں جامعہ تعلیم الاسلام کے نام سے مدرسہ قائم فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر کئی اساتذہ کرام تشریف لے گئے مگر مدرسہ ۱۹۴۷ء تک کامیابی سے ہمکنار نہ ہوسکا۔ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ اب وہاں پڑھانے لگے۔ صوفی صاحب چندہ کے لیے مختلف علاقوں اور دیہاتوں میں تشریف لے جاتے۔ اک ایک گاؤں میں کئی کئی دن بیٹھے رہتے۔ چندہ بھی لیتے۔ لوگوں کو تعویز بھی دیتے۔ سبق بھی پڑھاتے اور ان کی جہاد کے لیے ذہن سازی بھی کرتے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ لوگ دعائیں بھی کرواتے اور جب واپس مدرسہ میں تشریف لاتے تو حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے مشکوۃ شریف کا سبق بھی پڑھتے۔ موصوف نے کچھ عرصہ وہاں پڑھایا اور پھر اس عزم کے ساتھ وہاں سے چھوڑ کر نکلے کہ اب حکمت پڑھ کر اپنا کاروبار کرتے ہوئے دین کی خدمت کریں گے۔

## اوڈانوالہ سے بذریعہ سائیکل لکھوکی

سائیکل پاس تھی، اس پر سوار ہو کر لکھوکی پہنچ گئے۔ مولوی محمد حسین لکھوی رحمہ اللہ کے بیٹے، حکیم بشیر احمد رینالہ خورد والوں کے والد صاحب ایک اچھے حکیم اور عالم دین تھے۔ ان سے ملے اور اپنا مدعا پیش کیا۔ وہ فرمانے لگے کہ آپ مرکز الاسلام مدرسہ میں کھانے کا بندوبست کرلیں اور میرے پاس کام کریں اور حکمت سیکھیں۔ مگر یہ بات حافظ صاحب کے ضمیر نے گوارہ نہ کی کہ تمام دن کام ان کی دکان پر کروں اور کھانا مدرسہ سے کھاؤں۔ اپنی سواری تو پاس ہی تھی وہاں سے چلے اور چھینبیاں والی گاؤں صوفی کمال دین رحمہ اللہ کے پاس آ گئے۔ صوفی صاحب موصوف ولی کامل، بزرگ عالم دین اور عامل قرآن وسنت تھے (راقم کے والد محترم بھی ان کے مرید تھے) وہاں رہ کر مدارج السالکین (حافظ ابن قیم رحمہ اللہ) کا مطالعہ کیا۔ پندرہ یا بیس دن وہاں ٹھہرے پھر وہاں سے چلے اور کوٹ کپورہ مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے پاس پہنچ گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## گہلن ہٹھاڑ میں آمد برائے حصولِ حکمت

گہلن ہٹھاڑ ضلع قصور میں حافظ صاحب کے ایک دوست اللہ دین (جو کہ مولانا محمد امین مرحوم اور حافظ محمد شریف اشرف نمائندہ روزنامہ جنگ وصدر پریس کلب چونیاں کے والد محترم تھے) رہتے تھے ان کے پاس آئے۔ گہلن ہٹھاڑ میں ایک مسجد کے خطیب مولانا صوفی دین محمد جو محدث پنجاب حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ کے شاگرد اور مستند حکیم تھے ان کے متعلق پتہ چلا کہ ان کے دو بیٹے ذاکر اور شاکر گورنمنٹ ہسپتال کے ڈاکٹر کے پاس کمپاؤڈری کرتے ہیں اور باقاعدہ کتابیں پڑھتے ہیں اور ڈاکٹری سیکھتے ہیں یہ معلومات لے کر حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے فجر کی نماز صوفی دین محمد رحمہ اللہ کے پیچھے پڑھی۔ نماز میں انہوں نے سورۃ محمد اور الفتح کی تلاوت کی۔ نماز کے بعد ملاقات اور تعارف ہوا۔ حافظ صاحب سے فرمانے لگے اگر مجھے پتہ ہوتا کہ آپ حافظ ہیں تو جماعت آپ سے کرواتا۔

بعد ازاں حافظ صاحب نے اپنا مدعا پیش کیا تو فرمانے لگے سفارش تو کر دوں گا، وہ مان بھی جائیں گے مگر کھانے اور رہائش کا کیا بندوبست ہوگا؟ حافظ صاحب فرمانے لگے یہ انتظام میں خود کر لوں گا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب تک رسائی ہوگئی۔ اب رہا مسئلہ رہائش اور کھانے کا، تو گہلن ہٹھاڑ سے جانب مغرب تقریباً تین یا چار کلومیٹر ایک ببر کھائی نامی گاؤں ہے وہاں کے مولانا محمد اسماعیل دلی اور لکھوکی حافظ صاحب موصوف کے ساتھ پڑھتے رہے تھے، رہائش اور کھانے کا بندوبست وہاں ہوگیا۔ سائیکل پر ہر روز شام کو وہاں چلے جاتے اور صبح ڈاکٹر صاحب کے پاس آ جاتے۔ کھدر کی شلوار قمیص پہنے پرانی سائیکل پر ایک سادہ سا نوجوان، ان کو کوئی پہچانتا نہ تھا کہ یہ عالم دین ہیں ایک دن گہلن ہٹھاڑ کے حکیم عبدالقادر کو، جو ڈاکٹر صاحب کے پاس اکثر آیا کرتے تھے، معلوم ہوا کہ یہ لڑکا حافظ قرآن اور عالم دین ہے اور ہر روز تین چار میل کا سفر صرف کھانے اور رہائش کے لیے کرتا ہے تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب اور صوفی دین محمد صاحب سے بات کی۔ نتیجتاً صوفی صاحب نے اپنے چوبارے پر رہائش دے دی اور ڈاکٹر صاحب نے کھانے کی ذمہ داری اٹھالی۔ اب صوفی صاحب کا بیٹا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شاکراور آپ اکٹھے رہتے اور اکٹھے پڑھتے۔ڈاکٹر غلام جیلانی کا مٹیر یا میڈیکا،گھر کا ڈاکٹر اور ساتھ انگلش بھی پڑھتے رہے حتی کہ انگریزی نسخے پڑھنے لکھنے کی قابلیت ہوگئی۔ڈیڑھ سال کے بعد ڈاکٹر صاحب کا تبادلہ ہوگیا اور وہ ہڈیارہ (برکی) چلے گئے۔کچھ دنوں بعد ڈاکٹر صاحب کسی مقدمے کی پیروی میں چونیاں تاریخ پر آئے تو حافظ صاحب بمعہ شاکر صاحب ملاقات کے لیے گئے تو ڈاکٹر صاحب نے ہڈیارہ آنے کی دعوت دی یوں حافظ صاحب بمعہ شاکر صاحب ڈاکٹر صاحب کے پاس ہڈیارہ چلے گئے۔اب ڈاکٹر صاحب کے پاس کھانا کھاتے اور سارا دن مریضوں کا علاج معالجہ،مرہم پٹی وغیرہ کرتے اور کچھ دینی کتابیں شاکر صاحب وغیرہ نے حافظ صاحب سے پڑھنی شروع کردیں۔

## مراجعت بھٹہ محبت

کچھ عرصہ بعد واپسی کا پروگرام بنایا۔ڈاکٹر صاحب سے اجازت لی اور ان کے کمپاوڈر کو ساتھ لے کر لاہور بیلی رام کی دکان سے میڈیکل کا سامان خریدا اور بھٹہ محبت میں آکر ڈسپنسری کھول لی گویا حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ جس عزم کے ساتھ نکلے تھے اس کو مکمل کرکے واپس لوٹے۔پانچ یا چھ ماہ بھٹہ محبت میں کام کیا پھر اپنے بڑے بھائی نور احمد کے کہنے پر ڈسپنسری چھوڑ کر چک نمبر ۱۵ ابلو چاں والا ضلع اوکاڑہ (قاری یحییٰ رسول نگری کے آبائی گاؤں) میں پڑھانے کے لیے چلے گئے۔چک نمبر ۱۵ میں ڈاکٹر شاکر کے ساتھ مل کر ڈاکٹری کی دکان بھی شروع کردی۔انہی دنوں حافظ صاحب کی شادی ہوگئی اور آپ کے ساتھی ڈاکٹر شاکر نے منشی فاضل کرلیا اور پتوکی جاکر گورنمنٹ سکول میں ٹیچر مقرر ہوگئے۔پھر حافظ صاحب عمر بھر پتوکی ان کی ملاقات کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے کہ دوستوں کو ملنا ان کا بہت بڑا وصف تھا۔

## چک نمبر ۱۵ سے میر محمد آمد

میر محمد نزد راجہ جنگ ضلع قصور کا ایک مشہور گاؤں ہے۔مسلک اہل حدیث کے نامور عالم،ولی کامل،مبلغ اسلام حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ کی وجہ سے یہ گاؤں پوری دنیا میں متعارف ہے۔یہاں ایک بزرگ عالم دین مولانا عبدالحق صاحب (قاری عزیز کے والد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خطیب تھے۔ انہوں نے وہاں سے چھوڑ دیا۔ جماعت والوں نے مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کو کہا ہمیں خطیب و مدرس چاہیے مگر شرط یہ ہے کہ تنخواہ مقرر نہیں دے سکتے۔ جو خدمت ہوگی، کریں گے حضرت بھوجیانی رحمہ اللہ نے ان کو حضرت حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پاس بھیج دیا کہ اس شرط پر وہی پورا اتر سکتے ہیں مولانا عطاء اللہ بھوجیانی رحمہ اللہ کے پیغام پر حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ چک ۱۵ چھوڑ کر بطور مدرس وخطیب میر محمد میں آ گئے اور خطبہ دینے کے ساتھ پڑھانا بھی شروع کر دیا۔ حافظ محمد یحیٰی میر محمدی رحمہ اللہ چھٹی کلاس سکول پڑھتے تھے۔ سکول چھوڑ کر انہوں نے مدرسہ کی ابتدائی کتب درسِ نظامی، ابواب الصرف وغیرہ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے پڑھنا شروع کیں۔ اسی طرح قاری محمد ابراہیم اینڈ برادرز کے والد محترم اور دیگر بہت سے نوجوان حافظ صاحب سے پڑھنے لگے اس دوران آپ کے ہاں دو تین بچے پیدا ہوئے اور فوت ہو گئے ایک بیٹی (طاہر طیب اور سعید طیب کی والدہ) زندہ رہی میاں باقر صاحب رحمہ اللہ جماعت اہلحدیث کے معروف عالم باعمل، ولی کامل اور یادگار سلف بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنے گاؤں جھوک دادو طوراں نزد تاندلہ منڈی ضلع فیصل آباد میں خادم القرآن کے نام سے مدرسہ شروع کیا تو حافظ محمد بھٹوی کو بطور صدر مدرس وہاں لے گئے۔ اس وقت حافظ صاحب موصوف کے پاس زیر تعلیم یہ شاگرد تھے مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی (مولانا محمد مدنی کے والد محترم)، مولانا محمد حسین طور، مولانا عتیق اللہ بن میاں باقر، مناظر اسلام مولانا محمد صدیق کرپالوی فیصل آباد۔ پاکستان بننے کے بعد حافظ صاحب اپنے گاؤں کے قریب دارالعلوم ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ تشریف لے گئے اور رہائش چک ۴ جی ڈی ضلع اوکاڑہ میں رکھی۔

## مدرسہ ڈھلیانہ میں کھانے کا بندوبست

جب حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ ڈھلیانہ مدرسہ میں پڑھانے کے لیے تشریف لائے تو مدرسہ میں طلباء کے لیے کھانا پکانے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ طلباء قرب و جوار کے گھروں سے کھانا لے کر آتے یا وہاں جا کر کھاتے۔ جس کی وجہ سے کئی طلباء دل برداشتہ ہو کر مدرسہ چھوڑ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جاتے۔ حافظ صاحب نے یہاں آنے کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ مہتمم مدرسہ حاجی قطب دین صاحب اور مدرسہ کے سرگرم منتظم میاں محمد (والد گرامی حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ) صاحب سے مشورہ کر کے اور علاقہ کے زمینداروں سے رابطہ کر کے غلہ اکھٹا کیا اور طلبہ کے لیے مدرسہ میں کھانا پکانے کا انتظام کر دیا جو اللہ کے فضل سے آج تک جاری و ساری ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق "عمل صالح ینتفع به" کے مصداق یہ صدقہ جاریہ حافظ صاحب کے اعمال نامہ میں قیامت تک جاری رہے گا (ان شاء اللہ)۔ آپ کی زندگی کا ایک لمبا عرصہ دارالعلوم ڈھلیانہ میں بطور صدر مدرس گزرا۔

## دارالحدیث اوکاڑہ میں تقرری

۱۹۶۰ء کے آغاز میں حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ دارالحدیث اوکاڑہ چلے آئے۔ اس وقت دارالحدیث قاضی رمضان والی مسجد میں ہوا کرتا تھا اور وہاں کے شیخ الحدیث وصدر مدرس مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ تھے۔ کھنڈیلوی صاحب کے بعد بطور صدر مدرس و شیخ الحدیث کئی سال حافظ صاحب موصوف دارالحدیث میں رہے اور اسی دوران دارالحدیث اپنی نئی عمارت نہر کنارے ضلع کچہری کے پاس منتقل ہو گیا۔

## جامعہ سلفیہ فیصل آباد

کچھ عرصہ کے لیے آپ کو مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کے مرکزی ادارہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے لیے بلا لیا گیا۔ آپ نے اس دوران رہائش بھٹہ محبت میں رکھی اور خود فیصل آباد آ گئے آتے ہوئے اپنے بیٹے حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ کو اپنے ساتھ ہی جامعہ سلفیہ فیصل آباد لے آئے۔ اس وقت حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ وہاں شیخ الحدیث تھے۔ حافظ عبدالسلام بھٹوی نے ان سے خوب استفادہ کیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کی طرف سے گہلن ہٹھاڑ ضلع لاہور میں ایک مرکزی مدرسہ بنام ضیاء السلام کا اجراء کیا گیا، جسے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ اور قائمقام ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحاق رحمانی رحمہ اللہ کی مشاورت سے قائم کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا تھا۔ اس مدرسہ کے پہلے صدر مدرس اور شیخ الحدیث کے لیے حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کا انتخاب کیا گیا اور حضرت حافظ صاحب کو ضیاء الاسلام گہلن ہٹھاڑ بلا لیا گیا اور پہلے سال ہی چھوٹے بخاری شریف کے لیے آ گئے اور سال کے آخر پر تقریب بخاری بڑی شان و شوکت سے منعقد کی گئی۔

## بھٹہ محبت میں مدرسہ تدریس القرآن کا اجراء

۱۹۶۶ء میں حافظ محمد بھٹوی نے اپنے گاؤں بھٹہ محبت میں تدریس القرآن کے نام سے مدرسہ کا اجراء کیا، جس میں پہلے سال ہی پندرہ یا بیس طلباء نے داخلہ لیا، جن میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سابق ناظم اعلیٰ میاں محمد جمیل حفظہ اللہ کنوینر تحریک دعوت توحید بھی شامل تھے میاں صاحب نے ابتدائی کتابیں بلوغ المرام، ابواب الصرف وغیرہ حافظ صاحب سے پڑھیں۔ان طلباء میں قاری رفیق صاحب مدرس جامع مسجد اہل حدیث چونیاں بھی شامل تھے۔کچھ طلباء کا کھانا مختلف گھروں سے آتا جبکہ باقی کا کھانا حافظ صاحب اپنے گھر میں پکواتے۔تقریبا دو سال بعد مولانا محمد حنیف ملتانی تشریف لائے اور حافظ صاحب کو ملتان دارالحدیث محمدیہ باغ عام خاص میں تدریس کے لیے اصرار کیا۔ حافظ صاحب نے انکار کر دیا مگر ملتانی صاحب کے دوبارہ سہ بارہ تشریف لانے اور مجبور کرنے پر حافظ صاحب موصوف نے ان سے وعدہ کر لیا اور پھر حسب وعدہ ملتان چلے گئے۔

## کامونکی میں آمد

کئی سال ملتان پڑھانے کے بعد گھر تشریف لے آئے تو مولانا عطاء الرحمان بن مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ (جو اس وقت جامع مسجد مدنی لائن پار کامونکی میں خطیب تھے) کو پتہ چلا تو وہ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کو لائن پار مسجد مدنی کامونکی لے آئے اور مدرسہ شروع کر دیا۔ مولوی عطاء الرحمان صاحب، ماسٹر ثناء اللہ آف قلعہ کالر وغیرہ حافظ صاحب موصوف سے ترمذی شریف اور دیگر کتب پڑھا کرتے تھے۔ انہی دنوں بندہ راقم نے حافظ صاحب موصوف سے بخاری شریف کے نو یا دس پارے دوبارہ پڑھے۔ وہاں سے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مدرسہ کو بلال پارک (دھوپ سڑی) مسجد رحمانیہ کی جماعت حاجی غلام محمد ماہلاں والے کی سرپرستی میں مدرسہ رحمانیہ کے نام سے مسجد رحمانیہ میں لے آئے (بندہ راقم الحروف ان دنوں وہاں خطیب اور مدرس شعبہ حفظ تھا)۔ پھر یہ مدرسہ کچھ لوگوں کی نااتفاقی سے کامونکی مختلف مسجدوں میں گھومتا رہا اور قسم قسم کے ہیرے پیدا ہوتے رہے۔ کہیں مولوی بشیر احمد بھٹوی، کہیں شیر الٰہی شاکر، کہیں عبدالرحمان زاہد بھٹوی، اور کہیں حافظ محمد حنیف ربانی وغیرھم۔ تاہم اس تمام عرصہ میں حاجی غلام محمد ماہلاں والے آف بلال پارک کامونکی مسلسل مدرسہ رحمانیہ کی سرپرستی فرماتے رہے۔ حافظ صاحب موصوف کچھ عرصہ لائن پار کامونکی مدرسۃ البنات میں بھی باقاعدہ ڈیوٹی دیتے رہے۔ جب آپ کے بیٹے حافظ عبدالسلام بھٹوی جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے مستعفی ہو کر مرکز طیبہ مرید کے چلے گئے تو کچھ ہی عرصہ بعد حافظ عبدالسلام کے اصرار پر حافظ صاحب بھی مرکز طیبہ مرید کے تشریف لے آئے آپ نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود وہاں بھی پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا اور رضا کارانہ طور پر پڑھاتے رہے۔ جن طلبہ نے آپ کی زندگی کے ان آخری ایام میں آپ سے استفادہ کیا ان میں آپ کا نواسہ سعید طیب اور امیر المجاہدین پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ کا بیٹا حافظ طلحہ سعید سرفہرست ہیں۔

## زندگی کے آخری ایام

زندگی کے آخری ایام میں صحت کی کمزوری کی وجہ سے پڑھانا بالکل چھوڑ دیا تھا البتہ تلاوت قرآن پاک کا سلسلہ آخری وقت تک جاری رہا۔ وفات سے چند دن پہلے دماغ پر کچھ فالج کا اٹیک ہوا جس سے یادداشت کبھی بحال اور کبھی مفقود ہو جاتی مگر تلاوت قرآن پاک اس حالت میں بھی جاری رہی۔ ان کے اکلوتے فرزند حافظ عبدالسلام صاحب فرماتے ہیں بیماری میں محسوس ہوا کہ کچھ پڑھ رہے ہیں میں نے کان لگا کر سنا تو سورۃ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ طبیعت میں سچا اور سنجیدہ مزاج غالب تھا جو آخری دم تک رہا۔ زندگی کے آخری ایام میں استاد المجاہدین ذکی الرحمان لکھوی اور عبدالرحمان الداخل بھائی عیادت کے لیے آئے، بتایا گیا کہ ذکی الرحمان اور الداخل بھائی ہیں، فرمانے لگے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوئی داخل ہے تو کوئی خارج ہے۔وفات سے دو دن پہلے بار بار کہنے لگے، چلو اپنے گھر چلیں۔جب کہا جاتا ہم اپنے گھر ہیں تو فرماتے یہ ہمارا گھر نہیں ہے، چلو اپنے گھر چلیں۔ آخر اپنے گھر جانے والے کو اپنے گھر جانے سے کوئی نہ روک سکا آخر یہ دین کا آفتاب ضیاء بار ۶۵ برس سے زیادہ عرصہ قرآن وحدیث کا سبق دینے کے بعد اپنی کرنیں سمیٹتا ہوا ۱۷ جولائی ۱۹۹۵ء سوموار کے دن ۸۵ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

## حلیہ

درمیانہ قد، سرخ سفید رنگ، کھلی پیشانی، بھاری خوبصورت سفید داڑھی، لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ، قرآن پاک کی تلاوت کی گنگناہٹ زبان پر جاری، سر پر کبھی ٹوپی کبھی رومال، کندھے پر رومال، چال میں میانہ روی، گفتار میں آہستگی اور صداقت، آخر وقت تک بغیر عینک باریک سے باریک عبارت پڑھ لیتے تھے۔

## اساتذہ کرام:

امام العصر محدث عرب وعجم حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ، حافظ بشیر احمد حسینوی رحمہ اللہ، قاضی حمید اللہ سیالکوٹی رحمہ اللہ، مولانا عبدالمجید دینا نگری رحمہ اللہ، مولانا اوّل علی بن یوسف زیروی رحمہ اللہ، مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ، میاں احمد دین امان والا، مولوی عبدالرحمان بھٹوی رحمہ اللہ، ماسٹر روشن علی شاہ قصوری۔

## ہم عصر ساتھی

شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق حسینوی، مولانا عبدالرحمان صافوی رحمہ اللہ، مولانا قدرت اللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ، مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ ببر کھائی ضلع قصور، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ، مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ آف حسین خانوالہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(والد محترم پروفیسر عبدالجبار شاکر پتوکی)،صوفی محمد رحمہ اللہ آف کنگن پور معاون مصنف تحفۃ الأحوذی،مولانا حکیم بدرالدین رحمہ اللہ پتوکی (سسر حافظ عبدالسلام بھٹوی)۔

## شاگردان رشید

کورس تو لفظ ہی سکھاتے ہیں

آدمی ، آدمی بناتے ہیں

آپ کے ہزاروں شاگردوں میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں مبلغ اسلام حافظ محمد یحییٰ میر محمدی رحمہ اللہ ،مولانا محمد یعقوب برادر اکبر حافظ یحییٰ میر محمدی ، مولانا محمد عبداللہ (والد محترم قاری ابراہیم میر محمدی)،مولانا محمد صدیق کرپالوی رحمہ اللہ فیصل آباد،مولانا عتیق اللہ بن میاں باقر رحمہ اللہ جھوک دادو طوراں،حافظ عبدالغفور جہلمی رحمہ اللہ ، حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ ، حافظ عبدالسلام بھٹوی،میاں محمد جمیل سابق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان،مولوی نوراللہ بلوچ (والد گرامی قاری یحییٰ رسول نگری)،مولانا عبداللطیف بھٹوی، حافظ محمد شریف بھٹوی،مولانا محمد رفیق مدن پوری رحمہ اللہ ،شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی رحمہ اللہ ،مولانا عبدالعزیز طور،مولانا قاری محمد حنیف ربانی،مولانا عبدالرحمان زاہد بھٹوی، قاری رحمت اللہ بھٹوی،مولوی بشیر احمد بھٹوی،حافظ ذکاء اللہ کامونکی، ماسٹر ثناء اللہ قلعہ کالروالا ،سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال،راقم الحروف محمد طیب بھٹوی ،مولانا محمد یوسف الکاظم فاضل مدینہ یونیورسٹی ودارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

## شادی خانہ آبادی،اولاد

پہلی شادی حقیقی چچا نوردین کے گھر ہوئی۔ایک بیٹا ہوا،چند دنوں بعد بیوی فوت ہوگئی۔ تقریباً ایک سال بعد بیٹا بھی فوت ہوگیا۔دوسری شادی گوہڑ چک نمبر ۸ پتوکی ہوئی۔ تین بیٹیاں ،ایک بیٹا حیات ہیں۔ بیٹے کا نام عبدالسلام بن محمد بھٹوی ہے جو کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ بڑی بیٹی راقم الحروف کی اہلیہ،چھوٹی مولانا ڈاکٹر نذیر احمد حمادکی اہلیہ ہے تیسری معذور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## حق گوئی، بے باکی

حافظ صاحب مرحوم کواللہ تعالیٰ نے دیگر اوصاف حمیدہ کے ساتھ حق گوئی اور بے باکی کے وصف سے بھی مالا مال کیا تھا ہمارے گاؤں بھٹہ محبت کے قرب وجوار میں پیروں کی بہت سی گدیاں ہیں۔ایک طرف شیر گڑھ میں کرمانی پیر ہیں،جن کے بزرگ صاحب مزار حضرت داؤد بندگی ہیں۔دوسری طرف سید افضال شاہ،اعجاز شاہ گدی نشین ہیں،جن کے صاحب مزار بزرگ شاہ مقیم ہیں۔اسی طرح اور بھی گدیاں ہیں۔ان میں حجرہ شاہ مقیم کے گدی نشین سید افضال شاہ گیلانی ہمارے گاؤں میں بہت سے مریدوں کے پیر ہیں۔ باقاعدہ سیاست میں حصہ لیتے ہیں اور الیکشن لڑتے ہیں۔الیکشن کے دنوں میں پیر صاحب مریدوں کے پاس ووٹ لینے آئے تو ان کے لیے جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔مولوی عابد بھٹوی بتاتے ہیں کہ ہم سکول پڑھتے تھے،الیکشن قریب تھا،پیر افضال شاہ کے لیے سکول میں جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔جس میں پیر صاحب نے خطاب فرمانا تھا۔کچھ عقیدت مند ووٹوں کے حوالہ سے حافظ محمد رحمہ اللہ کی وجاہت کے پیش نظر انہیں تلاوت قرآن پاک کے لیے ساتھ لے گئے۔یہ بات پہلے عرض کر چکا ہوں کہ حافظ صاحب کی شخصیت پورے گاؤں میں غیر متنازع تھی۔حافظ محمد صاحب جلسہ گاہ میں پہنچے تو ایک لڑکا پیر صاحب کی ثناء میں ایک نظم پڑھ رہا تھا جو کچھ اس طرح تھی۔

بوہے کھلے نی جم جم آ پیرا
نالے ووٹ لے جا نالے نوٹ لے جا
ساڈے ستے ہوئے بھاگ جگا پیرا

پیر صاحب تشریف لے آئے تو سٹیج سیکرٹری نے باقاعدہ کاروائی شروع کی حافظ صاحب کوتلاوت قرآن پاک کے لیے دعوت دی گئی حافظ محمد صاحب نے سورۃ الحج کے آخری رکوع کی تلاوت شروع کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿يٰأَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَ إِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوبُ﴾ (الحج: ۷۳)

کہ جن کو اللہ کے سوا یہ مشرک پکارتے ہیں وہ تو ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے آخر تک۔ تلاوت کے ساتھ ترجمہ وتشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پیر تمہارے بھاگ کیا جگائیں گے، یہ تو اپنے بھاگ بھی نہیں جگا سکتے، بلکہ سب لوگ اللہ کے محتاج ہیں۔ اب پندرہ بیس منٹ اپنے انداز میں خوب کھل کر توحید بیان کی اور شرک کا رد کیا۔ ہر طرف سناٹا تھا۔ لوگ دیکھ رہے تھے کہ اب دیکھو پیر صاحب کیا فرماتے ہیں؟ حافظ صاحب بیٹھ گئے، اب پیر صاحب خطاب کے لیے کھڑے ہوئے۔ فرمانے لگے، بزرگوں نے جو کچھ فرمایا ہے، قرآن پاک کی روشنی میں درست فرمایا ہے، ہم واقعی کسی شے کے مالک نہیں، لوگ خواہ مخواہ ہمارے متعلق اس قسم کی باتیں بناتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے ہی اقبال نے کہا تھا۔

آئین جوانمرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

## صداقت واستغناء

حافظ محمد صاحب بھٹوی رحمہ اللہ نے پوری زندگی غربت وافلاس کے باوجود کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کیا۔ طبعیت میں لالچ بالکل نہیں تھا۔ چاپلوسی اور خوشامد پسند نہ کرتے تھے۔ اسی وجہ سے مال دار لوگوں سے کم اور غرباء سے ساری زندگی دوستی رہی۔ صاف گوئی اور سچ کے عادی تھے۔ جھوٹ سے سخت نفرت کرتے تھے۔ حافظ صاحب کے بیٹے حافظ عبدالسلام لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی ہوش میں کبھی ان کی زبان سے جھوٹ نہیں سنا۔ ایک دفعہ ساتھیوں نے مجبور کیا اور سکھایا کہ آپ نے یہ بات اس طرح کہنی ہے مگر ان کی زبان سے سچی بات ہی نکلی، سکھائی ہوئی بات وہ کر ہی نہ سکے۔ میرا مشاہدہ یہ ہے کہ وہ جھوٹ بول ہی نہیں سکتے تھے۔ اسی طرح وہ بغیر کسی ایچ پیچ کے کھری بات کہہ دیا کرتے تھے۔ اس پر کئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لوگ ناراض ہو جاتے مگران کی طبیعت کی افتاد یہی تھی (گلستان حدیث:۲۹۲)

نکل جاتی ہے سچی بات جس کے منہ سے مستی میں
فقیہہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا

## پڑھانے کے لیے تیاری

پڑھانے کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ الف با سے صحیح بخاری شریف تک جو بھی سبق پڑھانے کے لیے کہا جاتا، بلا جھجک پڑھاتے۔ اگر کوئی کتاب مشکل ہے یا اس سے پہلے پڑھی، پڑھائی نہیں تو بھی انکار نہیں کرتے تھے بلکہ اس کے لیے بھرپور طریقہ سے تیاری کرتے اور پڑھاتے۔ مثلاً دارالحدیث اوکاڑہ میں جب پڑھانے کے لیے بات ہوئی تو بتایا گیا کہ آپ نے سلّم العلوم اور مسلّم الثبوت بھی پڑھانی ہیں۔ سال شروع ہونے میں ڈیڑھ ماہ باقی تھا۔ حافظ محمد رحمہ اللہ، مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے پاس گئے اور ان سے ذکر کیا انہوں نے دونوں کتابوں کی ایک ایک شرح اپنے کتب خانے سے دے دی۔ شرحیں لے کر اپنے استاد محترم حضرت محدث گوندلوی رحمہ اللہ کے پاس گوجرانوالہ چلے گئے۔ ایک ہفتہ میں دونوں کتابوں کا شرح کی مدد سے مطالعہ کیا اور جہاں کہیں مشکل پیش آئی، استاد محترم سے رجوع کیا۔ اس طرح کتابیں شروع کرنے سے پہلے ہی ان کی تیاری مکمل کر لی۔ اسی طرح بیضاوی شریف پہلی دفعہ پڑھاتے ہوئے کوئی دشواری پیش آتی تو اپنے پرانے ساتھی حافظ محمد عبداللہ صاحب بڈھیمالوی رحمہ اللہ سے پوچھ لیتے جو اس وقت جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں پڑھاتے تھے۔

### تربیت اولاد

حافظ صاحب موصوف کی عادت تھی کہ اپنی اولاد اور طلباء کو سبق وغیرہ کی وجہ سے سزا شاذ ونادر ہی دیا کرتے تھے البتہ شرارت اور نماز کی سستی پر ضرور سزا دیتے تھے۔ البتہ سزا کے طریقے مختلف ہوتے تھے۔ حافظ صاحب کے بیٹے حافظ عبدالسلام صاحب اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: مدرسہ ڈھلیانہ میں تدریس کے دوران ہماری رہائش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چک ۴ جی ڈی غلام رسول والا میں تھی جو رینالہ خورد سے دس بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ سڑک کچی تھی۔ میری عمر آٹھ سال تھی۔ ایک دفعہ والد صاحب مجھے اپنے ساتھ رینالہ خورد لے گئے۔ سامان وغیرہ خریدا۔ کچھ سامان ایک منیاری کی ریڑھی سے خریدا تو میں نے ریڑھی سے ہاتھوں میں پہننے والی چند انگوٹھیاں اٹھالیں۔ گھر آ کر والد صاحب کو دکھائیں تو فرمانے لگے تمہارے لیے اتنی سزا ہے کہ یہ انگوٹھیاں تم نے خود ریڑھی والے کو واپس کرنی ہیں۔ اسی وقت سائیکل پر مجھے بٹھایا، دوبارہ دس بارہ کلومیٹر کچا راستہ طے کیا، ریڑھی والے کے پاس گئے، فرمانے لگے، چلو انگوٹھیاں واپس کرو، میں نے انگوٹھیاں واپس کیں اور پھر گھر واپس آ گئے۔ اس واقعہ سے مجھے ایسی نصیحت ملی کہ کسی کی چیز اٹھانے کا خیال بھی ہمیشہ کے لیے دل سے نکل گیا۔ الحمد للہ!

## بڑے بھائی کی مثالی محبت

حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب گلستان حدیث ص۲۹۲ (از مولانا اسحاق بھٹیؒ) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ والد صاحب کے بڑے بھائی، تایا نور احمد ؒ کی والد صاحب سے بہت محبت تھی۔ والد صاحب بھی ان سے والہانہ محبت کرتے تھے۔ والد صاحب کا جب دل اداس ہوتا تو انہیں ملنے کے لیے چل پڑتے اور ان کا دل اداس ہوتا تو وہ ملنے کے لیے ہمارے ہاں آ جاتے۔ ایک دفعہ تایا جی نور احمد ؒ اداس ہو گئے، کرایہ پاس نہیں تھا، پیدل ہی چل پڑے اور بھٹہ محبت سے چل کر چک ۴ جی ڈی غلام رسول والا پیدل ہی پہنچ گئے، جو کہ کم و بیش پچاس کلومیٹر کا فاصلہ ہوگا۔ میری تائی صاحبہ نے بعد میں بتایا کہ رات کو چاند دیکھ رہے تھے، کہنے لگے میرے بھائی حافظ محمد بھٹوی بھی اس چاند کو دیکھ رہے ہوں گے، یہ کہہ کر بے اختیار رو پڑے اور پھر علی الصبح ملنے کے لیے پیدل چل پڑے۔ اب بھائیوں میں ایسی محبت کم ہی دکھائی دیتی ہے۔

## گاؤں کے بچوں پر محنت

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ لِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ۝

(التوبہ: ۱۲۲)

''سوان کے ہر گروہ میں کچھ لوگ کیوں نہ نکلے تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور اپنی قوم کو ڈرائیں جب ان کی طرف واپس جائیں تاکہ وہ بچ جائیں۔''

اس آیت کریمہ کے مصداق حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ اگرچہ گاؤں میں کم ہی رہتے تھے مگر اپنی قوم کے بچوں سے کبھی غافل نہیں ہوتے تھے جب بھی گاؤں میں آتے، برادری اور غیر برداری میں نظر دوڑاتے، جن بچوں کو اس قابل سمجھتے، ان کے والدین سے مل کر کہتے کہ یہ بچہ مجھے دے دو، میں اسے پڑھاؤں گا۔ احتراماً آپ کا انکار کرنے کی کوئی جرات نہ کرتا۔ مولوی رمضان ولد احمد دین، مولوی سرور ولد بولا قی وغیرہ کٹر پیر پرست خاندان تھے۔ مگر جب حافظ صاحب نے ان کے والدین کو کہا تو بلا تامل بچے انہوں نے حافظ صاحب موصوف کے سپرد کر دیے اور جب ان کو اس بات پر اکسایا گیا کہ تمہارے بچے وہابی ہو جائیں گے تو انہوں نے ایک ہی جواب دیا کہ ہم نے یہ بچے حافظ محمد رحمہ اللہ کو دیے ہیں، وہ وہابی بنائیں یا جو مرضی بنائیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ حتی کہ بھٹہ محبت کی بریلوی مسلک کی بڑی مسجد کے امام میاں محمد ابراہیم صاحب کا بیٹا محمد طفیل، حافظ صاحب موصوف کی شفقت اور تحریک سے مدرسہ میں پڑھنے گیا اور قرآن وسنت کا علم پڑھ کر اہل حدیث ہو گیا اور اب ۳۰ سال سے ضلع گوجرانوالہ کے معروف گاؤں ولاور چیمہ میں مسلک کی خدمت کر رہا ہے۔ حافظ محمد صاحب اس سلسلہ میں غریب گھرانوں کے بچوں کے ساتھ حسب استطاعت مالی تعاون بھی کرتے اور ساتھ ساتھ ان کو پردیس میں رہ کر پڑھنے کے نتیجے میں اچھے مستقبل کی ترغیب بھی دیتے مجھے یاد ہے کہ بڑے پیارے انداز سے سمجھاتے اور یہ شعر سنایا کرتے۔

سر، پھول وہ چڑھا جو چمن سے نکل گیا
عزت اسے ملی جو وطن سے نکل گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اللہ کے فضل سے حافظ صاحب کی محنت کا پھل بلاواسطہ یا بالواسطہ ہر طرف نظر آتا ہے اور بیسیوں علماء بھٹہ محبت ملک کے کونے کونے میں دین حنیف کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ حدیث نبوی "اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ" کے مصداق یہ سب حاملین علم دین آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوں گے۔ان شاءاللہ!

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستان میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

## گاؤں میں تبلیغی پروگرام

بھٹہ محبت میں وجود یوں ، پیر پرستوں اور قبوریوں کی بہت کثرت ہے اس لیے حافظ صاحب رحمہ اللہ وقتاً فوقتاً جماعت کے معروف خطباء کو بلا کر تبلیغی پروگرام کرواتے رہتے تھے۔ مثلاً خطیب پاکستان مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ ،مولانا علی محمد صمصام رحمہ اللہ ،مولانا شہاب الدین ثاقب رحمہ اللہ ، شہید اسلام مولانا حبیب الرحمان یزدانی رحمہ اللہ ،مولانا محمد حسن بصری رحمہ اللہ ، مولانا محمد علی رحمہ اللہ جندراکہ والے اور دیگر معروف علماء گاہے بگاہے خطاب فرمانے کے لیے تشریف لایا کرتے تھے۔ میں ابھی چھوٹا تھا لاوڈ سپیکر کے استعمال کا زیادہ رواج نہ تھا۔ ہمارے گاؤں میں لکھوی خاندان کے چشم و چراغ ،نمونہ سلف ، عالم باعمل مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ تشریف لائے مسجد کی چھت پر انتظام تھا۔ سامعین چھت پر اور بازار میں بیٹھے بڑے ذوق سے سن رہے تھے۔ بریلوی حضرات اکثر اہل حدیثوں کا جلسہ مسجد کی بجائے بازار میں بیٹھ کر سنتے۔ حضرت لکھوی صاحب ، حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ کے اللہ کی تعریف میں کہے ہوئے شعر پڑھ رہے تھے،

چتھن کارن دند بنائے وچہ زبان ہلاوے
نال لعاب ملائم کر کے قادر دھک لنگھاوے
فیر معدے وچہ طعام تے پانی لیٹی وانگ بناوے
فیر وچہ رگاں دے جاری کر کے اندر جگر پہنچاوے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عجب سماں بندھا ہوا تھا۔ بریلوی مولوی محمد امین صاحب قریب ہی کسی گھر میں بیٹھ کر تقریر سن رہے تھے۔ انہیں اس بات پر بڑی تکلیف ہوئی کہ مولوی صاحب کے وعظ سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں، جب کہ ان کے علماء اختلافی مسائل اور کیچڑ اچھالنے کے علاوہ کچھ بیان نہیں کر سکتے۔ اب وہ بڑے جوش کے ساتھ نکلے، لاٹھی زمین پر مار کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے کہنے لگے، یہ بھلا کس کو علم نہیں کہ کھانا کھاتے ہیں تو پھر فضلہ بن کر نکل جاتا ہے، کوئی کام کی بات، کوئی مسئلہ بیان کرو۔ ان حالات میں غصہ آنا قدرتی امر تھا۔ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے بازار کی طرف متوجہ ہو کر ان مولوی صاحب کو سختی کے ساتھ ڈانٹا۔ بس پھر خاموشی چھا گئی اور لکھوی صاحب بدستور اپنی تقریر کرتے رہے۔

جس دن جلسہ ہوتا اس دن گاؤں میں عجب رونق ہوتی۔ اردگرد کے دیہات سے لوگ جلسہ سننے کے لیے آ جاتے۔ حنفی حضرات مسجد میں کم آتے، بازار میں بیٹھے تقریر سنتے رہتے۔ جھگڑے کے خطرہ کے پیش نظر ہماری برادری کے نمازی، غیر نمازی، داڑھی والے، غیر داڑھی والے سب حضرات پہنچ جاتے۔ مسجد کی چھت پر خطیب کی تقریر ہوتی جس کی آواز بازار میں بھی جاتی۔ سپیکر نہ بھی ہوتا تب بھی رات کے سکوت میں تقریر بازار میں بیٹھے لوگ بھی پورے انہماک کے ساتھ سنتے۔ کبھی کبھی تھوڑا بہت ہنگامہ بھی ہو جاتا جو خود ہی فرو ہو جاتا۔ حقیقت ہے کہ ان علماء کی تقریروں سے بھی توحید وسنت کی اشاعت میں بہت مدد ملی۔

## صدقہ وخیرات

حضرت حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ صاحب کے بیٹے حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب فرماتے ہیں کہ والد صاحب اپنی تھوڑی بہت آمدنی سے صدقہ ضرور کرتے تھے۔ میرے ہاتھ سے پیسے دلواتے تا کہ مجھے بھی صدقہ کی عادت پڑ جائے۔ چونکہ بچپن میں غربت دیکھی تھی، پیسے ضائع نہیں کرتے تھے۔ اگر ضرورت سے بچ جاتے تو گھر کی کوئی چیز بنا لیتے یا صدقہ کر دیتے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے ان کے پاس دس ہزار روپے جمع ہو گئے، ہمارے گاؤں کے قریب کوٹ ٹبہ پکی سڑک پر اہل حدیث مسجد بن رہی تھی۔ والد صاحب نے وہ دس ہزار روپے وہاں بھیج دیئے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جس سے مسجد کی چھت پڑ گئی۔ الحمد اللہ یہ مسجد پوری آباد ہے جو مرحوم کا صدقہ جاریہ ہے۔

## ذکر واذکار کی کثرت

تلاوت قرآن پاک تو حسب معمول کرتے رہتے تھے۔ مشکل اوقات میں آیت الکرسی یا کسی اور دعا کا ورد بھی کرتے۔ حافظ عبدالسلام صاحب فرماتے ہیں کہ میری ہمشیرہ، جس کی ایک ٹانگ بچپن ہی میں سوکھ گئی تھی، بیساکھی کی مدد سے چلتی تھی۔ اللہ کی طرف سے ایسی آزمائش آئی کہ اس کی دوسری ٹانگ نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا۔ والد صاحب نے اس کے لیے ایک ریڑھا بنوایا مگر ہمارے لیے اس کو لیے پھرنا مشکل تھا۔ پیشاب پاخانہ کی حاجت اس سے بڑی مصیبت تھی۔ والد صاحب، میاں چنوں کے قریب ایک گاؤں میں ایک بزرگ صوفی محمد صاحب رہتے تھے، ان کے پاس گئے۔ انہوں نے عمل بتایا کہ پانی میں شہادت کی انگلی رکھ کر اکتالیس دفعہ سورۃ الفاتحہ بسم اللہ سمیت پڑھ کر پلاؤ چودہ، پندرہ دن دم کیا تو ہمشیرہ ٹانگ پر کھڑی ہونے کے قابل ہوگئی اور دوبارہ بیساکھی کی مدد سے چلنے لگی۔ اس طرح دوسرے ذکر و اذکار کرنے والے حضرات سے ملتے رہتے اور وظائف پوچھتے اور کرتے رہتے۔

## تلاوت قرآن پاک

بچپن میں قرآن پاک حفظ کیا تھا۔ تلاوت بڑی تیز رفتاری سے کرتے تھے ایک گھنٹہ میں پانچ پارے منزل پڑھ لیا کرتے تھے۔ خود فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک گاؤں میں قرآن پاک سنانے کے لیے گئے، وہاں کسی بزرگ نے نصیحت کی کہ قرآن پاک ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو تو پھر دوبارہ آہستہ رفتار کے ساتھ قرآن پاک یاد کیا۔ میر محمد ضلع قصور میں ایک حافظ صاحب قرآن سناتے تھے، کسی وجہ سے رمضان المبارک کی آخری رات ان کے ابھی تیرہ پارے رہتے تھے تو حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے ایک رات میں وہ تمام پارے پڑھ کر قرآن پاک ختم کر دیا۔

## زیارت حرمین شریفین

کون مسلمان ہے کہ جس کا دل زیارت حرمین شریفین کے لیے نہ تڑپتا ہو۔ حضرت حافظ صاحب کے دل میں یہ تڑپ انتہا درجے کی تھی۔ ایوب خان کا دور تھا کوشش کر کے سولہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سو(۱۶۰۰)روپے جمع کیے اور حج کی درخواست دی تین سال مسلسل درخواست دیتے رہے مگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوا۔ انہیں دنوں حکومت تبدیل ہوئی اور حج کا خرچہ ہزاروں میں پہنچ گیا تو جمع شدہ ۱۶۰۰ روپے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیے اور فرمانے لگے جب قسمت میں ہوا، اللہ حج کروا دے گا۔ چنانچہ ۷۷۔۱۹۷۸ء میں اپنے بیٹے حافظ عبدالسلام کے ساتھ حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے اور تین ماہ وہاں رہ کر خوب جی بھر کر حرمین میں نمازیں پڑھیں عمرے کیے اور بیت اللہ کے حج سے مشرف ہوئے۔ الحمد للہ!

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ کرم دین بن احمد دین رحمہ اللہ

حافظ کرم دین رحمہ اللہ کے دادا محمود اور حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے دادا اسماعیل سگے بھائی تھے۔ حافظ کرم دین کے والد کا نام احمد دین تھا۔ احمد دین اپنی آبائی زمین واں جتالہ چھوڑ کر ٹھیکہ پر زمین لے کر پر مانند کلیر ضلع اوکاڑہ چلے گئے تھے۔ وہاں ایک بزرگ مولوی الٰہی بخش تھے جن کے پاس اس دور کی بہترین، مشہور زمانہ تفسیر محمدی منظوم بزبان پنجابی تھی۔ احمد دین نے ان سے وہ تفسیر پڑھنا شروع کر دی۔ حافظہ بہت تیز تھا۔ جو پڑھتے زبانی یاد ہو جاتا پھر چلتے پھرتے پڑھتے رہتے۔ لوگوں میں معروف تھا کہ احمد دین تفسیر محمدی کا حافظ ہے۔ مسنون اذکار اور دیگر ذکر اذکار بھی کثرت سے کرتے تھے۔

ان کے ہاں چار بیٹے ہوئے۔ کرم دین، ابراہیم، سلیمان، یحییٰ

ہمارے موصوف کرم دین سب سے بڑے تھے۔ زمیندارہ کرتے کرتے اوائل عمر میں ہی دل میں پڑھنے کا شوق پیدا ہوا تو گھر سے فرار ہو کر لکھوکی چلے گئے وہاں سے دو سال بعد مدرسہ رحمانیہ دہلی پہنچ گئے۔ اور علم دین پڑھنے میں منہمک ہو گئے۔ تین سال بعد جب فارغ ہوئے تو مشرقی پنجاب ضلع فیروز پور کے معروف گاؤں بڈھیمال میں امام و مدرس کے طور پر کام کرنے لگے۔ وہاں کے رہنے والے ان کے ہم عصر بزرگ مولانا عبدالغنی بڈھیمالوی کے بقول حافظ کرم دین بلا کے ذہین اور انتہائی تیز حافظہ کے مالک تھے اور عربی کتب کے مقدمے اور عبارتیں صفحے کے صفحے زبانی پڑھتے جاتے۔ ایک روایت کے مطابق شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ اور حافظ احمد اللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ نے ناظرہ قرآن پاک حافظ کرم دین بھٹوی رحمہ اللہ سے پڑھا تھا اور وہاں کے نمبردار سلیمان نے مشکوٰۃ شریف حافظ کرم دین بھٹوی رحمہ اللہ سے پڑھی تھی۔

## وطن واپسی

رابطہ اور تلاش کے جدید وسائل تو تھے نہیں، عرصہ دراز کے بعد گھر والوں کو سراغ ملا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ بڈھیمال گاؤں میں پڑھاتے ہیں تو وہاں سے واپس لانے کے لیے پہنچ گئے۔ گاؤں والوں نے روکنے کی کوشش کی تاہم واپسی کا وعدہ کر کے چلے آئے۔ آتے ہی گھر والوں نے شادی کردی پھر اپنی زمین یعنی واں جتالہ بھٹہ محبت پر ہی ڈیرہ لگالیا۔ آباء واجداد کی بنائی ہوئی مسجد موجود تھی۔ چند طلباء پڑھنے کے لیے آجاتے ان کو درس قرآن وحدیث دیتے اور ساتھ تزکیہ وتربیت بھی کرتے جاتے۔

## بھٹہ محبت میں جمعہ اور مسجد اہل حدیث

بھٹہ محبت میں اس وقت ایک ہی مسجد تھی۔ اور وہ بریلویوں کے قبضہ میں تھی یاد رہے کہ احناف کے مسلک میں جمعہ دیہات میں جائز نہیں ہے۔ اگرچہ آج کل پورے پاکستان میں امام ابوحنیفہ کے مسلک کے خلاف احناف دیہاتوں میں جمعہ پڑھانے پر مجبور ہیں۔

حافظ کرم دین رحمہ اللہ جب حدیث رسول ﷺ پڑھ کر آئے تو انہوں نے گاؤں میں جمعہ پڑھانے کا اظہار کیا، جس پر بریلوی حضرات کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی حتی کہ بریلویوں کی طرف سے ایک بریلوی عالم نور محمد آف دیپالپور کو مناظرہ کے لیے بلایا گیا۔ دوران مناظرہ حافظ صاحب موصوف نے دیہات میں جمعہ کے جواز پر دلائل کا انبار لگادیا جس کا مخالف کوئی جواب نہ دے سکا۔ آخر کار جتالہ برادری نے مسجد تقسیم کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ تاہم مسجد تو تقسیم نہ ہوئی لیکن لڑائی سے بچنے کے لیے جتالہ برادری کے بزرگوں نے بوہڑ چوک کے پاس برلب بازار پڑی مشترکہ زمین کو صاف کر کے ایک کمرہ کی مسجد بنا کر جمعہ جماعت کا بندوبست کرلیا جس کی تفصیل شروع میں گزر چکی ہے۔

## تلاوت قرآن

حافظ صاحب موصوف ذکر مسنون کے علاوہ روزانہ دس پارے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے۔ حضرت حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ بیان کرتے تھے کہ ایک بزرگ میاں عیسٰی رحمہ اللہ تھے، بہت ہی نیک، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے، حافظ صاحب ان کے پاس گئے۔ (یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ کون بزرگ تھے۔) تو انہوں نے ہدایت کی کہ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سوچ سمجھ کر پڑھا کرو۔ معانی ومطالب کا خیال رکھ کر، رحمت کی آیات پر رحمت کا سوال، عذاب کی آیات پر اللہ سے پناہ طلب کرتے ہوئے سکون کے ساتھ تلاوت کیا کرو۔ اس کے بعد تہجد کی نماز میں اس طریقہ سے روزانہ ڈھائی پارے پڑھنا شروع کر دیئے۔

مولوی عبدالرحمان بھٹوی کے والد نظام دین کا بیان ہے کہ ایک رات سخت بارش شروع ہوگئی آدھی رات کا ٹائم تھا میں کچی مسجد کی خبر گیری کے لیے مسجد میں گیا تو دیکھا کہ حافظ کرم دین رحمہ اللہ قیام میں کھڑے قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں۔ بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ مستند حکیم بھی تھے انہوں نے دینی علم کے ساتھ علم طب بھی دلی سے پڑھ کر باقاعدہ سند حاصل کی تھی۔

حافظ صاحب کی اچھی خاصی لائبریری تھی۔ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، چند ایک کتابیں میرے پاس تھیں، جن میں کتاب اللیل مروزی بھی تھی، باقی کتب کا کوئی پتہ نہیں وہ کہاں غائب ہوگئیں یا کون لے گیا، راقم نے ان کے نواسے شیخ الحدیث حافظ عبداللہ بھٹوی اور ان کے بھتیجوں مولوی شریف ومنشاء ولد یحییٰ کو بھی پوچھا مگر انہوں نے کہا ہمیں کوئی علم نہیں کہاں گئیں۔ (واللہ اعلم!)

## ایک کرامت

حافظ صاحب موصوف کی ایک بھتیجی جو اسی سال ۲۰۱۲ء میں فوت ہوئی ہے، اس نے بتایا کہ ایک دفعہ حافظ صاحب ہندوستان کے کسی علاقہ میں گئے۔ واپسی پر ایک شارٹ کٹ راستہ پر چل نکلے لوگوں نے بتایا کہ یہ راستہ بہت خطرناک ہے۔ آپ دوسرے راستہ پر چلے جائیں مگر وہ راستہ بہت دور تھا تو چلتے ہوئے ایک مقام پر پہنچے، لوگوں نے بتایا کہ آگے نہ جائیں، یہاں ایک سکھ سردار ہے جس کے پاس کتا ہے وہ اس کتے کو ہر روز ایک آدمی کا گوشت کھلاتا ہے۔ حافظ صاحب اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر چلتے رہے۔ دیکھا تو وہ سکھ ایک بہت بڑا کتا لے کر آ رہا ہے۔ حافظ صاحب اس کو دیکھ کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور کتابیں جو پاس تھیں درخت کے ساتھ باندھ دیں۔ سکھ نے آتے ہی کہا نیچے اتر آؤ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کتا بھوکا ہے ورنہ............ اچانک قدرت کے کرشمہ کا ظہور ہوا۔ درخت سے بندھی کتابیں کسی طرح کھل کر نیچے گر گئیں جونہی کتابیں گریں کتا بھاگ کر آیا کہ شاید میرا شکار نیچے گر چکا ہے، دیکھا تو وہ بے جان کاغذ کی کتابیں تھیں۔ کتا بھپر گیا اور اس وقت اس کے سامنے اس کا مالک ہی تھا، اس کو دبوچ لیا اور چیر پھاڑ کر چلتا ہوا۔

تماشا دیکھنے والو تماشا خود نہ بن جانا
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کنارے ڈوب جاتے ہیں

شکار کے لیے آنے والا جا چکا تھا۔ رسول رحمت ﷺ کا فرمان سچ ہو چکا تھا۔
فرمان رسول ﷺ ''جو شخص صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ دعا

''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ . '' (ابو داؤد)

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔

## شادی، اولاد

شیخ الحدیث حافظ عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ کے دادا دین محمد کی ہمشیرہ کے ساتھ حافظ صاحب موصوف کی شادی ہوئی۔ جس سے دو بیٹے ہوئے جو دونوں ہی آٹھ نو سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ایک بیٹی ہوئی جس سے اللہ تعالیٰ نے حافظ کرم دین کو حافظ محمد عبداللہ بھٹوی کی صورت میں جانشین نواسا عطا کیا۔

## وفات حسرت آیات

وفات سے چند دن پہلے اپنے چچا زاد بھائی مولوی عبدالرحمان کو چک نمبر ۸ گوہڑ میں ملنے گئے اور وہاں بیمار ہو گئے۔ کئی دن بیمار رہے، آخر چھوٹے بھائی سلیمان کو پیغام بھیجا، میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیمار ہوں مجھے آ کر گھر لے جاؤ۔ مگر "اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَاءَ لَا یُؤَخَّر" کے تحت بھائی کے آنے سے پہلے فرشتہ اجل پہنچ چکا تھا۔ گوہڑ کے احباب غسل وکفن کا بندوبست کر کے جنازہ پڑھا کر چارپائی لئے آ رہے تھے کہ بھائی سلیمان سے راستہ میں ملاقات ہوئی۔ حافظ صاحب موصوف کو بھٹہ محبت کے بڑے قبرستان المعروف حافظ لال حبیب والے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

## اساتذہ وتلامذہ

آپ کے اساتذہ کا کوئی علم نہیں۔ شاگردوں میں حضرت حافظ عبداللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ، حافظ احمد اللہ بڈھیمالوی کے علاوہ مولانا محمد یحییٰ چک نمبر ۲۶ ون ایل ضلع ساہیوال مولوی عبدالرحمان بھٹوی نے آپ سے ترجمہ قرآن پاک، تفسیر محمدی، زینت الاسلام منظوم پنجابی پڑھیں۔ جبکہ بڈھیمال کے نمبردار سلیمان نے مشکوٰۃ شریف پڑھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ خلیق بھٹوی رحمہ اللہ

حافظ محمد عبداللہ صاحب کا نام جماعت اہل حدیث کے مدرسین وشیوخ الحدیث میں ایک جانا پہچانا نام ہے۔ آپ کے سینکڑوں شاگرد اس وقت اندرون و بیرون ملک اللہ کے دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ حافظ صاحب ایک کامیاب مدرس اور اپنے فن میں مکمل دسترس رکھتے تھے۔

حافظ صاحب کے والد کا نام خلیل احمد تھا۔ جتالہ، ارائیں برادری سے تعلق تھا۔ ۱۹۲۵ء بمطابق ۱۳۴۴ھ چک ۲۸ ون، ایل ضلع اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد اس وقت وہاں کھیتی باڑی کرتے تھے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول بھٹہ محبت میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی ۱۲، ۱۳ سال کی عمر میں جھجھ کلاں ضلع اوکاڑہ میں حافظ نور محمد جو کہ آنکھوں سے نابینا مگر دل کی بصارت وبصیرت سے مالا مال تھے۔ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے، مستجاب الدعوات، اللہ کے ولی تھے۔ ان کے پاس قرآن پاک حفظ کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا اور حافظ صاحب نے دو سال میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ استاد محترم نے ۱۵ سال کی عمر میں اپنے شاگرد رشید سے اپنے مصلیٰ پر پیچھے کھڑے ہو کر قرآن پاک سنا، جو کہ بہت بڑا اعزاز تھا۔ یہاں سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ دار العلوم ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ میں درس نظامی پڑھا اور پھر حسین خان والا ضلع قصور حافظ بشیر احمد صاحب کے پاس تشریف لے گئے۔ وہاں دو سال پڑھا اور جامعہ محمدیہ اوکاڑہ چلے گئے۔ وہاں سے آخری کلاس کا امتحان جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں دیا اور یہ جامعہ سلفیہ کا پہلا سال ذاتی بلڈنگ کے بغیر مسجد کی عمارت میں تھا۔

کچھ عرصہ دیوبندیوں کے معروف مدرسہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں علم معقولات پڑھنے کے لیے گزارا۔ نیز سید داؤد غزنوی رحمہ اللہ اور محشی نسائی شریف مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ محدث بھوجیانی سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## تدریس کا آغاز

حصول علم سے فراغت کے بعد سب سے پہلے تدریس کا آغاز ملک کے معروف مدرسہ جامعہ کمالیہ راجووال ضلع اوکاڑہ سے کیا۔ آپ کے ابتدائی شاگردوں میں مولانا محمد صدیق سلیم اور مولانا عبدالرشید صاحب کے اسماء گرامی ملتے ہیں۔ یہ ۱۹۵۷ء کی بات ہے۔ دوبارہ پھر آپ ۱۹۹۰ء میں راجووال پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ اس وقت کے شاگردوں میں سے پروفیسر ڈاکٹر عبیدالرحمان محسن بن شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف ﷾ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔

اس کے بعد مدرسہ محمدیہ کنگن پور میں تقریباً تین سال پڑھایا اور پھر واپس گھر آ کر دوکان شروع کردی۔ ۱۹۶۷ء میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی کے حکم پر راولپنڈی، حضرت حافظ اسماعیل ذبیح صاحب کے مدرسہ تدریس القرآن، جامع مسجد بازار میں پڑھاتے رہے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر کی سرپرستی میں چلنے والے جامعہ جامع مسجد چینیانوالی لاہور اور اپنی مادر علمی جامعہ سلفیہ فیصل آباد، جامعہ رحمانیہ لاہور، مرکز الدعوۃ السّلفیہ وغیرہ مختلف مدارس میں زندگی بھر پڑھاتے رہے۔ کچھ عرصہ پروفیسر حافظ محمد سعید ﷾ کے کہنے پر ان کے گھر ان کے بیٹے حافظ طلحہ سعید وغیرہ کو بھی پڑھاتے رہے وفات سے چند سال پہلے نظر کمزور ہوگئی۔ شوگر وغیرہ مختلف بیماریوں نے گھیر لیا تو پڑھانا چھوڑ کر گھر بیٹھ گئے۔ اور اپنی بنائی ہوئی مسجد میں حسب استطاعت خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مگر باقاعدہ تدریس کا سلسلہ ختم کردیا۔

تدریس میں ان کو خاص کر عربی ادب میں کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی اور ان کا اپنا ایک انداز تھا کہ جب بھی عربی ادب کا کوئی نکتہ سمجھانا چاہتے تو اس کی مثالیں قرآن پاک سے آیات پڑھ کر سمجھاتے۔

## حکمت طب یونانی

آپ نے باقاعدہ طب یونانی کا کورس مکمل کرکے امتحان دے کر سند حاصل کی اور جب بھی کسی مدرسہ کو چھوڑ کر بھٹہ محبت میں آ کر دکان کرتے تو وہ دکان حکمت اور پنسار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی ہوتی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ نے حکمت کس استاد سے پڑھی؟ البتہ طب کا امتحان راولپنڈی میں دے کر سند حاصل کی تھی۔

## کوٹ احمد آباد عرف پل ڈھول میں مسجد اہل حدیث

پل ڈھول (کوٹ احمد آباد) جب آباد ہوا تو حافظ صاحب نے اپنے لیے برلب سڑک حجرہ چونیاں روڈ پر ۴،۳ کنال زمین خریدی اور ساتھ ہی مسجد اہل حدیث کے لیے جھجھ برادری سے کچھ جگہ برلب سڑک لے کر مسجد کا کمرہ تعمیر کر کے مبلغ اسلام حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ کو بلا کر افتتاح کیا تو زمین مالکان میں جو بھائی بریلوی تھا، اس نے بریلویوں کا قبضہ کرا کر مسجد چھین کر ان کو دے دی۔ اب حافظ صاحب نے حافظ محمد اسحاق صاحب حسینوی کی برلب سڑک جگہ تھی ان سے باقاعدہ قیمتاً خرید کر وہاں ادارہ احیاء التراث کی طرف سے خوبصورت مسجد بنوا کر جمعہ، جماعت، بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ جاری کیا، جو ان کے بعد ان کا بڑا بیٹا حافظ محمد ارشد فاضل مدینہ یونیورسٹی باقاعدہ چلا رہا ہے۔

## زیارت حرمین شریفین

اپنے بڑے بیٹے حافظ محمد ارشد کی وساطت سے زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔

## شادی اور اولاد

گوہڑ چک ۸ ضلع قصور حاجی رحمت علی ارائیں کے گھر شادی ہوئی مولانا عبدالرشید ہزاروی، شیخ الحدیث دارالحدیث اوکاڑہ اور مولانا عبداللہ مشتاق آف ماموں کانجن آپ کے ہم زلف ہیں۔ اولاد میں ۵ بیٹے ۲ بیٹیاں ہیں سب شادی شدہ ہیں۔

## اساتذہ کرام

حافظ نور محمد رحمہ اللہ جھجھ کلاں، شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ، مولانا عنایت اللہ آف میاں چنوں، مولانا جمال الدین بہاولپوری، حافظ بشیر احمد حسین خانوالہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## شاگردان رشید

مولانا محمد رمضان سلفی شیخ الحدیث جامعہ رحمانیہ لاہور، مولانا محمد یونس بٹ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، مولانا یاسین ظفر جامعہ سلفیہ فیصل آباد، خطیب اسلام مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری رحمہ اللہ مولانا عتیق الرحمان صدیقی سعودی عرب، حافظ طلحہ سعید مدیر شعبہ اساتذہ جماعۃ الدعوۃ پاکستان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بن حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ

حافظ عبدالسلام بن محمد ایک جانا پہچانا نام ہے۔ خصوصاً علمی حلقوں میں اندرون و بیرون ملک آپ کی شخصیت مشہور و معروف ہے۔ بلکہ امریکہ جیسی سپر طاقت کے ایوانوں میں بھی آپ کی ذات اور بات کے چرچے رہتے ہیں عرصہ پہلے حکومت امریکہ حافظ صاحب کو اپنی بلیک لسٹ میں شامل کر چکی ہے اور انکے اثاثہ جات منجمد کرنے کا اعلان کر چکی ہے۔

اس وقت حافظ صاحب کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر چکی ہے۔ جو پاکستان و بیرون پاکستان دین حنیف کی کسی نہ کسی صورت آبیاری کر رہے ہیں۔ خاندانی طور پر اتنا ہی تعارف کافی ہے کہ آپ ملک کی نامور شخصیت شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے لخت جگر ہیں۔ جس طرح آپ تدریس کے ماہر اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں اسی طرح مقررین خطباء میں بھی ایک مقام رکھتے ہیں۔ دنیائے تصنیف و تالیف میں بھی آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ کا اُردو زبان میں ترجمۃ القرآن دنیا بھر میں معروف ہو چکا ہے۔ اسی طرح آپ کی مرتب کردہ ''تفسیر القرآن الکریم'' بھی علمی و عوامی حلقوں میں اپنا مقام پیدا کر چکی ہے۔

اب آیئے۔ حافظ صاحب کا ذاتی تعارف کرواتے ہیں۔ حافظ عبدالسلام ۲۷ اگست ۱۹۴۶ء بمطابق ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ کو اپنے ننھیال گوہڑ چک نمبر ۸ پتوکی ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ میرے اندازے کے مطابق ان دنوں حافظ صاحب کے والد محترم حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ میر محمد ضلع قصور میں مدرس تھے۔

گھر میں ہی علم کا سمندر موجزن تھا۔ ابتدائی تعلیم والد محترم سے گھر میں ہی حاصل کی کہ ان کے والد محترم کے پڑھانے کا اپنا ہی ایک انداز تھا۔ مثلاً قاعدہ پڑھاتے وقت رٹا نہیں لگواتے تھے۔ بلکہ پہلی تختی میں بچہ کو بتا دیتے کہ یہ الف ہے۔ یہ باء ہے پھر قرآن مجید لے کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسے کہتے کہ اس میں الف تلاش کرو، باء تلاش کرو۔ کوئی کتاب پاس پڑی ہوتی اس سے پوچھ لیتے۔ یوں ایک ہی دن میں اس کو باء کی خوب پہچان کروا دیتے۔ اسی طرح حروف تہجی کے بعد حرکات کی تختی شروع ہوتی تو ہمزہ زبر اَ، باء زبر بَ نہیں پڑھواتے تھے، نہ جوڑ کراتے بلکہ زبر کی شناخت کرا کر اس کی آواز بتا دیتے کہ یہ حرف (بَ) تم نے اس آواز کے ساتھ پڑھنا ہے۔ اسی طرح زیر اور پیش کی آواز بتا دیتے۔ بچہ حروف اور حرکات کی شناخت ہونے کے بعد جوڑ کے بغیر الفاظ پڑھتا جاتا اور چند دنوں میں قرآن مجید پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی۔

حافظ عبدالسلام صاحب نے پرائمری تک بھٹہ محبت میں پڑھا، پھر گورنمنٹ ہائی سکول چک ۴ جی ڈی غلام رسول والا ضلع اوکاڑہ میں داخل ہو گئے۔ مڈل تک وہاں تعلیم حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے بچپن سے ہی ذہن اور حافظہ بلا کا عطا فرمایا تھا۔ آپ کے ایک کلاس فیلو عبدالماجد چک نمبر ۱۲ کمیانہ ضلع فیصل آباد راقم کو ملے۔ کہنے لگے حافظ عبدالسلام ہمارے ساتھ سکول پڑھتے تھے۔ جب ماسٹر صاحب پڑھاتے یا تختہ سیاہ پر لکھتے تو یہ نیچے سر کر کے کھیل رہے ہوتے۔ جوں ہی استاد محترم نے کوئی سوال کیا فوراً صحیح صحیح جواب دے دیتے، یعنی ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔

## درس نظامی

خود حافظ صاحب فرماتے ہیں: جب میں سکول کی چھٹی ساتویں کلاس میں تھا تو ایک دن عشاء کے بعد والد صاحب فرمانے لگے پڑھو صرف صغیر فعل ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ الضَّرْبُ زَدَنْ مارنا میں ساتھ ساتھ پڑھتا گیا۔ دو چار دفعہ کہلوا کر اگلے الفاظ کہلوا دیئے۔ غرض صرف صغیر زبانی یاد کرا دی۔ اگلے دن آگے سبق دے دیا۔ یہ تھا آپ کا باقاعدہ درس نظامی میں داخلہ۔

ایک باب پورا ہونے پر اگلے باب کا وزن، مصدر اور معنی بتا دیتے۔ صرف صغیر اور صرف کبیر سن لیتے۔ کچھ دن بعد پانچ پانچ سات سات باب سننے لگے۔ اس طرح انہوں نے پوری ابواب الصرف مجھے بغیر کتاب ہی یاد کرا دی۔ پھر صرف میر، نحو میر پڑھائی، اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد شرح مائۃ عامل پڑھائی۔ یہ کتابیں پڑھانے کا بھی والد محترم کا خاص طریقہ تھا۔ مثلاً نحو میر میں اسم متمکن کی سولہ قسمیں اور ان کے اعراب خوب یاد کراتے پھر ان کے اجراء کے لیے قرآن مجید یا بلوغ المرام میں سے قسمیں تلاش کرنے کے لیے کہتے ان کی رفعی، جری، نصبی حالت پوچھتے، اس کا سبب پوچھتے اور یہ کہ یہاں رفع، نصب، جر کس طرح ہوگی، تو ان کتابوں کے بعد والد صاحب ترجمہ قرآن اور بلوغ المرام پڑھانے لگے۔ ترکیب اور صیغوں پر بہت زور دیتے حافظ عبدالسلام صاحب فرماتے ہیں کہ نحو میر، صرف میر وغیرہ کے بعد میری عبارت درست ہوگئی۔ اور میں بغیر اعراب کے حاشیہ کا مطالعہ کرنے لگا۔ مڈل پاس کرنے تک اتنا نصاب درس نظامی مکمل کر چکا تھا۔

## دارالحدیث اوکاڑہ میں داخلہ

حافظ عبدالسلام کے والد ۱۹۶۰ء کو مدرسہ ڈھلیانہ سے چھوڑ کر دارالحدیث اوکاڑہ تشریف لے آئے۔ تو رہائش بھی ساتھ ہی اوکاڑہ میں آ گئی۔ اب حافظ صاحب کو سکول کی بجائے دارالحدیث اوکاڑہ میں داخل کرا دیا گیا۔ جہاں ایک سال میں آپ نے نصاب کے مطابق تیسری اور چوتھی کلاس کی اکثر کتابیں پڑھ لیں۔ آپ سبعہ معلقہ، الفیہ کے اشعار زبانی یاد کر کے سناتے جبکہ دروس البلاغہ مدرسہ کے اوقات کے علاوہ والد صاحب سے پڑھتے۔ ان کے علاوہ یہ کتب پڑھیں۔ مشکوۃ مکمل، ترجمۃ القرآن، قدوری، فصول اکبری، جلالین، مرقاۃ، شرح تہذیب، مقامات حریری۔

## جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۹۶۱ء کو حافظ عبدالسلام اپنے والد کے ساتھ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں آ گئے اور ان کے لیے والد صاحب نے پانچویں اور چھٹی جماعت کی کچھ کتابیں منتخب کیں۔ جن میں مختصر معانی، قطبی، متنبی، تفسیر بیضاوی، شمس بازغہ، تصریح مولانا شریف اللہ سے، دلائل الاعجاز اور تاریخ الأدب العربی مولانا صادق خلیل سے اور حجۃ اللہ حافظ عبداللہ بڈھیمالوی سے پڑھیں اسی سال شہید ملت علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ (مدفون مدینہ منورہ) نے حافظ عبدالسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے ساتھ بخاری شریف دوبارہ پڑھی۔ گویا علامہ صاحب، حافظ عبدالسلام کے کلاس فیلو تھے۔ حافظ عبدالسلام کہتے ہیں کہ والد صاحب کی برکت اور اللہ کے فضل سے میں نے تین سال میں آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس مکمل کرلیا۔ والحمدلله علی ذلك۔

## جامعہ اشرفیہ لاہور

جامعہ سلفیہ سے فارغ ہوکر فنون کی کچھ کتابیں پڑھنے کے لیے دیوبندیوں کے معروف مدرسہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخل ہو گئے۔ کھانے اور رہائش کا انتظام مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے ہاں ہی رکھا مگر تعلیم کا یہ سلسلہ زیادہ دیر نہ چل سکا۔ جس کی بڑی وجہ وہاں کے اساتذہ کرام کا بے جا شدید مسلکی تعصب تھا حتی کہ وہاں کے ایک استاد منطق کی کتاب سلم العلوم پڑھاتے ہوئے قادیانیوں اور غیر مقلدوں کو ایک ہی درجے میں رکھ کر ان کی تردید کرتے تھے۔ کچھ دن برداشت کیا پھر وہاں پڑھنا چھوڑ دیا۔

## جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں دوبارہ بخاری شریف

جامعہ اشرفیہ سے چھوڑ کر جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں آ کر داخل ہو گئے۔ اور وہاں توضیح تلویح، شرح عقائد نسفی، سامرہ، حمد اللہ وغیرہ کے ساتھ شیخ الحدیث مولانا عبدہ الفلاح رحمہ اللہ سے دوبارہ بخاری شریف پڑھی۔ اور ساتھ فاضل عربی اور میٹرک کا امتحان انگلش کے ساتھ دیا۔ جبکہ فارسی فاضل کا امتحان جامعہ سلفیہ میں پڑھنے کے دوران دے چکے تھے۔

## حفظ القرآن کی سعادت

جامعہ محمدیہ اوکاڑہ سے دوبارہ بخاری شریف پڑھ کر فارغ ہوئے تو والد صاحب سے پوچھا، اب کیا حکم ہے؟ والد صاحب فرمانے لگے، ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر نے سکول میں پڑھانے کی پیش کش کی ہے اب ان کے پاس پڑھانا شروع کر دیں۔ کہنے لگے، اگر آپ اجازت دیں تو میری خواہش ہے قرآن پاک حفظ کرلوں۔ والد صاحب نے بخوشی اجازت دے دی تو مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے پاس لاہور آ گئے۔ اور مولانا کو مقصد آمد بتایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


مولانا فرمانے لگے۔ حفظ کے لیے قرآن پاک کا نسخہ میں خرید کر دوں گا۔ چنانچہ مولانا صاحب نے انجمن حمایت اسلام کمپنی کا بڑے سائز کا ایک نسخہ اور ایک چھوٹے سائز کی حمائل خرید کر دی جواب بھی حافظ صاحب کے پاس محفوظ ہے۔

حفظ کے لیے جامع مسجد چینیانوالی لاہور میں داخلہ لے لیا۔ عصر کے بعد چھٹی ہوتی تو پیدل چینیانوالی سے شیش محل روڈ جاتے۔ مولانا عطاء اللہ صاحب کو مل کر مغرب تک واپس مسجد میں پہنچ جاتے۔ لیکن حفظ کے استاد نے سختی سے روک دیا کہ عصر کے بعد بھی مدرسہ سے باہر نہیں جاسکتے۔ بایں وجہ چینیانوالی سے چھوڑ کر رنگ محل کوچہ کندیگراں مدرسہ تجوید القرآن میں معروف استاد قاری فضل کریم کے پاس چلے گئے۔ جو کہ نابینا تھے۔ اور ان کے معاون استاد قاری مسافر جان تھے ان اساتذہ کے پاس ایک سال میں قرآن پاک حفظ کر لیا اور یہ بات قریباً ۱۹۶۵ء کی ہے۔

## جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں تقرری

حفظ القرآن سے فارغ ہو کر گھر آئے، رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ رحمہ اللہ کی طرف سے پیغام ملا کہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کو استاد کی ضرورت ہے، آپ وہاں چلے جائیں۔ مولانا کا حکم پا کر حافظ عبدالسلام صاحب ۱۹۶۶ء کو جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ پڑھانے کے لیے پہنچ گئے۔ پھر سلفی صاحب متوفی ۱۹۶۸ء کے بعد مولانا محمد عبداللہ صاحب مہتمم بنے تو ان کے پاس جامعہ محمدیہ چوک (نیائیں) اہل حدیث اور پھر جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ میں پڑھاتے رہے۔ جب راولپنڈی کے معروف خطیب اور شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح رحمہ اللہ فوت ہو گئے تو وہاں کی جماعت نے مولانا عبداللہ صاحب سے خطیب وشیخ الحدیث کا مطالبہ کیا۔ مولانا صاحب کی نظر انتخاب حافظ صاحب پر پڑی تو انہوں نے حافظ صاحب کو حکماً وہاں بھیج دیا اور شفقت کی انتہا کہ جاتے وقت فرمانے لگے، مولوی عبدالسلام پریشان نہیں ہونا۔ یہ تمہارا اپنا مدرسہ ہے، اگر کوئی معاملہ ہو تو اپنے مدرسہ میں واپس آجانا۔ چنانچہ ایک سال راولپنڈی رہنے کے بعد دل نہیں لگا دوبارہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں آکر پڑھانے لگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## خطابت

جامع مسجد بلال اہل حدیث سیٹلائٹ ٹاؤن کے متولی حاجی بشیر احمد جموں والے کے مطالبہ پر حضرت مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے ۱۹۶۶ء میں حافظ عبدالسلام کو بطور خطیب وہاں بھیج دیا۔ سات سال وہاں خطابت کی پھر مولانا محمد عبداللہ کے حکم پر جامع مسجد بلال گلی نمبر۱۴ محلہ احمد پورہ گوجرانوالہ میں بطور خطیب تشریف لے گئے۔ چند سال بعد حافظ صاحب راولپنڈی تشریف لے گئے۔ ایک سال وہاں رہ کر واپس گوجرانوالہ آئے تو خطبہ جمعہ کے لیے جامع مسجد طیبہ اہل حدیث وحدت کالونی میں ڈیوٹی لگی۔ کئی سال بعد جب پیپلز کالونی آباد ہوئی اور وہاں کی مرکزی جامع مسجد الفتح اہل حدیث معرض وجود میں آئی تو وہاں کوئی خطیب فٹ نہیں ہو رہا تھا چنانچہ شیخ الحدیث مولانا عبداللہ رحمہ اللہ نے حافظ عبدالسلام کو خطبہ کے لیے وہاں بھیج دیا۔ چنانچہ ۱۹۸۸ء سے لے کر آج تک وہاں ہی خطیب ہیں۔ عید یں بھی وہاں پڑھاتے ہیں اور یہاں عید میں گوجرانوالہ کا بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔

## جامعہ محمدیہ سے مرکز طیبہ مرید کے

تقریباً ستائیس سال جامعہ محمدیہ میں پڑھانے کے بعد جہاد، جمہوریت، نظم جماعت اور اس قسم کی چند باتوں کی وجہ سے جامعہ کے بعض بزرگوں سے کچھ اختلاف پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے حافظ صاحب نے جامعہ محمدیہ سے استعفاء دے دیا اور اپریل ۱۹۹۲ء بمطابق شوال ۱۴۱۲ھ کو مستقل طور پر مرکز طیبہ مرید کے آ گئے۔ گویا جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں آپ کی تدریس کا ۲۷ سالہ دور ختم ہوا۔ مرید کے آتے ہی پہلے سال تدریب الدعاۃ والمعلمین کے نام سے مدارس کے فضلاء کی کلاس شروع کی اور اگلے سال المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ کے نام سے باقاعدہ مدرسہ شروع کر دیا گیا جس کی ادارت آپ کو سونپ دی گئی۔ تب سے اب تک پاکستان بھر میں مرکز الدعوۃ والارشاد اور اب جماعۃ الدعوۃ کے تمام ادارے بمعہ شعبہ جات حفظ القرآن حافظ صاحب کی نگرانی میں چل رہے ہیں۔

## حکمت، طب

تدریس وخطابت کے ساتھ ساتھ حافظ صاحب شعبہ حکمت، طب یونانی، طب جدید،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایلو پیتھک، ہومیو پیتھک میں بھی باقاعدہ مہارت رکھتے ہیں ۔کئی نسخہ جات آپ کے معروف عالم ہیں اور ملک بھر سے لوگ ان سے مستفید ہوتے ہیں مرکز طیبہ مرید کے، کے تمام شعبہ جات کے طلباء کے آپ باقاعدہ معالج ہیں اور عصر کے بعد مطب میں بیٹھ کر آنے والے بیمار طلباء کو دوائی وغیرہ دیتے ہیں ۔آپ کا مطب آپ کے گھر پر ہی ہے۔

## طریقہ تدریس

حافظ عبدالسلام کا طریقہ تدریس بہت عمدہ اور کمزور کند ذہن بچوں کو بھی سمجھ آ جانے والا ہے۔مثلاً اصل کتاب پڑھانے سے پہلے اس سبق کا مختصر خاکہ بنا کر طالب علم کو سمجھاتے ہیں کہ مصنف کیا کہنا چاہتا ہے، پھر اس عبارت کو زیادہ سے زیادہ آسان اور مختصر کر کے کتاب کا متن ذہن نشین کروا دیتے ہیں اور بچوں کو ادھر اُدھر کی موشگافیوں میں ہرگز نہیں الجھاتے ،صرف ونحو، منطق وغیرہ کے قاعدے اور اشعار زبانی یاد کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

## جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں طلباء کو درس

جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے دور تدریس میں صبح سویرے کلاسز شروع ہونے سے پہلے اکثر حافظ صاحب مدرسہ کے طلباء کو درس دیا کرتے تھے ۔( بقول مولوی بشیر احمد بھٹوی ) حافظ صاحب سال میں ایک دو درس جماعت اسلامی پر، ایک،دو درس دیوبندیوں ، بریلویوں اور تبلیغی جماعت پر دیا کرتے تھے۔جن میں ان لوگوں کی قرآن وحدیث کے خلاف باتوں اور جسارتوں کا کھل کر تذکرہ کرتے اور ان کی خطرناک پالیسیوں سے وضاحت کے ساتھ طلباء کو آگاہ کرتے ،اور اس کے ساتھ ساتھ طلباء کی تربیت کے حوالہ سے بہت سی قیمتی نصیحتوں سے نوازتے۔عام طور پر فرمایا کرتے طلباء کو صدقہ خیرات کرنا چاہیے، طلباء کو علماء کی سیٹ پر پہنچنے تک صدقہ خیرات کی عادت ہو جانی چاہیے اور خود حافظ صاحب اس بات پر عامل تھے۔ایک شاگرد کے بقول حافظ صاحب، جوں ہی تنخواہ آتی کسی نادار مستحق طالب علم کی خدمت کر دیتے اور اس کو روک دیتے کہ کسی کو بتانا نہیں ہے۔

## مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کا پروگرام

حافظ عبدالسلام فرماتے ہیں کہ میں نے دو دفعہ سعودی عرب جانے کا ارادہ کیا، پہلی مرتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جب مدینہ یونیورسٹی شروع ہوئی تو میرے دوست مولانا عبدالسلام کیلانی وہاں داخل ہو گئے۔ جامعہ کے اساتذہ کے ساتھ ان کے تعلقات بہت اچھے تھے۔انہوں نے خط لکھا کہ داخلہ کے لیے اپنے کاغذات بھیج دیں، داخلہ ہو جائے گا۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی۔مگر والد صاحب اس پر راضی نہ ہوئے۔انہوں نے مولانا عطاء اللہ صاحب کو کہا، انہوں نے مجھے بلا کر کہا کہ تمہارے والد صاحب تمہارے جانے پر راضی نہیں ہیں، اس لیے نہ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ یہیں برکت دے گا تو میں نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور واقعی اللہ نے مجھے بہت برکت دی۔

دوسری دفعہ مجھے شوق ہوا کہ عمرہ کروں، زادِ راہ نہیں تھا البدایۃ والنہایۃ کتاب اور چائینہ کا سائیکل ،ایک الماری لکڑی کی بیچ کر اور کچھ قرض لے کر تیاری شروع کر دی پاسپورٹ بنوایا، ٹکٹ خریدا اسلام آباد گیا مگر ویزا نہ لگ سکا تو کراچی چلا گیا۔ کچھ دن وہاں رہ کر ویزا لگوالیا، روانگی کی تاریخ اور سیٹ او کے ہوگئی چونکہ اکلوتے بیٹے تھے والدہ صاحبہ کے دل میں خیال آیا کہیں ادھر جا کر اُدھر ہی نہ ٹھہر جائے۔مولانا عطاء اللہ صاحب کے پاس پھر سفارش پہنچ گئی کہ اس کو روک دو۔ مولانا نے روک دیا ٹکٹ واپس کر دی گئی۔ الحمد للہ اس کے کئی سال بعد والد صاحب کے ساتھ بمعہ اہلیہ حج وعمرہ اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمایا۔ بعد میں بھی کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت نصیب فرمائی۔

## علماء واساتذہ کا ادب

جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان کے دور میں اہل حدیث کے دو گروہ ہو گئے۔ میاں فضل حق رحمہ اللہ اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ میاں صاحب کا گروپ صدر ضیاء الحق کا حامی اور علامہ صاحب کا گروپ ایم آر ڈی میں شامل تھا۔ شیخ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب، گوجرانوالہ میں علامہ صاحب کے گروپ کے امیر تھے۔ جبکہ جماعت کے معروف خطیب مولانا قاری عبدالخالق رحمانی آف کراچی میاں صاحب کے حمایتی تھے اور اپنی کسی تقریر میں ایم آر ڈی پر کفر کا فتویٰ لگا چکے تھے تو جامعہ کے اساتذہ وطلباء کی ایک مجلس میں ایک بزرگ رحمانی صاحب رحمہ اللہ پر برستے ہوئے کہہ بیٹھے ''ایک وہ پاگل دا پتر'' تو حافظ صاحب فرمانے لگے مولانا! عبدالخالق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صاحب کو جو دل چاہے، کہو مگر ان کے باپ کو مت گالی دو۔ کیونکہ وہ میرے استاد اور وقت کے بہت بڑے شیخ الحدیث تھے مراد مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ تھے۔

مولانا قاضی محمد اسلم سیف رحمہ اللہ آف ماموں کانجن جماعت کے بہت بڑے مضمون نگار و قلمکار تھے۔ اور مجلّہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے مدیر تھے۔ انہوں نے مسلک اہل حدیث کے ایک فوت شدہ عالم دین اور مبلغ کے متعلق ان کی وفات کے بعد ایک مضمون لکھا، جس میں ان کی تنقیص کا پہلو غالب تھا۔ حافظ صاحب نے مضمون پڑھا اور فوراً قاضی صاحب کو وہاں بیٹھے بیٹھے خط لکھا اور ان کو آگاہ کیا کہ آپ نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کی زد میں کئی بڑی بڑی شخصیتیں آتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت شدگان کا تذکرہ بُرے الفاظ کے ساتھ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پھر راقم کو اسی وقت حکم دیا کہ اس کو حوالہ ڈاک کر دو۔ (اس کی فوٹو کاپی میں نے رکھی تھی مگر وہ مل نہیں سکی۔)

## تصنیف وتالیف

تدریس وخطابت کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھتے ہیں۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں دوران تدریس آپ نے حنفیت کے موضوع پر چند ایک کتابیں لکھیں اور مرکز طیبہ مرید کے آ کر یہ سلسلہ باقاعدہ چلتا رہا اور اب تک ماشاءاللہ چل رہا ہے۔ آپ کی تالیفات کی فہرست کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ ترجمۃ القرآن مکمل

۲۔ تفسیر القرآن الکریم تین جلدیں مکمل ، ایک زیر طبع

۳۔ شرح کتاب الجامع من بلوغ المرام

۴۔ شرح کتاب الطہارۃ من بلوغ المرام

۵۔ مقالات طیبہ

۶۔ احکام زکوٰۃ وعشر وصدقۃ الفطر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷۔ایک دین چار مذہب

۸۔کشف الظلام فی جواب اظہار المرام از قاضی حمید اللہ

۹۔چوری سے متعلق قانونِ الٰہی اور قانون حنفی

۱۰۔سورۃ الفاتحہ اور احناف

۱۱۔ترجمہ حصن المسلم ،مسنون اذکار اور محقق دعائیں ،از فضیلۃ الشیخ سعید بن علی ﷫

تلك احد عشر كوكباً)

## فن مناظرہ

آج سے ۳۵، ۴۰ سال قبل مناظروں کا دور ہوا کرتا تھا۔ جن میں ہمارے بڑے بڑے بزرگ وجید علماء کرام یکتائے روزگار معروف ہوا کرتے تھے۔ مثلاً امام المناظرین مولانا ثناء اللہ امرتسری ﷫ ،سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی ﷫ ،مناظر اسلام مولانا احمد دین گکھڑوی ﷫ وغیرہم

ان اساطین مسلک اہل حدیث کے بعد ایک دور تھا، جب گوجرانوالہ کے علاقہ میں جماعت کے دو نامور مناظر تھے۔ فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالمنان نور پوری ﷫ اور ان کے ساتھی ورفیق سفر حافظ عبدالسلام بھٹوی، دونوں جہاں کہیں جاتے اکٹھے ہی جاتے۔ تاہم گفتگو اکثر حافظ عبدالسلام بھٹوی ہی کرتے اور حافظ عبدالمنان ﷫ معاون خصوصی ہوتے۔ پھر جہاں کہیں گئے۔ اللہ کے فضل سے کامیاب ہوئے۔

**لطیفہ**: آج کل کے اکثر عوام الناس کا نظریہ ہے کہ مناظرہ نہیں ہونا چاہیے۔ مولانا احمد دین ﷫ گکھڑوی فرمانے لگے کیوں؟ کہتے ہیں اس میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ تو گکھڑوی صاحب فرمانے لگے میں کہتا ہوں شادی نہیں ہونی چاہیے کہ اس میں طلاق ہو جاتی ہے۔

**مناظرہ نمبر ۱**: ہمارا طالب علمی کا دور تھا۔ جامع مسجد بلال سٹلائٹ ٹاؤن میں راقم اور حافظ صاحب دونوں اکٹھے رہا کرتے تھے۔ پاپولر نرسری میں ایک دیوبندی عالم شیخ الحدیث حافظ عبدالرحمان (اعمیٰ) اپنے بھائیوں کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ نماز اکثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ مسجد بلال میں آ کر پڑھتے۔ ہمارے ساتھ ان کا اچھا تعارف ہوگیا۔ ایک دفعہ ان کے ساتھ رکعات تراویح پر حافظ صاحب کا مناظرہ ہوگیا۔ جو باقاعدہ کیسٹ کیا گیا۔ پھر اس کو حافظ صاحب کے کہنے پر میں نے اس کو کیسٹ سے نقل بھی کیا۔ مگر اس وقت یہ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اس کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ افسوس کہ وہ لکھا ہوا مسودہ گم ہوگیا پھر مل نہ سکا، بہرحال اللہ نے اس میں حافظ صاحب کو بہت بڑی کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔

## مدمقابل مناظر اہل حدیث ہوگیا

**مناظرہ نمبر ۲** : دیوبندی عالم مولانا محمد حسن نوکھر والے سے ہوا جس کے نتیجہ میں مولانا محمد حسن صاحب نے مسلک اہلحدیث قبول کرلیا اور آج تک اللہ کے فضل سے مسلک کے بہت بڑے داعی اور خطیب ہیں۔

اس مناظرہ کی روداد ان کی زبانی سننے کے لیے راقم ناچیز نے اکیس فروری ۲۰۱۲ء کو فون پر ان سے رابطہ کیا۔ اور وقت لے کر ان کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت صاحب بڑے خوش گوار موڈ میں ملے اور پھر دیر تک بہترین معلوماتی نشست ان کے ساتھ ہوئی، بندہ نے اپنا تعارف حافظ عبدالسلام کے ساتھ رشتہ داری کے حوالہ سے بھی کرایا، بڑے خوش ہوئے۔ پہلا سوال جو میں نے مولانا صاحب سے کیا، یہ تھا کہ حافظ عبدالسلام کے ساتھ آپ کا جو مناظرہ ہوا تھا اس سے متعلق آپ سے کچھ جاننا چاہتا ہوں۔ مولانا صاحب نے پہلے اپنا تعارف کرایا کہ میرا نام ماسٹر محمد حسن ہے۔ مسلکاً دیوبندی تھا۔ سکول میں بطور ایس ایس ٹی استاد تھا۔ دیوبند کے فاضل مولانا قاضی نور محمد قلعہ دیدار سنگھ والوں سے دیگر علوم کے علاوہ ترمذی شریف تک حدیث کی کتب پڑھیں۔ اصل ہمارا گاؤں نوکریاں، نوکھر کے قریب ہے۔ وہاں مسئلہ تراویح پر بحث شروع ہوگئی۔ اور چلتے چلتے بات مناظرہ تک پہنچ گئی۔ چنانچہ گوجرانوالہ سے مولانا بشیرالرحمان نور پوری رحمہ اللہ، مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ، مولانا حکیم عبدالرشید رڑیالوی، مولانا حافظ عبدالسلام بھٹوی، یہ علماء مناظرہ کے لیے تشریف لے آئے۔ مذکور علماء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے میرے ساتھ گفتگو کے لیے حافظ عبدالسلام کا انتخاب کیا اور مناظرہ شروع ہو گیا۔

**سوال:** حافظ عبدالسلام فرمانے لگے: مولانا صاحب! موطا امام محمد تمہاری اپنی کتاب ہے( کہ امام محمد، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔) اس میں امام محمد رحمہ اللہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتیں رات کی نماز پڑھا کرتے تھے۔اور حدیث مرفوع ہے۔ جبکہ بیس رکعت کی یزید بن رومان والی حدیث موقوف ہے۔

**جواب:** مولانا حسن فرمانے لگے میں نے جواب دیا کہ ان گیارہ رکعت کا تعلق پچھلی رات سے ہے جبکہ بیس رکعت کا تعلق نماز تراویح سے ہے۔(یعنی اگلی رات سے ہے۔)

**جواب الجواب:** حافظ صاحب جواب میں فرمانے لگے کہ آپ کے مولانا انور شاہ کاشمیری مصنف فیض الباری شرح صحیح بخاری( عرف الشذی از مولانا محمود الحسن ) میں فرماتے ہیں کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں نماز تراویح الگ پڑھتے تھے اور پچھلی رات نماز تہجد الگ پڑھتے تھے۔

مولانا محمد حسن فرماتے ہیں اب میرے پاس ان احادیث کا کوئی جواب نہیں تھا۔ یہ ۱۹۷۵ء کی بات ہے میں نے وعدہ کرلیا کہ آئندہ انشاء اللہ نماز تراویح گیارہ رکعت ہی پڑھوں گا۔اس کے بعد تحقیق کی طرف رجحان بڑھا اور معروف اہل حدیث عالم دین مناظرِ اسلام مولانا اشرف سلیم رحمہ اللہ سے گفتگو کے بعد مکمل طور پر انشراح صدر کے ساتھ مسلک اہل حدیث قبول کرلیا جس پر آج تک قائم ہوں۔الحمدللہ!

## ایک واقعہ

راقم محمد طیب بھٹوی، حافظ عبدالسلام صاحب کے ساتھ جامع مسجد علی ڈبلیو بلاک پیپلز کالونی میں جمعہ پڑھانے جارہا تھا جبکہ حافظ صاحب مرکزی جامع مسجد الفتح پیپلز کالونی میں جمعہ پڑھاتے تھے۔مسجد الفتح سے چند قدم پہلے ایک طویل القامت، لحیم جسیم نوجوان موٹر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سائیکل پر ہمارے قریب آ کر رکا اور زور دار آواز میں حافظ صاحب کو مخاطب کر کے کہا: مولوی صاحب! بات سنو، ہم بھی رک گئے۔ قریب آ کر رعب دار آواز میں کہنے لگا، مجھے بالی بٹ کہتے ہیں۔ واپڈا میں ملازم ہوں، کالونی میں میری رہائش ہے۔ آپ نے پچھلے جمعہ کو تبلیغی جماعت کے متعلق کچھ توہین آمیز باتیں کیں ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ اگر آپ نے ان کے متعلق کوئی بات کی تو یاد رکھیں گے۔ وہ خاموش ہوا تو حافظ صاحب بڑے دھیمے لہجے میں فرمانے لگے، بھائی جان! اگر واقعی ان کی وہ باتیں قرآن وحدیث کے خلاف ہوں تو پھر کیا حکم ہے؟ وہ کہنے لگا قرآن وحدیث کے خلاف کوئی بات ان کی ہو ہی نہیں سکتی۔ حافظ صاحب نے کہا اگر تبلیغی نصاب سے دکھا دوں تو پھر؟ کہنے لگا آج جمعہ کے بعد میں مسجد میں آؤں گا۔ آپ مجھے دکھائیں۔ اب وہ چلا گیا، حافظ صاحب مجھے کہنے لگے، تبلیغی نصاب اپنے گھر سے لے کر آئیں۔ میں جمعہ سے قبل ہی گھر سے تبلیغی نصاب لے گیا۔ اب جمعہ کے بعد وہ نوجوان بالی بٹ (اقبال بٹ) آیا، حافظ صاحب نے پچھلے جمعہ والے سارے حوالہ جات اس کو دکھلا دیئے۔ اب وہ خاموش تھا اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

## شادیاں اور اولاد

حافظ عبدالسلام کی شادی ۱۹۶۸ء کو سگی خالہ کے گھر منڈی چشتیاں ضلع بہاولنگر کے ایک گاؤں میں ہوئی۔ دو ڈھائی سال بعد طلاق ہوگئی۔ ایک بیٹا ہوا جو چند منٹوں بعد فوت ہو گیا۔ دوسری شادی مولانا بدرالدین رحمہ اللہ کے گھر ہوئی جو کہ حافظ عبدالسلام کے والد محترم کے ساتھی اور کلاس فیلو تھے۔ پروفیسر عبدالجبار شاکر رحمہ اللہ آپ کے ہم زلف تھے۔ چند سال قبل آپکی یہ اہلیہ وفات پا گئیں موصوفہ بے اولاد تھیں۔ تیسری شادی اپنے ہی خاندان میں قاری رحمت اللہ بھٹوی کی ہمشیرہ سے کی، جس سے اللہ نے چار بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی۔ بیٹی تو بچپن میں ہی فوت ہوگئی۔ چاروں بیٹے ماشاء اللہ حافظ قرآن ہیں۔ چوتھی شادی 2012ء گرجاکھ گوجرانوالہ میں ہوئی۔ جس سے ایک بیٹی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تین بیٹے عالم ہو چکے ہیں اور جماعۃ الدعوۃ کے مدارس میں پڑھا رہے ہیں۔ چوتھا درس نظامی کے دوسرے سال کا طالب علم ہے۔ چوتھی شادی گھر جاکھ گوجرانوالہ میں آج سے آٹھ نو ماہ قبل ۲۰۱۲ء کو کی ہے۔ ماشاءاللہ!

## اساتذہ کرام

حافظ صاحب نے مندرجہ ذیل اساطین علم، علماء و محدثین سے استفادہ کیا۔

۱۔ شیخ العرب والعجم علامہ حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ

۲۔ شیخ الحدیث ابو عبدالسلام حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ (والد محترم)

۳۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح رحمہ اللہ آف اوکاڑہ

۴۔ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ

۵۔ شیخ القراء المقری قاری محمد اسلم گوجرانوالہ

۶۔ استاد الاساتذہ مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ

۷۔ مولانا حافظ عبدالرزاق آف ڈھلیانہ حفظہ اللہ

۸۔ استاد الادب مولانا محمد صادق خلیل آف فیصل آباد

۹۔ مولانا محمد شریف اللہ خاں سواتی رحمہ اللہ

۱۰۔ مولانا محمد سرور شاہ استاد جامعہ سلفیہ

۱۱۔ مولانا عبدالحق میواتی استاد دارالحدیث اوکاڑہ

۱۲۔ مولانا محمد اسحاق خائف حصاروی

۱۳۔ استاد الحفاظ قاری فضل کریم لاہور (دیوبندی)

۱۴۔ الحافظ القاری مسافر جان لاہور (دیوبندی)

## شاگرد علماء

یوں تو حافظ صاحب کے اس وقت شاگرد بے شمار ہیں۔ تاہم چند خاص خاص کے نام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



درج ذیل ہیں۔

۱۔ڈاکٹر علامہ پروفیسر فضل الٰہی صاحب سابق پروفیسر مدینہ یونیورسٹی

۲۔ڈاکٹر مولانا عبدالحمید ازہر مبعوث سعودی عرب اسلام آباد

۳۔شیخ الحدیث مفتی عبدالرحمان عابد مرکز طیبہ مرید کے

۴۔شیخ الحدیث مولانا حافظ خالد بن بشیر صاحب جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

۵۔شیخ الحدیث مولانا بشیر احمد بھٹوی گوجرانوالہ

۶۔شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ صاحب رفیق مدرسہ محمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور

۷۔شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد شریف فاضل مدینہ یونیورسٹی آف فیصل آباد مدیر تربیت الاسلام

۸۔شیخ الحدیث حافظ محمد امین آف اوڈاں والا ضلع فیصل آباد

۹۔شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی جامعہ رحمانیہ لاہور

۱۰۔شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان ضیاء جھنگ

۱۱۔شیخ الحدیث مولانا محمد طیب مرالی والا

۱۲۔استاد المجاہدین ذکی الرحمان لکھوی، اڈیالہ جیل راولپنڈی

۱۳۔پروفیسر خلیق الرحمان لکھوی رحمہ اللہ آف رینالہ خورد

۱۴۔مولانا سعید طیب بھٹوی مدیر مرکز الحدیبیہ راولپنڈی

۱۵۔مولانا حافظ محمد عبداللہ شرقپوری فاضل مدینہ یونیورسٹی ومبعوث سعودی عرب

۱۶۔مولانا ڈاکٹر نذیر احمد حماد صاحب سرفراز کالونی گوجرانوالہ خطیب سمبڑیال

۱۷۔ناچیز (قاری) محمد طیب بھٹوی سرفراز کالونی گوجرانوالہ

۱۸۔مولانا محمد طاہر طیب بھٹوی گوجرانوالہ

۱۹۔قاری محمد اکرم زاہد بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## کلاس فیلو علماء کرام

۱۔مولانا بشیر احمد اسلام آباد

۲۔مولانا حبیب الرحمان یزدانی شہید رحمہ اللہ کاموئکی

۳۔علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ (مدفونِ مدینہ)

۴۔مولانا عتیق اللہ الٰہ آباد (ٹھینگ موڑ)

۵۔علامہ مولانا قاری محمد علی ناشر الاسلام گوجرانوالہ

۶۔قاری ریاض الحق رحمہ اللہ صاحب آف منڈی عثمانوالہ قصور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# شیخ الحدیث مولانا عبداللطیف بن محمد اکبر

(عبداللطیف کے والد) محمد اکبر، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ کے حقیقی چچا تھے اور بھٹہ محبت کی جماعت اہل حدیث کے سرگرم رکن تھے، دین کے مسائل میں خاص دلچسپی رکھتے تھے، یہی وجہ تھی کہ ایک حنفی بریلوی مولوی سے بحث کرتے کرتے بات مناظرہ تک پہنچ گئی۔ موضوع بحث "یا محمد" کا جواز اور عدم جواز تھا۔ جس کا تذکرہ گلستان حدیث ص ۲۹۶ تذکرہ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ میں موجود ہے۔ آخر عمر میں دکان وغیرہ، کاروبار چھوڑ کر اللہ کے ذکر میں مصروف ہو گئے۔ اور حافظ قرآن نہ ہونے کے باوجود ہر روز ۵ پارے قرآن پاک کی منزل باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔

ان کے بڑے بیٹے کا نام عبداللطیف ہے جو بطور تخلص نام کے ساتھ عتیق لکھتے ہیں۔ ۱۹ جولائی ۱۹۴۲ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ فیض الاسلام شیر نگر (بھٹہ محبت سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر) مولانا محمد یعقوب گوجروی، مولانا محمد اسلم شیخ آف چونیاں سے حاصل کی۔ ابتدائی ڈھائی پارے ترجمۃ القرآن مولانا حافظ محمد اسحاق حسینوی رحمہ اللہ سے حسین خانوالہ میں پڑھے۔ سنن اربعہ تک درس نظامی مدرسہ ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ میں پڑھا اور بخاری و مسلم دارالحدیث اوکاڑہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ سے پڑھ کر ۱۹۶۱ء میں دارالحدیث اوکاڑہ سے سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۶۲ء میں ایک سالہ درجہ تخصص کا کورس جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں کیا اور سند حاصل کی۔

## خدمات

تخصص سے فراغت کے بعد مولانا محمد صادق سیالکوٹی کے ادارہ ڈپٹی باغ سیالکوٹ اور دارالحدیث کوٹ رادھا کشن ضلع قصور وغیرہ پڑھاتے رہے اور ۱۹۶۵ء میں راولپنڈی میں طب یونانی کا امتحان دے کر سند حاصل کی۔ اور ۱۹۶۸ء سے پڑھانا چھوڑ کر حکمت و پنسار وغیرہ کا کام شروع کر دیا اور درس و تدریس سے الگ ہو کر ۱۰، ۱۲ سال کاروبار میں مصروف رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## دوبارہ تدریس

۱۹۷۹ء میں مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی کی معیت میں مولانا عبداللطیف کے پاس آئے اور دارالحدیث اوکاڑہ میں پڑھانے کی پیشکش کی جسے مولوی صاحب نے قبول کرتے ہوئے اپنی مادر علمی دارالحدیث میں پڑھانا شروع کر دیا۔ عرصہ ۱۲ سال کے تعطل کے باوجود جو کتاب پڑھانے کے لیے دی گئی بغیر کسی پریشانی کے بخوبی پڑھائی۔ آج کل کئی ایک مدارس میں پڑھانے کے بعد مولانا ابراہیم خلیل خطیب جامع مسجد اہل حدیث حجرہ شاہ مقیم کے قائم کردہ مدرسہ دارالسلام للبنات حجرہ شاہ مقیم میں دیگر اسباق کے علاوہ بخاری شریف پڑھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ۲۰۰۲ء میں زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔

## تصنیف

الشیخ عبدالغنی نابلسی کی کتاب ''تعطیر الأنام فی تعبیر المنام'' کا ترجمہ کر رہے ہیں، جو مکمل ہونے والا ہے۔

## شادی اور اولاد

۱۹۶۵ء میں سگے ماموں محمد صدیق کے گھر شادی ہوئی۔ ۴ بیٹیاں، دو بیٹے ہیں۔ ایک بیٹی مولوی شیر الٰہی شاکر کے گھر ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ جھال خانوآنہ فیصل آباد، شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی، شیخ الحدیث حافظ بنیامین رحمہ اللہ جھوک داود، شیخ المعقولات مولانا شریف اللہ خاں، شیخ الحدیث حافظ شفیق الرحمان لکھوی

## ہم عصر ساتھی

مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ، مولانا محمد صدیق سلیم مہتمم ضیاء الاسلام گہلن ہٹھاڑ، مولانا عبدالرشید علیم راجووال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# شیخ الحدیث مولانا بشیر احمد بھٹوی ولد فتح محمد

مولانا بشیر احمد بھٹوی ایک سلجھے ہوئے اچھے خطیب، بہترین مدرس، عربی لغت پر عبور رکھنے والے، کتب احادیث پر گہری نظر رکھنے والے استاد ہیں۔ ماشاء اللہ کئی دفعہ بخاری شریف باقاعدہ پڑھا چکے ہیں۔ اچھے مناظر اور انتہا کے حاضر جواب ہیں۔

۱۹۶۸ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے حاصل کی۔ ناظرہ قرآن پاک اپنی خالہ زاد بہن زوجہ محترمہ حافظ عبدالسلام بھٹوی سے پڑھا اور چھٹی کلاس کے لیے حجرہ شاہ مقیم میں داخلہ لے لیا۔ لیکن والد صاحب نے دارالعلوم ڈھلیانہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیج دیا۔ درس نظامی کی پہلی کلاس وہاں پڑھی اور سالانہ امتحان میں مدرسہ بھر میں پہلی پوزیشن لے کر اوّل انعام حاصل کیا۔

## اہل حدیث مدرسہ میں پڑھنے پر پابندی

رمضان المبارک میں جامع مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت میں نیا لاؤڈ سپیکر منگوا کر لگایا گیا مقامی طلباء وعلماء نے خوب تقریریں کیں، جن میں شرک وبدعت کے مظاہر اور درباروں کا خوب رد کیا۔ مولوی بشیر کے والد صاحب، علاقہ کے بہت بڑے گدی نشین پیر محمد عظیم کھرپڑاں والے کے مرید تھے۔ وہ اپنے پیر بھائی حیات ولد علم دین کے پاس بیٹھے یہ تقریریں سن رہے تھے۔ جلتی پر تیل کے مصداق حیات ولد علم دین نے فتح محمد کو خوب بھڑکایا کہ تیرا بیٹا بھی وہابیوں کے مدرسہ میں پڑھتا ہے، کل کو اسی طرح ہمارے بزرگوں کی توہین کرے گا۔ تو بشیر احمد کے والد صاحب نے گھر آتے ہی فیصلہ سنا دیا کہ اب تو جتالوں یعنی اہلحدیثوں کے درس میں نہیں جا سکتا اگر پڑھنا ہے تو بصیر پور بریلوی مدرسہ میں جا کر پڑھو۔

## جتالوں کی مسجد ومدرسہ کا عرف

بھٹہ محبت میں سب سے پہلے مسلک اہل حدیث لانے والے ارائیں جتالہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


برادری کے لوگ تھے اور مسجد اہل حدیث کی بنیاد رکھنے والے بھی یہی تھے تو عرف عام میں جب وہابیوں کی مسجد یا مدرسہ یا وہابیوں کی کسی بات کا تذکرہ ہوتا تو گاؤں میں عام لوگ یہی کہتے کہ یہ بات جتالوں کی مسجد، مدرسہ یا مسلک کی ہے۔ گویا جتالہ کا لفظ وہابی کا متبادل بن گیا۔

## گھریلو حالات

مولوی بشیر احمد کی والدہ اور ہمشیرہ اپنی بڑی بہن (قاری رحمت اللہ بھٹوی کی والدہ) سے متاثر ہو کر اہل حدیث ہو چکی تھیں۔ والد بضد ہو گئے کہ کسی صورت پڑھنے کے لیے اہل حدیث مدرسہ میں نہیں بھیجوں گا۔ اب اگر سکول جائیں تو سائیکل کی ضرورت تھی، جس کا بندوبست مشکل تھا چنانچہ والد نے حتمی فیصلہ کر لیا کہ بشیر احمد کو اب صرف مویشی پالنے پر لگانا ہے اور پھر بشیر احمد نے مویشی پالنا شروع کر دیئے۔ انہیں دنوں بشیر احمد کے والد صاحب نے نذر مانی کہ اگر میری گائے بچھڑا دے گی تو جمعرات کو سارا دودھ محمد غوث (ضلع اوکاڑہ میں مشہور ایک دربار کا نام ہے۔) کے دربار پر بھیجوں گا۔ گائے نے بچھڑا دیا۔ اب جمعرات آئی۔ مولوی بشیر کی والدہ نے دربار پر دودھ بھیجنے سے انکار کر دیا۔ والد کو غصہ آیا اور جا کر گائے بیچ دی۔ کہنے لگے اگر دربار پر دودھ نہ جائے گا تو اس گائے کا دودھ تم بھی نہ پیؤ گے۔

## جامعہ رحمانیہ کا مونکی تک رسائی

اب بشیر احمد دن رات مویشیوں کی خدمت کرنے لگے اور والد مویشی بیچنے خریدنے پہ لگے ہیں۔ (بیوپار کر رہے ہیں) ایک دن مغرب کی نماز پڑھ کر مسجد اہل حدیث سے نکلے کہ حافظ شبیر ربانی کے والد حکیم عبدالمجید ملے اور پوچھا بیٹا تم پڑھنے نہیں گئے؟ یہ سن کر تو بشیر رو پڑا اور بتایا کہ والد صاحب نے اہلحدیث مدرسہ میں جانے سے روک دیا ہے۔ فتح محمد (بشیر احمد کے والد) اور حکیم عبدالمجید کی آپس میں دوستی اور بے تکلفی تھی۔ حکیم صاحب، بشیر احمد کو ساتھ لے کر ان کے گھر آ گئے اور اپنے دوست فتح محمد کو کہا، بچے کو پڑھنے کیوں نہیں جانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیتا؟ اس پڑھنے بھیجو! اب فتح محمد ان کے سامنے انکار نہ کر سکا۔ اجازت دے دی بشیر کو حکم ہوا اب تو صبح کو جہاں چاہے، چلا جا۔ صبح کو بشیر احمد جب مدرسہ میں جانے کے لیے گھر سے نکلے تو پیر بھائی بشیر احمد کے والد سے کہنے لگے اس کو پھر وہابیوں کے مدرسہ میں بھیج رہا ہے، تو فتح محمد نے کہا میں نے اس کو کہہ دیا ہے کہ اگر میں مر جاؤں تو میری چارپائی (میت) کو ہاتھ نہ لگانا اور اگر تو مر گیا تو میں تیرا منہ بھی نہ دیکھوں گا۔ بہر حال شیر الٰہی شاکر (فوجی) کامونکی آ رہا تھا، بشیر احمد اس کے ساتھ کامونکی جامعہ رحمانیہ میں شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پاس پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

## جامعہ رحمانیہ کامونکی میں تعلیم

پہلے سال کامونکی میں حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پاس ابواب الصرف، نحو میر، صرف میر، ترجمۃ القرآن اور دیگر کتابیں پڑھیں۔ حافظ صاحب موصوف کے صرف و نحو پڑھانے کا اپنا ہی ایک انداز تھا۔ مولوی بشیر احمد نے بھی استاد محترم کی مرضی کے مطابق خوب محنت کر کے یہ کتب پڑھیں۔ سالانہ امتحان لینے کے لیے شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ بھوجیانی محدث تشریف لائے۔ استاد محترم نے کہہ دیا کہ بشیر احمد کا سپیشل امتحان لینا ہے۔ پھر محدث بھوجیانی رحمہ اللہ نے خوب تسلی سے امتحان لیا اور بشیر احمد نے پورے مدرسہ میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ تین سال رحمانیہ میں پڑھا اور ہر سال اوّل پوزیشن لے کر انعام وصول کرتے رہے۔

## جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں داخلہ

اس کے بعد کامونکی سے گوجرانوالہ آ کر جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ میں داخلہ لے لیا اور ابو داؤد شریف سے بخاری شریف تک جامعہ محمدیہ میں پڑھا۔ ۱۹۸۶ء کو سند فراغت حاصل کی اور وفاق المدارس السلفیہ میں درجہ عالمیہ کا امتحان دیا۔ انہیں دنوں رمضان المبارک میں جامعہ ابوبکر گلشن اقبال کراچی میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے عربی زبان کا دورہ تدریبیہ کرانے کے لیے ایک وفد آیا اس دورہ میں شمولیت کر کے امتحان دے کر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے دورہ تدریبیہ کی سند حاصل کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## خطابت

جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے فراغت کے بعد جامع مسجد مکی اہل حدیث گھوڑ دوڑ روڈ میں بطور امام وخطیب تقرری ہوئی اور انہیں دنوں فاضل عربی کا امتحان دے کر سند حاصل کی۔

کچھ عرصہ بعد مسجد مکی سے چھوڑ کر جامع مسجد اہل حدیث کوٹ شیرا نزد اعوان چوک گوجرانوالہ چلے گئے۔

## شیرا کوٹ میں مناظرہ

شیرا کوٹ، بریلویوں کی مسجد میں نئے خطیب کی تقرری ہوئی۔انہوں نے اپنا آپ منوانے کے لیے اہل حدیث کو مناظرہ کا چیلنج کر دیا۔اہل حدیث مولوی بشیر احمد کو ساتھ لے کر ان کی مسجد میں چلے گئے۔اور کہا آؤ جی چیلنج منظور ہے، مناظرہ کریں۔لوگ اکٹھے ہو گئے اور مناظرہ شروع ہو گیا۔بریلوی مولوی کا دعویٰ یہ تھا کہ اگر اہل حدیث متبع شریعت بنتے ہیں تو ان کو گندم کھانا چھوڑ دینا چاہیے۔مولوی بشیر صاحب نے جواب دیا کہ اگر چہ تمام انبیاء کرام کا دین ایک ہے مگر شریعتیں الگ الگ ہیں۔ "الانبياء اخو ة من علاة، أبو هم واحد وامهاتهم شتى...... الخ بریلوی مولوی صاحب کہنے لگے ہر نبی کی اتباع ضروری ہے۔

مولوی بشیر صاحب لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے، حضرات! اگر ہر نبی کی اتباع ضروری ہے تو مولوی صاحب کو کہیں، اپنی بہن سے نکاح کریں اور اپنے مقتدیوں کو دعوت دیں کہ آئندہ رشتے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اپنے گھر ہی اپنی بہنوں سے نکاح کر لیا کریں کہ آدم علیہ السلام کی شریعت میں بہن سے نکاح جائز تھا۔

اب ان کے نمازی مشتعل ہو کر کہنے لگے یہ مولوی کر سکتے ہیں ہم تو نہ کریں گے اور اسی وقت مولوی صاحب کو حکم ملا کہ بوری بستر لپیٹیں اور چلتے ہوں۔ یوں مناظرہ کا فیصلہ اہل حدیث کے حق میں ہو گیا۔

## شیرا کوٹ سے اللہ بخش کالونی (گوجرانوالہ)

شیرا کوٹ سے چھوڑ کر جامع مسجد رحمانیہ اللہ بخش کالونی (پیپلز کالونی) میں امامت و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خطابت کی ذمہ داری سنبھالی اور عرصہ دراز سے وہیں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔
خطبات جمعہ کے علاوہ فجر کے بعد درس قرآن پاک (جس میں ایک دفعہ قرآن پاک مکمل ہو کر دوبارہ شروع ہے۔) اور ترجمۃ القرآن کلاس بھی باقاعدہ جاری ہے۔ اور جامعہ عائشۃ السلفیہ للبنات پیپلز کالونی المعروف باجی فضیلت والا مدرسہ، میں چار مرتبہ باقاعدہ بخاری شریف بمعہ دیگر نصاب وفاق المدارس السّلفیہ پڑھا چکے ہیں اسی طرح دو دفعہ بخاری شریف بمعہ نصاب وفاق المدارس السّلفیہ جامعہ صغریٰ للبنات المعروف جامعہ باجی عابدہ یزدانی والا میں پڑھا چکے ہیں۔ اسی دوران زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف ہو چکے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے الدعوۃ ماڈل سکول پیپلز کالونی میں بھی بطور ٹیچر پڑھا رہے ہیں۔

## شادی اور اولاد

پہلی شادی بڑی خالہ کے گھر ہوئی کچھ عرصہ بعد بیوی فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!
دوسری شادی گاؤں میں ہی بھٹہ خاندان سے تعلق رکھنے والے بزرگ میاں محمد اسحاق کے گھر ہوئی۔ ۳ بیٹے اور ۴ بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ، مولانا محمد رفیق سلفی جھجھوی، مولانا جمعہ خان دیوبندی، مولانا محمد یعقوب ڈھلیانہ، قاری محمد طیب بھٹوی۔

## ہم سبق رفقاء

آپ کے اکثر ہم سبق ساتھی اس دور کے شیوخ الحدیث اور بہترین اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مثلاً شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان عابد، مفتی جماعۃ الدعوۃ مریدکے، مولانا مظفر شیرازی فاضل مدینہ یونیورسٹی، شیخ الحدیث امام بخاری یونیورسٹی سیالکوٹ، حافظ محمد طیب آف مرالی والا لاہور، مولانا محمد سلیم شاکر آف منچن آباد بہاولنگر، ڈاکٹر حافظ مقیت جاوید پنجاب یونیورسٹی وغیرہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ایک وضاحت

آپ نے مولوی بشیر احمد کے والد محترم کا تذکرہ شروع میں پڑھا۔مولوی صاحب کی فراغت کے بعد اللہ تعالٰی نے ان کے والد محترم کو توحید وسنت کی دولت سے مالا مال کر کے نماز کی پابندی، رفع الیدین اور آمین بالجہر کے ساتھ، سنت کے مطابق پوری داڑھی اور ہر قسم کی خرافات وبدعات سے اجتناب کی توفیق بخشی۔ اور جب اس دنیا سے رخصت ہوئے۔تو مسلک اہل حدیث پر عامل تھے۔الحمد للّٰہ علی ذلك ، اللھم اغفرله وارحمه!

## راقم کا تبصرہ

مولوی بشیر احمد انتہائی ذہین، ہوشیار اور مضبوط اعصاب وحافظہ کے مالک ہیں۔بچپن اور طالب علمی کے زمانہ کے ساتھیوں اور اساتذہ کی اکثر باتیں ان کو من وعن یاد ہیں۔جس شخص سے ایک ملاقات ومجلس ہوگئی وہ زندگی بھر یاد رہتی ہے۔فارغ ہونے کے کئی سال بعد پڑھانے لگے تو بخاری شریف اور دیگر تمام کتب بغیر کسی پریشانی کے پڑھا رہے ہیں۔گفتگو میں حاضر جوابی، ہر بات میں مزاح پیدا کرنا اور مجلس کو گرمائے رکھنا، یہ ان ہی کا خاصہ ہے۔

اپنے احباب ودوستوں سے ہمدردی اور بغیر کسی بخل کے ساتھیوں کے ساتھ ہر قسم کا علمی اور مالی تعاون کرنا یہ ان کا شیوہ ہے۔اللھم زد فزد!

## شخصیت

درمیانہ قد، تیکھے نقش ونگار، گندمی رنگ، ہلکا پھلکا پھرتیلا جسم، گھنی داڑھی، چہرے پر مسکراہٹ، چلنے میں قدرے تیز رفتاری، دوستوں سے گفتگو میں مزاح غالب یہ ہیں مولانا بشیر احمد بھٹوی حفظہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حکیم چراغ دین ولد عبدالحکیم

مولانا چراغ دین ولد عبدالحکیم جتالہ، بھٹہ محبت ضلع ساہیوال (حال اوکاڑہ) میں پیدا ہوئے۔ سن ولادت کا علم نہیں۔ دینی تعلیم پر مانند کلیر ضلع اوکاڑہ نزد بصیر پور میں حاصل کی۔ اس دور میں وہاں ایک دینی مدرسہ قائم تھا، جس کے اساتذہ اور منتظمین کا علم نہیں۔ البتہ حافظ کرم دین بھٹوی کے تذکرہ میں وہاں کے ایک عالم دین مولانا اللہ بخش صاحب کا نام ملتا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ وہ کون تھے اور مدرسہ مذکور سے ان کا کیا تعلق تھا۔

مولانا چراغ دین جونہی تعلیم سے فارغ ہوئے، شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق جھجھوی کے آبائی گاؤں جھجھ خورد میں خطیب مقرر ہوئے۔ جس مسجد کے آج کل خطیب مولانا عبدالحفیظ محسن ہیں اس کے خطیب اوّل وبانی مولانا چراغ دین بھٹوی تھے۔

تقریباً بیس سال اس مسجد میں امام وخطیب کی ڈیوٹی سرانجام دی اور پھر یہاں سے گوہڑ چک نمبر ۸ پتوکی ضلع قصور کی مسجد اہل حدیث میں خطیب مقرر ہوئے۔ آپ خطابت کے ساتھ حکمت (طب) بھی کرتے تھے۔ وقت کے بہترین صاحب طرز خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ پنجابی کے شاعر بھی تھے اور اپنی تقریر میں پنجابی کے اپنے کہے ہوئے اشعار پڑھ کر لوگوں کو قرآن وسنت کی طرف بلاتے (اشعار کا نمونہ آخر میں دیں گے۔) بیس سال کم وبیش وہاں کام کیا۔ پاکستان بننے کے بعد وہاں سے چھوڑ کر اپنے گاؤں بھٹہ محبت آ گئے۔ اور اپنے بیٹوں کے ساتھ اپنی زمین پر کھیتی باڑی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ تقریباً ۱۹۵۳ء کو بھٹہ محبت میں داعی اجل کو لبیک کہا اور گاؤں کے بڑے قبرستان حافظ لال حبیب میں دفن ہوئے۔ بقول ان کے بیٹے عبدالخالق کے، مولوی چراغ دین، حکیم اجمل دہلی والوں کے شاگرد تھے۔ پاکستان بننے کے بعد جب طاعون کی وباء عام پھیل گئی، جس میں بہت سے لوگ مبتلا ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے فوت ہو گئے، مولوی چراغ کی دوسری بیوی فاطمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے گھٹنوں پر دو پھنسیاں نکل آئیں خطرہ تھا کہ شاید پھنسیاں طاعون کی نہ ہوں تو مولوی صاحب دہلی سے اپنے استاد محترم حکیم اجمل کے پاس گئے اور وہاں سے دوا لائے، جس سے مائی صاحبہ بالکل ٹھیک ہو گئیں اور بعد میں عرصہ دراز تک بقید حیات رہیں۔ مولانا صاحب گتکا (پلتھا) کے بھی زبردست ماہر تھے۔

## شادی اور اولاد

پہلی شادی ہوئی مگر اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ دوسری شادی مولوی عبدالرحمان ولد نظام دین کی ہمشیرہ سے ہوئی۔ جن سے تین بیٹے عبدالغفور، عبدالمجید، عبدالخالق اور ایک بیٹی تولد ہوئی۔

## منظوم کلام

مولانا چراغ دین کے کہے ہوئے اشعار میں چند ایک ملاحظہ فرمائیں۔

یہ اشعار مولانا کے پوتے مولوی عبدالرشید ولد عبدالمجید نے مجھے دیئے۔

رسول اللہ ﷺ کی معراج سے واپسی پر کفار مکہ کا ردّ عمل

احمدؐ کہے میں فلکیں پہنچیا گلاں عجب سناوے
بیت المقدس دی میں ویکھی بڑا تعجب آوے
مکے والے کفاراں رل مل ایہہ صلاح پکائی
آسماناں دی حالت کولوں سانوں خبر نہ کائی
بیت مقدس ویکھنے والے اسیں زندہ سارے
اسدی کوئی نشانی پچھو احمدؐ کولوں پیارے
سد احمدؐ نوں پچھن لگے بیت مقدس حالا
کی کی رُکھ نشانی کہڑی دسیں کل حوالہ
پاک محمدؐ دسن لگے کل نشان تمامی
گن گن سب سناون لگے پاک رسول گرامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جبرئیل خدا دے حکموں مسجد چک لیاندی
پاک نبی دے اگے رکھی مسجد اقصیٰ والی
کیڈا شان رسولؐ اللہ دا مسجد حاضر ہوئی
ملک مقرب خادم جس دے حق رسول الٰہی

دوسرے موضوع پر چند اشعار بطور نصیحت

آؤ بھائیو میوے کھاؤ ، میں ہو کے جگ سناواں
میں باغ نبی ﷺ تھیں میوے دیواں ، قیمت کچھ نہ پاواں
قسمت والے بھج بھج کھاندے ، جنہاں وجہ وچ نصیباں
بدقسمت نوں نفع نہ کوئی ، آکھاں پیش جیباں
مکھن تھیں محروم خدا نے رکھیا باندر تائیں
تے ماکھی ❶ کتا کدے نہ کھاندا سوچ دلے وچہ لائیں
بانگ جماعتاں کول ہی ہوون کدی میت نہ آئے
تیجے پنڈ وچ کوڈی ❷ کارن وٹ لنگوٹے جائے
چراغدین وہابی تینوں آکھے خلقت ساری
مکھن کھادیاں جے دند گھسدے ، گھس جاون سو واری

---

❶ ۔ ماکھی : بمعنی شہد ❷ ۔ کوڈی بمعنی کبڈی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا قاری محمد حنیف ربانی ولد محمد شریف

حافظ محمد حنیف ربانی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ ہردلعزیز عوامی مقرر اور خطیب ہونے کے ناطے سے پورا پاکستان ہی نہیں بیرون پاکستان بھی لوگ آپ سے خوب متعارف ہیں۔

خاندانی طور پر آپ کا تعلق اس معروف علمی گھرانے سے ہے، جس میں بڑی بڑی نامور شخصیتیں گذر چکی ہیں اور موجود ہیں۔ جن میں شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کی ذات گرامی سرفہرست ہے۔اب ان سے تفصیلی تعارف کیجئے:

حافظ محمد حنیف ربانی، راقم (طیب بھٹوی) کے حقیقی بڑے بھائی محمد شریف ولد نور احمد کے اکلوتے بیٹے ہیں۔۱۹۶۴ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ سنِ شعور کو پہنچے تو گورنمنٹ پرائمری سکول بھٹہ محبت میں داخل کرادیا گیا۔اور ساتھ جامع مسجد محمدی اہلحدیث میں قرآن پاک پڑھنے کے لیے قاری رفیق صاحب آف گہلن ہٹھاڑ اور مولوی رحمت اللہ صاحب آف پگے تحصیل چونیاں کے پاس بھیج دیا گیا۔ چند پارے قرآن پاک پڑھا اور ابھی سکول کی ابتدائی کلاس میں تھے کہ راقم الحروف (طیب) نے ان کی والدہ کی خواہش پر انہیں پڑھنے کے لیے اپنے پاس کامونکی بلالیا اور ناظرہ کے ساتھ حفظ کا سلسلہ بھی شروع کرا دیا۔ اس وقت بندہ محلّہ دھپ سڑی موجودہ فیصل ٹاؤن جامعہ مسجد رحمانیہ میں خطابت کے ساتھ شعبہ حفظ میں پڑھاتا تھا۔ شعبہ حفظ کے بچوں کو اُردو لکھنا اور پڑھنا سکھانے کے لیے باقاعدہ ایک ٹیچر کا بندوبست کیا ہوا تھا جو عصر کے بعد اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا۔اس پیریڈ کا تمام طلباء کو بہت فائدہ ہوا۔

موصوف کے ۱۵ پارے مکمل حفظ ہو چکے تھے کہ راقم نے قومی اتحاد کی تحریک کے بعد اکتوبر ۱۹۷۷ء میں کامونکی چھوڑ کر خطیب پاکستان مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ کے مدرسہ محمدیہ پرانا لاری اڈا شیخوپورہ میں شعبہ حفظ کی ڈیوٹی سنبھال لی اور اپنے عزیز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طلباء محمد حنیف ربانی اور عبدالرحمان زاہد وغیرہ کو ساتھ لے گیا۔ ۴، ۵ ماہ بعد بندہ نے جب وہاں سے بھی چھوڑ دیا۔ تو دونوں کو اپنے دوست قاری صدیق الحسن کے پاس راجہ جنگ ضلع قصور ضیاء السنہ میں داخل کرا دیا۔ ۱۶ جولائی ۱۹۷۸ء کو ربانی صاحب کی والدہ محترمہ داغ مفارقت دے گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

والدہ کی وفات کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لیے تعلیمی تعطل پیدا ہونے کے بعد راقم نے محمد حنیف کو اپنے استاد محترم، استاد الحفاظ محترم قاری عبدالرحیم صاحب (آف بونگہ بلوچاں بھائی پھیرو ضلع قصور) کے پاس داخل کرا دیا۔ تو محمد حنیف نے قرآن پاک مکمل وہاں حفظ کیا۔ راقم تدریس کے لیے جامعہ محمدیہ چوک اہل حدیث گوجرانوالہ میں آ گیا۔ تو تکمیل حفظ کے بعد محمد حنیف کو اپنے پاس منزل یاد کرانے کے لیے بلا لیا۔ اور ساتھ قاری المقری، استاد القراء قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کے پاس تجوید وغیرہ پڑھنے کے لیے پابند کر دیا ربانی صاحب نے تجوید سے فراغت کے بعد جامعہ رحمانیہ کامونکی میں درس نظامی کے لیے شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پاس داخلہ لے لیا۔ اور اوّل تا آخر جامعہ رحمانیہ کامونکی میں ہی درس نظامی کی تکمیل کی اور پھر کامونکی سے ایسے ناطہ جڑ گیا کہ ان شاء اللہ زندگی بھر کے لیے کامونکی کے ہو گئے۔

## خطابت کا ٹریننگ سنٹر

ایک انٹرویو میں مولانا ابرار ظہیر کے سوال کے جواب میں ربانی صاحب کہتے ہیں کہ ذاتی ذوق اس طرح پیدا ہوا کہ چچا جان کی تقریریں سنا کرتا تھا۔ ان کی طرف دیکھ کر دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں بھی ایسے تقریر کیا کروں اور والدہ کی مجھے پڑھانے کی آرزو بھی اپنے دیور کو دیکھ کر ہی چمکی تھی، سو خطابت کے میدان میں چچا جان (قاری محمد طیب بھٹوی) ہی میرے آئیڈیل ہیں۔ آپ ہی مجھے اس میدان میں لانے والے ہیں اور سب سے پہلا جمعہ، جسے آپ باقاعدہ تقریر کہہ سکتے ہیں، مرید کے ضلع شیخوپورہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قریب ایک گاؤں لابڑے نام سے معروف ہے، وہاں پڑھایا کہ اس گاؤں میں ہم چند ساتھی باری باری جاتے اور ۸، ۱۰ آدمیوں کے ''جم غفیر'' سے خطاب کر کے اپنے دل کی خواہش اور اپنا تقریری ذوق پورا کیا کرتے تھے۔

## خطابت

کامونکی میں درس نظامی کا دوسرا سال تھا اور حدیث کی پہلی کتاب بلوغ المرام پڑھ رہے تھے کہ مختلف دیہاتوں میں خطبہ دینا شروع کیا۔ اور پھر جلد ہی جامع مسجد مقدس اہل حدیث مکھن پورہ لاہور میں مستقل خطبہ دینا شروع کر دیا۔ اور پھر خداداد صلاحیتیں اجاگر ہونا شروع ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات'' کے مصداق لاہور کی یوتھ فورس کے نوجوانوں نے خطیب العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے مختلف پروگراموں میں تقریر کے لیے بلانا شروع کر دیا۔ اور علامہ شہید نے حسب عادت خوب حوصلہ افزائی فرمائی۔

مکھن پورہ لاہور کی خطابت کو چار سال گزرے تھے کہ بوجوہ اس مسجد سے استعفیٰ دے دیا۔ اگرچہ مقامی جماعت نے استعفیٰ قبول کرنے سے انکار کر دیا مگر ربانی صاحب نے اپنا فیصلہ واپس لینے سے انکار کر دیا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو قلعہ لچھمن سنگھ میں شہادت علماء اہلحدیث کا سانحہ پیش آیا جس میں علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی شہید ہو گئے۔

گورنمنٹ ہائی سکول جی ٹی روڈ کامونکی میں یزدانی شہید کے جنازہ کا اہتمام کیا گیا، بے شمار ہجوم تھا جو کنٹرول سے باہر ہو رہا تھا کہ لاؤڈ سپیکر پر ایک آواز گونجی، بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ، یہ الفاظ یزدانی شہید رحمہ اللہ کا (دوران تقریر) تکیہ کلام تھا یک دم لوگ اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے کہ شہید کی یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے جبکہ یہ آواز مسلسل آ رہی تھی اور لوگوں کو صبر کی تلقین کے ساتھ ساتھ نظم وضبط کی تاکید کی جا رہی تھی۔ آواز سن کر میں بھی اس طرف بڑھا تو دیکھا کہ یہ نوجوان طالب علم محمد حنیف ولد محمد شریف تھا جس کا مجھے اس وقت تک کوئی علم نہ تھا کہ اس کا تخلص ربانی ہے۔ یزدانی مرحوم کی شہادت کا غم اپنی جگہ، مگر اس وقت میرے دل سے دعا نکلی کہ اللہ تو جس سے چاہے، اپنے دین کا کام لے لے، اس بچے سے بھی اپنے دین کا کام ان کی طرح ہی لے لے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مسند یزدانی پر تقرری

نارووال ضلع سیالکوٹ کی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں مستقل خطابت کے لیے بات چل رہی تھی کہ ربانی صاحب کے دوست اور کلاس فیلو حافظ محمد یاسین صاحب نے ان کے علم میں لائے بغیر اپنے طور پر کوشش کر کے ایک جمعہ مرکزی مسجد کامونکی میں رکھوا دیا پھر دوسرا جمعہ وہاں کی جماعت کے اصرار پر پڑھایا۔ انتظامیہ مرکزی مسجد اپنی میٹنگ میں ان کی تقرری کا فیصلہ کر چکی تھی۔ جس کی اطلاع جماعتی فیصلہ کے مطابق حاجی نذیر احمد کریانہ والے نے ربانی صاحب کو دی تو ربانی صاحب نے کہا کہ میرے استاد محترم شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے ملیں اگر وہ اجازت دے دیں گے تو پڑھاؤں گا ورنہ نہیں۔ چنانچہ دوسرے دن ہی شیخ بشیر احمد رحمہ اللہ صاحب صدر انتظامیہ محمد اسماعیل شاکر سیکرٹری اور دیگر مرکزی مسجد کی انتظامیہ کے لوگ گوجرانوالہ آئے۔ راقم کے گھر بیٹھ کر بات ہوئی، بزرگوں نے بخوشی اجازت دے دی اور نومبر ۱۹۸۷ء کا آخری جمعہ باضابطہ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کامونکی میں پڑھایا۔ اس دن سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے سید عبدالغنی شاہ رحمہ اللہ کے لگائے ہوئے اس باغیچے کہ جس کو خون جگر دے کے یزدانی شہید رحمہ اللہ نے پروان چڑھایا تھا، اس کی آبیاری کا مسلسل حق ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تا دیران سے اپنے دین حق کی اسی طرح خدمت لیتا رہے اور انہیں اپنے ماں، باپ اور اساتذہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے رکھے۔ آمین!

## درسِ نظامی سے فراغت

مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کامونکی میں جب بطور خطیب تقرری ہوئی تو اس وقت درس نظامی کی آخری کلاس جامعہ رحمانیہ کامونکی میں پڑھ رہے تھے۔ ۱۹۸۸ء میں امتحان کے بعد آپ کو باقاعدہ سند فراغت عطا کی گئی۔ اور اسی سال آپ نے وفاق المدارس السلفیہ کا امتحان دیا۔ ۱۹۸۹ء میں شیخوپورہ بورڈ سے میٹرک کا امتحان دیا۔ ۲۰۰۰ء میں طب جدید کا موڑ ایمن آباد سنٹر میں امتحان دیا۔ اور ۱۹۸۷ء رمضان المبارک میں جماعت اسلامی کے مرکز منصورہ لاہور میں شیخ التفسیر مولانا گوہر الرحمان صاحب سے دورہ تفسیر کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## تبلیغی سفر کے دوران قاتلانہ حملہ

۱۸ مارچ ۱۹۹۵ء کو نارووال کے کسی نواحی گاؤں میں تبلیغی پروگرام کے لیے مولانا حافظ محمد یونس آزاد کی معیت میں جا رہے تھے کہ نارنگ موڑ کے قریب چھپے ہوئے دشمن نے بائیں جانب سے فرنٹ سیٹ پر فائر کیا جو کار کے دروازے کو پھاڑتے ہوئے ربانی صاحب کے پیٹ کو چیرتے ہوئے ریڑھ کے موہرے تک جا پہنچا۔ جس سے آپ بے ہوش ہو گئے۔ ڈرائیور نے فوراً گاڑی واپس موڑ لی اور لاہور، جنرل ہسپتال پہنچ گئے۔ بندہ (راقم الحروف) کو فون پر اطلاع دے دی گئی اور ہم بھی جنرل ہسپتال پہنچ گئے۔ حالت انتہائی خطرے میں تھی۔ مسلسل خون بہہ رہا تھا، جس کی وجہ سے طبیعت بالکل نڈھال ہو چکی تھی۔ صبح کو اپریشن ہوا، مگر گولی انتہائی خطرناک جگہ پر ہونے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے گولی نکالنے کا رسک نہ لیا اور گولی نکالے بغیر جان بچانے کی کوشش کی۔ الحمد للہ اپریشن کامیاب رہا۔

پولیس والے قانونی کارروائی کے لیے ربانی صاحب کا بیان لینا چاہتے تھے مگر نامعلوم کیا جماعتی پالیسی تھی کہ پولیس کو بیان لینے سے روک دیا گیا اور ہر طرح کی قانونی کارروائی کو ٹھپ کر دیا گیا۔

البتہ پروفیسر ساجد میر صاحب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ یہ گورنمنٹ کا کام ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے ربانی صاحب کے نام ایک خط لکھا جس میں اظہار افسوس، بیمار پرسی اور صحت یابی کی دعا کا ذکر تھا۔

تقریباً ایک ماہ سے زیادہ عرصہ جنرل ہسپتال لاہور انتہائی نگہداشت وارڈ میں رہنے کے بعد ہسپتال سے چھٹی مل گئی اور گھر آ گئے گھر میں مسلسل چار ماہ علاج کے بعد جولائی ۱۹۹۵ء کا دوسرا جمعہ اللہ کے فضل اور احباب کی دعاؤں سے مسند یزدانی شہید پر دوبارہ بیٹھ کر پڑھایا۔ الحمد علی ذلك!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## سنت یوسفی علیہ السلام

ستمبر ۲۰۰۰ء کے ایک خطبہ جمعہ کا موضوع ''توحید باری تعالیٰ'' تھا۔ درمیان خطبہ اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے اور بندہ کی بے بسی کا تذکرہ کرتے ہوئے اہل حدیث مسلک کے نامور مبلغ اور معروف شاعر مولانا محمد ابراہیم خادم آف ٹانڈلہ منڈی کے مشہور زمانہ اشعار

اللہ باجھ نہ غیر پکارنی اک دن مر جائیں گی
جدوں موت آوے تقدیراں دی
اوتھے پیش نہ جاندی پیراں دی
نہ زور وراں امیراں دی
جدوں کھچ لیندا رب تار نی
اللہ باجھ نہ غیر پکارنی اک دن مر جائیں گی

ربانی صاحب نے یہ اشعار اپنی خداداد آواز میں پڑھے تو مشرکوں کے کلیجوں پر چھریاں چل گئیں اور انہوں نے تھانے کا رخ کیا اور توہین اولیاء دفعہ ۲۹۵ اے کا کیس بنا کر مقدمہ کر دیا۔ ربانی صاحب فیصل آباد سے تقریر کر کے آرہے تھے کہ راستہ سے گرفتار کر کے ایمر جنسی کارروائی کر کے جیل بھیج دیا۔ اور پھر چھ دن سنت یوسفی علیہ السلام ادا کرنے کا موقعہ ملا۔ ضمانت کے بعد آٹھ سال دہشت گردی کی عدالت میں کیس چلتا رہا اور اللہ کے فضل سے باعزت بری ہو گئے۔ الحمد للہ علی ذالك!

## جماعتی زندگی

چونکہ علامہ یزدانی شہید رحمہ اللہ کا تنظیمی لحاظ سے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان سے تعلق تھا اور اسی طرح مرکزی مسجد کی انتظامیہ کا تعلق بھی مرکزی جمعیت سے ہی تھا لہٰذا ربانی صاحب کا ناطہ بھی پہلے دن سے مرکزی جمعیت سے جڑ گیا۔ اور آج تک اسی کے ساتھ قائم دائم ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم تبلیغ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رہے آج کل مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ ہیں امیر جمعیت مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ نے انہیں ضلع گوجرانوالہ کا نامزد امیر مقرر کر دیا اور ۲۰۱۱ء میں باقاعدہ ضلع گوجرانوالہ کے بلا مقابلہ امیر مقرر ہوئے۔

## کامونکی میں جامع مسجد و مدرسہ کا قیام

گوجرانوالہ سے لاہور جاتے ہوئے شہر کامونکی میں داخل ہوتے ہی بائیں جانب برلب جی ٹی روڈ پہلی مسجد کا ایک منار نظر آئے گا جس کے ساتھ ایک بورڈ آویزاں ہے جس پر جامع مسجد ربانیہ سلفیہ اہل حدیث کامونکی لکھا ہوا ہے۔ اس کے متولی و بانی ربانی صاحب ہیں۔ ۲۰۰۰ء میں اپنی مدد آپ کے تحت ربانی صاحب نے ایک کنال قطعہ اراضی برلب روڈ خریدا اور المناہل الخیریہ الکویت کی طرف سے بیسمنٹ اور اوپر خوبصورت مسجد کا ہال طلباء کے رہائشی کمرے، مہمان خانہ اور قاری صاحب کی رہائش وغیرہ خود تعمیر کرائے۔

## زیارت حرمین شریفین

سیالکوٹ شہر میں حاجی نذیر احمد مرحوم ایک جانی پہچانی شخصیت تھے اور علماء کرام سے بے لوث محبت کرنے والے تھے۔ ۱۹۹۷ء میں حاجی صاحب نے ازخود ربانی صاحب کو بتائے بغیر ان کے لیے حج کا بندوبست کر کے انہیں اطلاع دی اور ربانی صاحب اس طرح حج وعمرہ کی سعادت سے فیض یاب ہوئے اس کے بعد ۱۰، ۱۱ سال سے مسلسل اپنے دوست جناب محمد الیاس بٹ صاحب کی معاونت ومعیت میں زیارت حرمین سے مشرف ہوتے ہیں۔ ذالك فضل الله يوتيه من يشاء ......

## شادی اور اولاد

۴ اپریل ۱۹۸۹ء کو راقم الحروف قاری طیب بھٹوی کی بڑی بیٹی سے شادی ہوئی۔ ۵ بیٹیاں اور ۳ بیٹوں سے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔ بڑی دو بیٹیوں کی شادی کر چکے ہیں۔ باقی سب بچے زیر تعلیم ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد ابو القاسم بھٹوی رحمہ اللہ، مولانا محمد رفیق آف سمندری، مولانا محمد اکرم جمیل صاحب آف کاموئکی، استاد الحفاظ قاری عبدالرحیم صاحب بونگہ بلوچاں، قاری محمد طیب بھٹوی گوجرانوالہ، قاری صدیق الحسن صاحب راجہ جنگ، شیخ التفسیر مولانا گوہر الرحمان آف منصورہ، قاری رفیق صاحب چونیاں، مولوی رحمت اللہ صاحب بگے تحصیل چونیاں

## شخصیت

قدرے لمبا قد، بھارے ابرو، اکہرا سا جسم، سانولہ گندمی رنگ، تیکھی ناک، نیچی نظر، خوش لباس، سر پر سندھی ٹوپی، رفتار میں آہستگی، گفتار میں نرمی، آواز میں شیرینی، جب تقریر کرتے ہیں تو آواز میں مٹھاس کے ساتھ گرج اور یزدانی مرحوم کی یلغار کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یہ ہیں مولانا قاری محمد حنیف ربانی جو اپنے نام کے ساتھ بھٹوی کبھی نہیں لکھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# حافظ قاری محمد طیب بھٹوی ولد نور احمد

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے حقیقی بڑے بھائی نور احمد کا سب سے چھوٹا بیٹا جو ۲۲ دسمبر ۱۹۴۸ء بھٹہ محبت ضلع ساہیوال (اوکاڑہ) میں پیدا ہوا۔ والدین نے نام محمد عاشق رکھا۔ بھٹہ محبت کی جامع مسجد اہل حدیث کے امام میاں محمد عمر صاحب سے ناظرہ قرآن پاک پڑھا۔ چند آخری سورتیں حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ سے زبانی یاد کیں۔ گورنمنٹ پرائمری سکول بھٹہ محبت میں داخل کرایا گیا۔ دوسری یا تیسری کلاس میں تھا کہ والد صاحب بیمار ہو گئے۔ چچا محترم حافظ محمد صاحب اپنے بڑے بھائی کو علاج معالجہ کے لیے لاہور اور دیگر مقامات پر ڈاکٹروں، حکیموں کے پاس لیے پھرتے رہے۔ مگر ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مصداق تکلیف دن بدن بڑھتی گئی۔ گلا کھانے پینے کے لیے مکمل طور پر بند ہو چکا تھا۔ پانی کی ایک بوند بھی گلے سے نہیں اترتی تھی۔ آخر تھک ہار کر حافظ محمد صاحب اپنے بھائی کو ناامید ہو کر واپس گھر لے آئے۔ والد محترم اونچے لمبے اور کھلے جسم کے جوان تھے۔ بھوک اور پیاس سے پیٹ اور چھاتی گڑھے کی صورت اختیار کر چکی تھی۔ اس میں ٹھنڈا پانی سکون کے لیے ڈالتے مگر سکون کہاں؟ کہتے، بیٹا عاشق! زبانی یاد کی ہوئی سورتیں سناؤ، مجھے سکون ہوتا ہے۔ مگر یہ سکون روحانی تھا جو قرآن سن کر حاصل ہوتا تھا ورنہ جسمانی سکون ایسی بیماری میں بغیر کھائے پیئے کہاں۔ پھر چند دنوں بعد راقم الحروف اور دیگر بہن بھائیوں کو داغ مفارقت دے کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

راقم کی والدہ محترمہ بتایا کرتی تھیں کہ آخری وقت تیرے بارے میں مجھے کہہ رہے تھے کہ اس کو دین کا علم پڑھانا۔ کمائی کا لالچ کر کے کام پر نہ لگا دینا، اس سے تیری دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گی۔

۱۹۶۰ء کی بات ہے، محمد عاشق چوتھی کلاس پاس کر کے پانچویں میں داخل ہوا۔ ادھر چچا محترم حافظ محمد صاحب مدرسہ ڈھلیانہ سے چھوڑ کر دار الحدیث اوکاڑہ چلے گئے۔ اور اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھاوج کو پیغام بھیجا کہ بیٹے کو سکول سے ہٹا کر میرے پاس اوکاڑہ میں بھیج دو۔ چنانچہ راقم کی والدہ نے عبداللطیف ولد اکبر جتالہ، جو دارالحدیث میں پڑھتا تھا، کے ساتھ راقم کو چچا کے پاس بھیج دیا۔ چچا جان نے راقم کو اوکاڑہ میں دیوبندیوں کے معروف مدرسہ حفظ القرآن گول چوک میں قاری فاروق صاحب پانی پتی کے پاس داخل کرا دیا۔ یاد رہے ان دنوں قاری محمد یحییٰ رسولنگری بھی مذکور قاری صاحب کے پاس پڑھتے تھے اور ان کے پندرہ پارے مکمل حفظ ہو چکے تھے۔ قاری یحییٰ صاحب کے والد حافظ محمد صاحب بھٹوی کے شاگرد تھے، اس ناطے سے حافظ صاحب نے یحییٰ کو ذمہ داری سونپی کہ یہ لڑکا پہلی دفعہ شہر میں آیا ہے اس کا خاص خیال رکھنا۔ پھر واقعی قاری یحییٰ صاحب نے راقم کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کیا اور انہیں دنوں چچا محترم نے راقم کا نام محمد عاشق سے بدل کر محمد طیب رکھا اور آج تک اسی نام سے پکارا جاتا ہوں۔

## اکیس رکعت نماز عشاء...... یادگار واقعہ

مدرسہ گول چوک اوکاڑا میں راقم الحروف کے ساتھ ایک یعقوب نامی متعصب دیوبندی لڑکا پڑھتا تھا۔ ایک دن مغرب کے بعد کھانا کھا کر راقم عشاء سے پہلے سو گیا۔ یعقوب جب عشاء کی نماز پڑھ کر آیا اور دیکھا کہ میں سویا ہوا ہوں تو کڑک کر بولا، اوئے تو نے ابھی نماز نہیں پڑھی، فجر ہوگئی ہے۔ راقم اتر کر نیچے مسجد میں فجر کی ۴ رکعتیں پڑھ کر آ گیا کہنے لگا، کونسی نماز پڑھی ہے؟ بتایا کہ فجر کی نماز پڑھ کر آیا ہوں وہ پھر غضب سے بولا، اوئے ابھی عشاء ہوئی ہے اور تو فجر پڑھ کر بھی آ گیا ہے، جاؤ عشاء کی سترہ ۱۷ رکعت پوری پڑھ کر آ ؤ۔ مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق دوبارہ ۱۷ رکعت عشاء کی پڑھیں اس طرح ۲۱ رکعت پڑھنے سے عشاء مکمل ہوئی اور جان چھوٹی۔

گول چوک میں قاری فاروق صاحب اور قاری یعقوب صاحب ملتانی سے کل ڈھائی پارے یاد کیے تھے کہ چچا محترم دارالحدیث اوکاڑہ سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد تشریف لے گئے۔ اور رمضان المبارک کے بعد راقم (قاری) یحییٰ صاحب کے مشورہ سے مدرسہ چھوڑ کر گھر آ گیا۔ چند دنوں بعد بزرگ گھر تشریف لائے اور حکم دیا کہ گھلن ہٹھاڑ مولانا محمد امین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صاحب کے مدرسہ دارالحدیث وحفظ القرآن چلے جاؤ۔ کچھ عرصہ بعد وہاں سے استاد قاری صاحب چلے گئے تو بونگہ بلوچاں والا (مرکز البدر، حافظ یحییٰ صاحب میر محمدی کا مرکز بعد میں معرض وجود میں آیا) میں قاری عبدالرحیم صاحب دیوبندیوں کے مدرسہ سے تجوید پڑھ کر آئے تھے۔ چچا محترم نے فرمایا، وہاں چلے جاؤ یوں راقم بونگہ بلوچاں میں آ گیا اور یہیں قرآن پاک مکمل حفظ کیا۔

۱۹۶۴ء میں قرآن پاک کا کچھ حصہ ارزانی پور گاؤں ضلع قصور کی مرکزی مسجد اہلحدیث میں سنایا اور وہاں مولانا عبدالرحیم صاحب کوٹلوی آف پتوکی، معروف مبلغ مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی صاحب کے والد محترم کی زیارت نصیب ہوئی۔ ۱۹۶۵ء میں راقم کے چچا محترم حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ مدرسہ ضیاء الاسلام گہلن ہٹھاڑ میں تشریف لے گئے تو مجھے بھی اپنے پاس منزل یاد کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ کتابیں پڑھنے کے لیے بلا لیا۔ ایک سال وہاں رہنے کے بعد چچا جی نے بھٹہ محبت میں مدرسہ تدریس القرآن کے نام سے مدرسہ شروع کیا تو راقم نے مدرسہ ڈھلیانہ میں داخلہ لے لیا۔

## گوجرانوالہ آمد

برادر بزرگوارم حافظ عبدالسلام بھٹوی جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں تشریف لا چکے تھے۔ چنانچہ اگلے سال ۱۹۶۷ء میں راقم کو بھی جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ شعبہ تجوید وقراءت کے ساتھ درسِ نظامی کی دوسری کلاس میں داخلہ کا اذن مل گیا اور رمضان المبارک کے بعد حافظ عبدالسلام صاحب کے ساتھ عازم گوجرانوالہ ہوا۔

گوجرانوالہ، جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں شیخ التجوید والقراءت، القاری المقری محمد اسلم صاحب کے سامنے تجوید وقراءت کے لیے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور ساتھ ہی درس نظامی کے اسباق صرف میر، نحو میر، مرقات (منطق) ترجمہ قرآن پاک وغیرہ حافظ عبدالسلام صاحب سے پڑھے۔ مشکوۃ جز اوّل اور سبعہ معلقہ مولوی وزیر احمد کشمیری صاحب سے پڑھیں جبکہ گلستان سعدی مولانا عبدالرحمان واصل صاحب سے پڑھنا شروع کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حافظ عبدالسلام صاحب جامع مسجد اہل حدیث سیٹلا ئٹ ٹاؤن میں بطور خطیب رہائش پذیر تھے تو راقم کو بھی حافظ صاحب نے اپنے پاس مسجد میں ٹھہرا لیا۔ حافظ صاحب فرمانے لگے تم مسجد میں بچوں کو پڑھایا کرو۔ آہستہ آہستہ بچے آنا شروع ہو گئے۔ اور پھر ایک وقت آیا کہ کم وبیش ایک سو بچیاں، بچے راقم کے پاس پڑھتے تھے، جن میں سے بہت سے لڑکے قرآن پاک مکمل کر کے فارغ ہوئے، جن میں شیخ ثروت اکرام صاحب (سٹلا ئٹ ٹاؤن کی معروف سماجی شخصیت) اوران کے بھائی ندیم اکرام، حاجی بشیر صاحب جموں والوں کے بیٹے محمد علی، محمد عمر وغیرہ اوران کی ہمشیرہ حاجی مراد صاحب کے بچے، مراد ہسپتال والے ساجد وغیرہ سرفہرست تھے۔ صبح کو حافظ صاحب کے ساتھ مدرسہ چوک نیائیں چلا جاتا، ظہر کی نماز پیدل آکر پڑھاتا اور پھر پیدل مدرسے چلا جاتا اور عصر کے بعد پھر مسجد بلال میں پیدل آتا۔

## جامعہ اسلامیہ، آبادی حاکمرائے میں داخلہ

۱۹۶۸ء، میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ رحلت فرما گئے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب ان کی جگہ بطور خطیب جامعہ محمد یہ چوک نیائیں تشریف لے آئے۔ جامعہ محمد یہ کا مولانا عبداللہ صاحب کے جامعہ شرعیہ جی ٹی روڈ سے الحاق ہو گیا اور جامعہ محمد یہ کے نام سے درسِ نظامی کا شعبہ جامعہ شرعیہ کی عمارت واقع جی ٹی روڈ میں آ گیا، جو شہر سے کم وبیش ۵، ۶ کلومیٹر دور تھا راقم نے جامعہ اسلامیہ، جو شہر میں تھا، میں داخلہ لے لیا اور مسجد بلال سٹلا ئٹ ٹاؤن سے چھوڑ کر مسجد بلال محلّہ احمد پورہ میں آ گیا۔ جامعہ اسلامیہ میں ترمذی شریف اور نخبۃ الفکر شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ سے، مشکوٰۃ شریف ثانی، قطف الازھار اور بوستان سعدی مولانا محمد اعظم صاحب سے اور شرح وقایہ (فقہ) مولانا قاری محمد اشرف صاحب دیوبندی سے پڑھیں۔

## دوبارہ جامعہ محمد یہ جی ٹی روڈ میں داخلہ

اگلے سال مسجد بلال سٹلا ئٹ ٹاؤن کے متولی حاجی بشیر صاحب جموں والوں نے دوبارہ واپس مسجد بلال میں بلا لیا۔ ایک سو روپے میں راقم نے ایک سائیکل بھی خرید لی۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ میں داخلہ لے کر مولانا محمد رفیق جھجھوی صاحب سے ابوداؤد شریف، مولانا بشیر الرحمان صدیقی نور پوری سے حماسہ، مولانا جمعہ خان صاحب سے جلالین اور حافظ عبدالسلام صاحب سے شافعیہ وغیرہ پڑھیں۔ اگلے سال محدث گوندلوی رحمہ اللہ سے بخاری شریف، مولانا عبدالحمید ہزاروی سے مسلم شریف، حافظ عبدالمنان صاحب سے سراجی، مولانا جمعہ خان صاحب سے ہدایہ اولین وغیرہ پڑھیں اور سند فراغت حاصل کی۔

یاد رہے کہ علامہ فضل الٰہی برادر اصغر علامہ احسان الٰہی ظہیر نے بھی اسی سال بخاری ہمارے ساتھ پڑھی۔ جامعہ محمدیہ کے اس عرصہ میں اعزازی خطبہ جمعہ سینسرہ گورائیہ میں پڑھاتا رہا۔

## کامونکی مسجد رحمانیہ میں حفظ کے لیے تقرری

جامعہ محمدیہ سے فراغت کے بعد حافظ عبدالسلام صاحب کے مشورہ سے جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث محلہ دھپ سڑی (فیصل ٹاؤن) کامونکی شعبہ حفظ القرآن میں تدریس کے لیے چلا گیا اور جامع مسجد مدنی اہل حدیث لائن پار کامونکی میں جمعہ پڑھانا شروع کیا۔ ۲۳ جون ۱۹۷۲ء سے جمعہ کا خطبہ بھی مسجد رحمانیہ میں مقرر ہو گیا۔ کامونکی شہر میں قومی اتحاد کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور یزدانی شہید رحمہ اللہ کی گرفتاری کے بعد یکم اور آٹھ اپریل ۱۹۷۷ء کے دو خطبات جمعہ یزدانی رحمہ اللہ کی جگہ مرکزی مسجد میں پڑھائے۔ ایک خطبہ میں اصحاب الاخدود کی داستان ظلم اور دوسرے جمعہ کے خطبہ میں قوم موسیٰ علیہ السلام پر فرعون کے مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے ظالم گورنمنٹ کی خوب خبر لی۔ پولیس نے گرفتاری کے لیے مسجد کو گھیرے میں لے لیا، تاہم حاجی غلام محمد صاحب مالاں والے سلام پھیرنے کے فوراً بعد آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے کر مسجد کی اندرونی سیڑھیوں سے اتر کر باہر لے گئے، کہ شہر کی تحریک کے منتظم حضرات کا فیصلہ تھا کہ اس کی گرفتاری نہیں دینی کہ پہلے بہت سے علماء گرفتاری دے چکے ہیں۔ عصر کے بعد جلوس نکلتے، اس وقت آتا، تقریر کر کے جلوس کے بعد جماعتی پالیسی کے مطابق غائب ہو جاتا، کئی دفعہ چھاپے پڑے مگر اللہ نے محفوظ رکھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۹۷۸ء کو کاموئکی سے چھوڑ کر مستقل خطابت کے لیے مرکزی جامع مسجد غلہ منڈی تاندلیانوالہ چلا گیا۔ وہاں سے اسلام نگر شاہدرہ مسجد اقصیٰ لاہور آ گیا۔

## اسلام نگر شاہدرہ لاہور میں شیعوں سے مناظرہ

جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث محلّہ اسلام نگر شاہدرہ لاہور کے قریب ہی ایک امام باڑہ اور شیعوں کی مسجد تھی۔ جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے متعلق گستاخانہ گفتگو کی گئی۔ دسمبر ۱۹۷۹ء کا آخری عشرہ تھا۔ راقم یہ گفتگو سن کر برداشت نہ کر سکا اور نماز فجر کے بعد لاؤڈ سپیکر میں ان کی بکواس کا پورے دلائل کے ساتھ ردّ کیا۔ رات کو ان کی طرف سے پھر جواب الجواب ہوا۔ صبح کو میں نے پھر اس کا جواب دیا اور یہ سلسلہ مناظرہ کی شکل اختیار کر گیا اور مسلسل چار دن اسی طرح چلتا رہا۔ تیسرے دن مجھ پر شیعہ غنڈوں نے قاتلانہ حملہ کی کوشش کی مگر گھر میں نہ ہونے کی وجہ سے ناکام ہوئے۔ ان دنوں تمام علاقہ شاہدرہ کی توجہ اس مناظرہ پر لگی ہوئی تھی اور فجر کی نماز اور درس میں مسجد اقصیٰ باوجود اپنی وسعت کے تنگی داماں کا شکوہ کرتی۔

۲۴ دسمبر کی رات شیعہ کی طرف سے ایک بھرپور حملہ تھا جس میں دو نامی گرامی ذاکر مدعو کیے ہوئے تھے۔ جن میں ایک ایرانی فاضل شیعہ بھی شریک تھا جو کبھی عربی اور کبھی فارسی عبارتیں پڑھ کر چیلنج کرتا اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور باغ فدک کے ضمن میں شیخین رضی اللہ عنہما کے متعلق بڑی غلیظ زبان استعمال کرتا۔ رافضیوں کا یہ حملہ اتنا زبردست تھا کہ ایک دفعہ تو میں پریشان ہو گیا۔ اتنا پریشان کہ زندگی میں کبھی نہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور پھر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے مدد کی۔ اپنی لائبریری سے کتاب ''آیات بینات'' سید محمد مہدی علی خان نکالی۔ جب پڑھنے لگا تو پھر ایک ایک اعتراض کا مفصل جواب میسر آ رہا تھا۔ دسمبر کی آخری لمبی راتیں، صبح ۴ بجے تک تمام اعتراضات کے جوابات تیار ہو چکے تھے اور آنکھوں میں نیند نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ اب فجر کا انتظار بڑی بے تابی سے کرنے لگا۔ جوں ہی اذان ہوئی، مسجد میں پہنچ گیا۔ نماز پڑھائی، پوری مسجد بھر چکی تھی۔ نماز کے بعد درس شروع ہو گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ایک ایک اعتراض کا بھرپور جواب دینا شروع کیا۔اس پر شیعوں کے بغض صحابہ سے بھرے ہوئے سینوں میں آگ لگ گئی۔اور بے چین ہوکر دوران درس ہی حملہ کے لیے نکل کھڑے ہوئے مگر راستہ میں ہی کچھ حضرات کی مزاحمت کی وجہ سے بازار میں لڑائی شروع ہوگئی۔جس میں ایک آدمی قتل اور ۴،۵ زخمی ہوگئے۔اس پر احتجاجاً جی ٹی روڈ اور ریلوے لائن بند کردی گئی۔اسی دن مجرم گرفتار ہوگئے۔جن میں ایک تھانہ شاہدرہ کا ایس ایچ او بھی شامل تھا۔مارشل لاء کے تحت مقدمہ کی تفتیش ہوئی۔مقتول کے ورثاء نے خون بہا قبول کرلیا اور اس طرح یہ مقدمہ ختم ہوگیا۔

## لاہور سے گوجرانوالہ

۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء کا جمعہ لاہور پڑھا کر بوجوہ استعفیٰ دے دیا اور مسجد اقصیٰ کی خطابت چھوڑ کر جامع مسجد قدس گلی نمبر ۱۴، محلّہ اسلام آباد گوجرانوالہ بطور خطیب آ گیا۔اس وقت مسجد قدس کی تعمیر نو کا سلسلہ شروع ہونے والا تھا۔

انہیں دنوں بندہ راقم نے گرجاکھ میں مولوی یحیٰ گرجاکھی کے پاس واشنگ مشین بنانے کا کام تین چار ماہ میں سیکھ کر حافظ آباد روڈ پر ایک واشنگ مشین کی فیکٹری میں ملازمت اختیار کرلی۔کہ دوسرے دن ہی استاد محترم قاری محمد اسلم صاحب تشریف لے آئے اور فرمانے لگے،کل سے جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں شعبہ حفظ القرآن میں پڑھانے کے لیے بیٹھنا ہے۔لہٰذا اسی دن سے جامعہ محمدیہ کے شعبہ حفظ القرآن سے منسلک ہوگیا۔۱۹۸۴ء میں محلّہ اسلام آباد سے چھوڑ کر مومن آباد، فیصل آباد جمعہ پڑھانا شروع کردیا۔ ۴،۵ سال وہاں جمعہ پڑھانے کے بعد جامع مسجد علی پیپلز کالونی گوجرانوالہ آ گیا۔مسجد ہذا ایک ٹوٹا پھوٹا دو شہتیر پر مشتمل کمرہ تھا۔بیرونی دیوار نہ ہونے کے برابر اور ٹوٹی پھوٹی تھی اور ایک اینٹ بھی وہاں لگانے کی اجازت نہ تھی۔کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ مسلح غنڈے آ کر للکارتے کہ آج یہاں جمعہ نہیں ہوگا اور جمعہ میں ۱۵ سے بیس تک نمازی ہوتے تھے۔پھر اللہ کے فضل اور دوست احباب کی کوشش سے مسجد تعمیر ہونا شروع ہوئی۔مسجد مکمل ہوگئی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نمازیوں سے ہال بھرنے لگا اب وہ لوگ، جو بھاگ کر بعد میں ملے تھے، ان کو مسجد کی آبادی کی ''فکر'' لاحق ہوئی اور ایک سازش کے تحت منصوبہ بندی کر کے راقم کو تقریباً ۱۲ سال بعد یہ کہہ کر مسجد کی خطابت سے الگ کر دیا گیا کہ مسجد میں شایان شان رونق نہیں ہے۔ '' وما تشاء ون الا ان یشاء اللہ ''

میں بھی تھا تعمیر گلشن میں برابر کا شریک
جب بہار آئی تو یاروں نے مجھے دھوکا دیا

پھر مسجد اطہر عبداللہ کالونی اور مسجد شفیق بٹ سرفراز کالونی کچھ عرصہ خطبہ دینے کے بعد فروری ۲۰۰۹ء سے اپنی مدد آپ کے تحت بنائی ہوئی جامع مسجد ام القریٰ اہل حدیث لطیف سوسائٹی، کچا ایمن آباد روڈ گوجرانوالہ میں جمعہ کا خطبہ شروع کر دیا جس کی امیر المجاہدین پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب امیر جماعۃ الدعوۃ نے ۲۰۰۰ء میں حافظ عبدالسلام صاحب اور حافظ عبدالمنان صاحب، کی معیت میں بنیاد رکھی تھی۔

## گورنمنٹ ہائی سکول کھیالی میں تقرری

گورنمنٹ ہائی سکول کھیالی گوجرانوالہ کے سابق ہیڈ ماسٹر رانا محمد منیر صاحب آف سنیسرہ گورائیہ میرے طالب علمی کے دور کے دوست تھے۔ ایک دفعہ ہائیر سیکنڈری سکول کے سامنے ملے، کہنے لگے میرے سکول میں سیٹ خالی ہے، تم عربی ٹیچر کے لیے درخواست دو، آگے میں خود بندوبست کرلوں گا چنانچہ درخواست دے دی جو منظور ہوگئی اور پھر ۱۴ جنوری ۱۹۸۸ء سے گورنمنٹ ہائی سکول کھیالی میں ملازمت کا آغاز کیا۔ ۱۵ جنوری کو جامعہ محمدیہ چوک نیائیں کے شعبہ حفظ سے استعفیٰ دیا اور ۱۶ جنوری سے باقاعدہ حاضری شروع ہوگئی۔ ۱۴ جنوری ۱۹۸۸ء تا ۲۱ دسمبر ۲۰۰۸ء، اسی ایک سکول میں ۲۱ سال گزار کر ۶۰ سال کی عمر میں ریٹائرڈ ہوا۔

## فجر کا درس قرآن

یوں تو جہاں بھی مسجد میں رہا، فجر کا درس جاری رہا۔ تاہم ۱۹۸۸ء سے جامع مسجد الفتح اہل حدیث پیپلز کالونی میں مغرب، عشاء اور فجر کی نماز کے ساتھ فجر کے بعد بالترتیب درس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن تسلسل کے ساتھ جاری رکھا اور ۷، ۸ سال فجر اور مغرب کے بعد بچوں کو بھی باقاعدہ پڑھاتا رہا۔ نماز فجر میں ایک دفعہ قرآن پاک مکمل ہوا اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب نے آخری دو سورتوں ''معوذتین'' پر زبردست تفصیلی درس دیا۔ ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۹ء تک، سوائے ایک دفعہ بوجہ عمرہ پر جانے کے، تسلسل کے ساتھ رمضان المبارک نماز تراویح میں قرآن سناتا رہا اور نماز تراویح میں پڑھے ہوئے پارہ کا باقاعدہ خلاصہ بھی بیان کرتا رہا۔

## مسجد تکبیر میں تقرری اور درس

جامع مسجد تکبیر اہل حدیث، تکبیر روڈ کا ۱۹۹۹ء میں افتتاح ہوا۔ مگر بریلوی مکتبہ فکر کے لوگوں کی کوشش سے رمضان المبارک میں مسجد سیل ہوگئی۔ ایک سال مسجد سیل رہنے کے بعد ۲۰۰۰ء میں رمضان المبارک سے چند دن پہلے واگزار ہوئی۔ تو بندہ کو وہاں تین جہری نمازوں کی امامت اور فجر کے درس کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ ۴، ۵ دن نماز تراویح پڑھائی اور پھر مخالفین کی کوشش سے مسجد دوبارہ رات کو سیل ہوگئی۔ فجر کی نماز پر بندہ وقت سے پہلے پہنچ گیا۔ چوک میں اذان اور نماز فجر، شدید سردی اور دھند میں قنوت نازلہ کے ساتھ پڑھائی اسی طرح پانچوں نمازیں، رات کی تراویح، فجر اور عشاء کے بعد درس قرآن کا سلسلہ چوک میں ہی شامیانے لگا کر چلتا رہا اور دعائے قنوت ۹ دن کرنے کے بعد اللہ کے فضل سے مسجد کھل گئی۔ مخالفین میں سے مسجد کا بالمقابل مخالف پھندے کے ساتھ خودکشی کر کے مرگیا۔ دوسرا مکان بیچ کر بھاگ گیا اور وہ مکان ایک اہل حدیث نے خرید لیا۔ مسجد کا نظام معمول کے مطابق چلنے لگا، فجر کے بعد درس قرآن پاک باقاعدہ سورۃ فاتحہ سے شروع کر دیا گیا۔ رمضان المبارک میں تسلسل کے ساتھ نماز تراویح میں قرآن پاک راقم ہی سناتا اور سنائے ہوئے پارے کا خلاصہ بیان کرتا۔ مارچ ۲۰۱۱ء کو مسجد تکبیر میں باقاعدہ قرآن پاک فجر کے درس میں مکمل ہوا اور شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی اور ڈاکٹر پروفیسر عبدالرحمان مکی صاحب کے خطابات ہوئے۔ رمضان المبارک ۲۰۱۲ء کو جامع مسجد ام القریٰ اہل حدیث لطیف سوسائٹی میں آکر قرآن پاک سنانے اور فجر کے بعد درس قرآن پاک کا سلسلہ باقاعدہ شروع کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## سنت یوسفی علیہ السلام

سانحہ قلعہ کچھمن سنگھ لاہور میں بہت سے علماء اہل حدیث کی شہادت کا صدمہ تازہ تھا کہ چند دنوں بعد اسی حادثہ میں شدید زخمی ہونے والے قائد اہلحدیث علامہ احسان الٰہی ظہیر مدینۃ النبی ﷺ میں دوران علاج جام شہادت نوش کر گئے۔ اہل حدیث عوام کا بپھرنا فطری تھا۔ جامعہ محمدیہ چوک نیائیں گوجرانوالہ سے عصر کی نماز کے بعد احتجاجی جلوس نکالا کرتے تھے۔ شہر کے بدکردار افسران نے باقاعدہ منصوبہ بندی سے جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں دوران نماز حملہ کر کے نمازیوں اور خصوصاً علماء کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان علماء میں شیخ الحدیث عبدالسلام کوٹ بھوانی داس، مولانا نعیم بٹ، قاری ایوب حال خطیب منڈی تاندلہ ضلع فیصل آباد وغیرہ کے علاوہ راقم بھی موجود تھا۔ شدید زدوکوب کے بعد حوالات اور دوسرے دن جیل بھیج دیا گیا اور پھر ۵ دن جیل رہ کر سنت یوسفی ادا کرنے کا موقعہ ملا۔

## ایک یادگار واقعہ

ایک دفعہ راقم (طیب) شیخوپورہ سے بس پر سوار گوجرانوالہ آ رہا تھا کہ شہر سے نکلتے ہی ڈرائیور نے ٹیپ پر گانے لگا دیئے۔ جب اس کو روکا تو فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے والی سواری کے پاس ٹیپ تھی اس نے گانے چلا دیئے۔ اس کو گانے بند کرنے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا۔ ''دھیردے موڑ'' سے گزر کر میں نے ڈرائیور کو کہا اگر یہ ٹیپ بند نہیں ہو سکتی تو مجھے اتار دو۔ کافی بحث وتکرار کے بعد ڈرائیور نے بڑے غصے سے بریک لگائی، بڑی بدتمیزی سے کنڈیکٹر کو کہا، اتار اس مولوی کو نیچے، کیا مصیبت ڈال رکھی ہے؟ میں نیچے اتر گیا۔ اب جوں ہی اس نے گاڑی کو ریس دی تو گاڑی کے انجن سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔ لوگوں نے شور ڈال دیا کہ گاڑی کو آگ لگ گئی ہے۔ ڈرائیور نے کنڈیکٹر کو گالیاں نکالنا شروع کر دیں کہ تو نے انجن میں پانی نہیں ڈالا وغیرہ۔ اگلی سیٹوں پر بیٹھا ایک لمبا تڑنگا نوجوان، جو زبان سے میانوالی کے علاقہ کا معلوم ہوتا تھا، اس نے شور ڈال دیا کہ تمہاری ایسی تیسی، تم نے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مولوی کو نیچے اتارا ہے، معلوم ہوتا ہے وہ سید ہے، اس کی وجہ سے گاڑی کو آگ لگی ہے، اس کو راضی کرو۔ بہت سے لوگ گاڑی سے اتر کر میری طرف آنے لگے کہ شاہ جی جانے دو، آؤ گاڑی پر بیٹھو، میں نے بڑا کہا کہ میں سید نہیں ہوں، گاڑی کو میری وجہ سے آگ نہیں لگی، مگر وہ کہاں ماننے والے تھے۔ اس جوان نے ڈرائیور کو للکارا کہ اگر تم نے ٹیپ وغیرہ چلائی تو میں تمہیں گولی ماردوں گا۔ منت سماجت کے بعد مجھے گاڑی پر بٹھایا۔ اب کئی لوگ آکر گھٹنے دبانے لگے۔ بڑے سکون سے کھیالی چوک میں آکر مجھے بڑے ادب سے اتارا اور معذرت کرتے ہوئے چلے گئے۔

## تصنیف وتالیف

محلّہ مومن آباد فیصل آباد میں دوران خطابت قریبی مسجد کے خطیب بریلوی مولوی نے ایک رسالہ قبل از اذان مروجہ صلوٰۃ وغیرہ کے جواز میں لکھا۔ تو اس کا جواب

① ۔ ''بلالی اذان اور جعلی اذان معہ قبوری مجاوروں کے کرتوت'' لکھا جس کو وہاں کی جماعت نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب کی زیر صدارت۔ ② ۔ ''حقوق الوالدین والاولاد'' مقالہ لکھ کر پڑھا۔ جو ۱۹۸۳ء میں ہفت روزہ الاسلام گوجرانوالہ میں دو قسطوں میں چھپا۔ ③ ۔ ایک رسالہ (پڑوسی کے حقوق) لکھا جس کو مولانا محمد طیب محمدی آف گوجرانوالہ نے شائع کیا۔

## شادی اور اولاد

مارچ ۱۹۶۸ء کو شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، جو کہ راقم کے حقیقی چچا ہیں، کے گھران کی بڑی بیٹی سے شادی ہوئی۔ شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ نے نکاح پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں ماشاء اللہ تینوں بیٹے اور تینوں بیٹیاں درسِ نظامی اور وفاق المدارس کے سند یافتہ ہیں۔ جبکہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں حفظ قرآن کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اساتذہ کرام

محدث زمان حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نوری پوری رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث مولانا ابو البرکات احمد رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، مولانا محمد رفیق جھجوی، مولانا بشیر الرحمان صدیقی رحمہ اللہ، مولانا محمد اعظم رحمہ اللہ، شیخ القراء قاری محمد اسلم رحمہ اللہ، قاری عبدالرحیم صاحب بونگہ بلوچاں، میاں محمد عمر صاحب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا قاری محمد اکرم زاہد بھٹوی بن عیش بہادر

قاری محمد اکرم زاہد بھٹوی اہل حدیث کے ہاں خطابت کی دنیا میں ایک معروف نام ہے۔ خاندانی طور پر مولانا حافظ محمد شریف سرور کے بھتیجے ہیں۔ اس وقت اس خاندان میں کثرت سے علماء موجود ہیں۔ قاری صاحب ۱۹۶۸ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔

ناظرہ قرآن پاک اپنے چچا حافظ محمد شریف سے پڑھا۔ سکول کی ابتدائی کلاسیں پڑھنے کے بعد حفظ القرآن کے لیے مدرسہ ڈھلیانہ چلے گئے۔ تین پارے وہاں حفظ کیے اور مدرسہ لسوڑیاں والا لاہور میں چلے گئے اور وہاں قرآن پاک مکمل حفظ کیا اور پھر منزل پختہ کرنے کے لیے جامعہ محمدیہ چوک نیائیں گوجرانوالہ راقم الحروف کے پاس پہنچ گئے۔ تجوید وقراءت دیوبندی استاد قاری شاکر قاسمی صاحب کے پاس انارکلی لاہور پڑھی۔ ایک سال جامعہ چیچیانوالی میں درس نظامی پڑھا اور پھر جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ آ گئے مکمل درس نظامی جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں پڑھ کر ۱۹۹۴ء میں سند فراغت حاصل کی۔

## تدریس، خطابت

جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں دورانِ تعلیم جامع مسجد کھوکھراں والی، مرالی والا میں امامت وتدریس کے فرائض ادا کرتے رہے اور قریبی گاؤں کوروٹانہ میں بننے والی نئی مسجد اہل حدیث میں ابتدائی طور پر ایک سال خطبہ دیتے رہے۔ رمضان المبارک میں مختلف مساجد میں قرآن پاک نمازِ تراویح میں سناتے رہے۔

## جامع مسجد مکی میں تقرری

جامعہ محمدیہ کی تعلیم کے دوران ہی شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ کے حکم پر ۱۹۹۰ء کو جامع مسجد مکی گھوڑ دوڑ روڈ میں خطیب مقرر ہوئے۔ اور تب سے اب تک وہاں خطابت کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ بچوں کے لیے شعبہ حفظ اور بچیوں کے لیے دینی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ سلائی کڑھائی سکول نہایت کامیابی سے چلا رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## سالانہ کانفرنس کا انعقاد

جامع مسجد مکی میں ۱۹۸۹ء سے سالانہ کانفرنس کا انعقاد ہورہا ہے اور ۱۹۹۰ء کے بعد قاری صاحب تسلسل سے اس سالانہ تبلیغی پروگرام کو بحسن وخوبی نبھا رہے ہیں۔ گوجرانوالہ کے مذہبی اجتماعات میں یہ کانفرنس اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ عشاء سے فجر تک گھوڑ دوڑ روڈ پر عوام الناس کا جم غفیر اور ملک بھر سے مقررین، خطباء عظام، اسکالر حضرات ساری رات خطابات فرماتے ہیں۔ اس کانفرنس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ زندگی بھر کرتے رہے، ان کے بعد شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم رحمہ اللہ اور ان کے بعد میاں محمد جمیل کنوینر تحریک دعوتِ توحید پاکستان کرتے ہیں۔

## کانفرنس میں بارش اور دعا

ایک دفعہ کانفرنس شروع ہوئی تو موسم خراب ہوگیا، بارش شروع ہوگئی، لوگ اُٹھنے لگے، کہ قاری صاحب نے سپیکر سنبھالا۔ لوگوں کو بیٹھنے کی تلقین کی اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا شروع کر دی، مولا! تو قادر علی کل شئ قدیر ہے، جب چاہے بارش برسا دے، مگر ہم تیرے کمزور بندے سال بعد پروگرام کرتے ہیں۔ اگر ابھی بارش ہوئی تو تیرے دین کی تبلیغ کے لیے ہمارا یہ پروگرام پھر سال بعد ہوگا، اگر تو اس بارش کو روک لے تو تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اس آہ وزاری سے دعا کی کہ بارش رک گئی اور ساری رات خوب قرآن وسنت کی بارش ہوئی۔ بقول شاعر

بندہ جو رو کر دعا مانگتا ہے
خدا اس کو دیتا ہے جو مانگتا ہے

## کانفرنس کی اجازت

۲۰۰۷ء کو گوجرانوالہ کی سرکاری انتظامیہ نے بازار میں کانفرنس کرنے کی اجازت نہ دی۔ عشاء تک کوشش کے باوجود اجازت نہ ملی۔ یاد رہے یہ اجازت نہ ملنا چیلنج تھا کہ آئندہ کبھی کانفرنس باہر بازار میں نہیں ہوگی۔ عشاء کے وقت قاری صاحب نے بڑا ٹرالہ منگوا کر سڑک کے درمیان کھڑا کر کے لاوڈ سپیکر سیٹ کیا اور اعلان کر دیا کہ کانفرنس حسب معمول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بازار میں ہوگی،لوگ صفیں بچھا کے بیٹھیں۔لوگ بیٹھنا شروع ہو گئے۔کانفرنس شروع ہوگئی اور ساری رات کانفرنس ہوئی۔صبح قاری صاحب پر پرچہ ہوا،چند دن سنت یوسفی ادا کی،پھر کیس ختم ہوگیا اور کانفرنس ہمیشہ کے لیے بازار میں پکی ہوگئی۔

اسی طرح حیدری روڈ عرفات کالونی میں اہل حدیث یوتھ فورس گوجرانوالہ نے شیعہ کے خلاف ان کے امام بارہ کے قریب پروگرام بعنوان عظمت صحابہ کا انعقاد کیا۔مناظر اسلام حافظ عبداللہ صاحب شیخوپوری آ چکے تھے۔قاری صاحب کا خطاب شروع ہوا تو شیعہ نے حملہ کر دیا۔خشت باری کے ساتھ فائرنگ کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔مجمع منتشر ہوگیا،لوگ بھاگ کھڑے ہوئے مگر قاری صاحب نے تقریر جاری رکھی۔سپیکر نہیں چھوڑا کہ چند منٹوں میں ہی لوگ قاری صاحب کی آواز سن کر دوبارہ اکٹھے ہوگئے اور پروگرام کے مطابق جلسہ مکمل ہوا۔

## وفات النبی ﷺ پر تقریر اور توہین رسالت کیس

انڈیا کے بارڈر پر علاقہ بجوات میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس ہوئی جس میں قاری محمد اکرم زاہد صاحب نے وفات النبی ﷺ پر تقریر شروع کی۔وہاں کا ایک اے ایس آئی جو تنظیم دعوتِ اسلامی سے تعلق رکھتا تھا،آن ڈیوٹی مسجد میں داخل ہوا اور باہر کھڑا ہو کر نعت خوانی کرتے ہوئے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگا،قاری صاحب نے روکا مگر وہ باز نہ آیا تو نوجوانوں نے اس کو پکڑ کر مرمت کر دی۔اب اس نے افسران بالا کو کال کر کے کئی تھانوں کی پولیس بلالی اور بریلوی مساجد میں اعلان کر کے گستاخ رسول کے خلاف جلوس نکال دیا۔نتیجتاً قاری صاحب کے خلاف توہین رسالت کا پرچہ درج کر کے گرفتاری کے لیے پولیس حرکت میں آ گئی۔گاؤں والوں نے تقریر کے بعد قاری صاحب کو بحفاظت گوجرانوالہ پہنچا دیا۔مگر کیس اس نوعیت کا بنا دیا گیا کہ گوجرانوالہ پولیس کو قاری صاحب کی گرفتاری کا آرڈر مل گیا اور وہ بھی گرفتاری کے لیے تیز ہوگئی۔مسجد مکی میں دن رات چھاپے پڑنے لگے،شہروں میں ''گستاخ رسول کو پھانسی دو'' کے بینر لگا دیے گئے۔ایف آئی آر کی کاپیاں چھپا کر تقسیم کی جانے لگیں سیالکوٹ کی عدالتیں ضمانت لینے سے انکاری ہوگئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قاری صاحب کو احباب جماعت نے گوجرانوالہ سے کچھ دن سائیڈ پر رہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ضمانت کے لیے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دی گئی اور ساتھ تقریر کی سی ڈی پیش کی گئی جج ہائی کورٹ نے اپنے گھر میں سی ڈی سنی، بار بار سنی اور لکھ دیا کہ اس تقریر میں کوئی ایسا مواد نہیں پایا جاتا جس سے توہین رسالت ثابت ہو لہٰذا ملزم کی ضمانت قبول کی جائے۔ یہ آرڈر سیالکوٹ پہنچا تو ضمانت ہوئی اور کچھ عرصہ کیس چلنے کے بعد قاری صاحب کو باعزت بری کر دیا گیا۔ الحمدللہ!

## شخصیت:

اونچا لمبا قد، بھاری بھرکم جسم، گندم گوں رنگ، چوڑی پیشانی، گنجان بھاری قدرے چھوٹی داڑھی، چال میں تیزی کے ساتھ متانت، خوش لباس، خوش خوراک، خوش اخلاق، حد درجہ کے مہمان نواز، بلند اور گرج دار آواز، قرآن وسنت، اقوال و واقعات اسلاف سے پُر مغز تقریر، تلاوت قرآن پاک کی کثرت سے تقریر میں حسن، پنجابی، اُردو اشعار تقریر میں سونے پہ سہاگہ کا کام کرتے ہیں۔ مسلک حق قرآن وسنت کے بیان کرنے میں کسی قسم کی مداہنت کے روادار نہیں۔ باوجود دل کے بائی پاس ہونے کے جب تقریر کرتے ہیں تو اتنے زور شور سے کرتے ہیں کہ کسی کو یہ تصور نہیں ہوتا کہ اس شخص کو ہارٹ کا کوئی مسئلہ بھی ہے۔ بقول ظفر علی خاں ؎

بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں

## شادیاں اور اولاد

پہلی شادی ۱۹۹۳ء کو شمیر گاؤں ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی مگر بوجوہ طلاق ہوگئی جس سے ایک بیٹی ہے۔ دوسری شادی گھوڑ دوڑ روڈ کچی (عرفات کالونی) میں ہوئی جس سے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، مولانا محمد رفیق سلفی، قاری شاکر قاسمی، قاری نور محمد، قاری محمد طیب بھٹوی، قاری منظور احمد، مولوی بشیر احمد بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ محمد شریف ولد میاں محمد سرور

حافظ محمد شریف یکم مئی ۱۹۴۱ء کو بھٹہ محبت میں نصیرے کے، ایسے خاندان میں پیدا ہوئے جہاں علم اور دین داری کا کوئی تصور نہ تھا۔ پورا خاندان پیروں فقیروں کا دلدادہ تھا۔ حافظ صاحب بچپن سے ہی انتہائی ذہین وفطین تھے۔ بھٹہ محبت کی نامور علمی شخصیت استاذ العلماء حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے اس بچے کو ایک نظر دیکھا تو بھانپ گئے۔ پھر اس کی ذہن سازی کی اور محمد شریف کے والد سے اجازت لے کر اسے دارالعلوم ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ میں اپنے ساتھ لے گئے۔ جہاں وہ خود صدر مدرس تھے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی کی۔ موصوف جب مدرسہ ڈھلیانہ سے فارغ ہوئے تو استاذ محترم نے خود مشورہ دیا کہ اب تقویۃ الاسلام لاہور میں مزید علوم کی تحصیل کے لیے چلے جاؤ۔ چنانچہ حافظ محمد شریف صاحب نے شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق حسینوی رحمہ اللہ اور حافظ عبدالرشید گوہڑوی جیسے اساتذہ سے فیض حاصل کیا، اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں امتحان دے کر سند حاصل کی۔ ۱۹۵۹ء کو لاہور بورڈ سے عربی فاضل کا امتحان دیا۔ ۱۹۶۰ء کو بہاولپور کالج سے او ٹی کی ڈگری حاصل کی۔ اور ۲۷ اپریل ۱۹۶۳ء کو حکومت پاکستان کے محکمہ ایجوکیشن سے منسلک ہو گئے۔ تاہم وہ کسی وقت بھی دینی تعلیم وتدریس سے غافل نہیں ہوئے بلکہ اپنے شوق سے ازخود قرآن پاک حفظ کیا کہ باقاعدہ رمضان میں قرآن سناتے۔ بھٹہ محبت کی مرکزی مسجد جامع محمدی میں گاؤں کے بچوں کو ناظرہ قرآن پاک پڑھاتے، ترجمہ، حفظ وغیرہ کے ساتھ ساتھ خطبہ جمعہ، درس قرآن پاک وغیرہ کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھا۔ خاص کر اپنے خاندان کے بچوں کو اور بھائیوں کو دین کی طرف راغب کیا جس کا نتیجہ کہ آپ کے خاندان میں آج کم وبیش آٹھ کے قریب قرآن وحدیث کے حافظ وعالم ہو چکے ہیں۔

## والدین کی اطاعت

سند فراغت حاصل کر کے گھر آئے تو خاندان والوں کو محسوس ہوا کہ لڑکا وہابی ہو گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حافظ صاحب کے والدین کو اکسایا گیا تو انہوں نے بریلویوں کے معروف مدرسہ بصیر پور میں تربیت کے لیے بھیج دیا کہ اب وہاں جا کر پڑھو۔ حافظ صاحب موصوف ماں باپ کا حکم مان کر چلے گئے۔ اب وہاں کے اساتذہ نے پوچھا، کونسی کتب پڑھو گے؟ حافظ صاحب نے کہا جو آپ فرمائیں، اب اپنے نصاب سے وہ جو کتاب لاتے، حافظ صاحب کہتے یہ مجھ سے سن لو، آخر وہ تنگ آ کر کہنے لگے، سب کتابیں تم نے پڑھی ہوئی ہیں تو گھر جاؤ، یہاں کیا لینے آئے ہو؟

## شادی اور اولاد

چک ۱۷ ابھوئے آصل ضلع قصور صوفی محمد صدیق کے گھر شادی ہوئی، دو بیٹے ہیں جن میں ایک عالم و حافظ ہے دوسرا اسکول ٹیچر ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق حسینوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا محمد یعقوب گوجروی، مولانا حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ ڈھلیانہ، مولانا حافظ عبدالرشید گوہڑوی، مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی وغیرہم

## رفقاء تعلیم

مولانا محمد رفیق جھجھوی گوجرانوالہ، مولانا محمد حنیف شیر نگری بھائی پھیرو، مولانا عبیداللہ عفیف لاہور، مولانا فاروق راشدی گوجرانوالہ وغیرہم

## وفات حسرت آیات

اوائل جوانی میں ہی ٹی بی جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو گئے۔ اور پھر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ زندگی نے وفا نہ کی، عنفوان شباب میں ہی بوڑھے والدین دو معصوم بیٹوں اور بیوہ کو داغ مفارقت دے کر ۲۹ جنوری ۱۹۷۹ء کو ۳۶ سال ۹ ماہ زندگی گزار کر راہی دار بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
تمہیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## قدرت کا کرشمہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو ریڑھ کی ہڈی کے علاوہ باقی سارا جسم مٹی میں مل جاتا ہے۔'' (الحدیث، ابن ماجہ)

مگر انبیاء علیہم السلام کے اجسام اللہ تعالیٰ نے مٹی پر حرام کردیئے ہیں:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ علیہم السلام)) (سنن ابو داؤد: باب فِي الاِسْتِغْفَارِ)

البتہ اولیاء، صلحاء، شہداء میں سے جن کے اجسام اللہ چاہے، قبروں میں محفوظ رکھ لے۔

چنانچہ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ اُحد میں شہید ہوئے تو دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی قبر میں دفن کیا۔ چھیالیس سال بعد پانی کے بہاؤ نے ان کی قبر کو اکھاڑ دیا تو ان کے اجساد خاکی کو وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرنے لگے تو یہ اجساد خاکی محفوظ اور یوں تروتازہ تھے گویا وہ آج شہید ہوئے ہیں۔ (رواہ مالک)

مولانا حافظ محمد شریف بھٹوی رحمہ اللہ کے برادر اکبر (قاری اکرم بھٹوی کے والد) عیش بہادر بیان کرتے ہیں کہ حافظ صاحب کی وفات کے سات سال بعد پانی کی وجہ سے قبر بیٹھ گئی تو اہل خانہ نے (جن میں عیش بہادر بھی شامل تھے۔) میت کو قبر سے نکالا تو ان کا جسد خاکی بمعہ کفن کے بالکل محفوظ تھا حتی کہ داڑھی اور سر کے بال بھی اسی طرح محفوظ تھے جیسے یہ آج دفن ہوئے ہیں۔ ذالك فضل الله يوتيه من يشاء!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا قاری رحمت اللہ بھٹوی بن نذیر احمد

قاری رحمت اللہ مولوی بشیر احمد اور مولوی افراہیم کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ حافظ قرآن، منجھے ہوئے خطیب اور عدالتوں، کچہریوں سے خوب متعارف، وکیلوں اور پٹواریوں کے اینچ پیچ خوب سمجھتے ہیں۔

قاری صاحب ۱۹۶۲ء کو نذیر احمد کے گھر بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے ابتدائی کلاسیں سکول پڑھا۔ ناظرہ قرآن پاک شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی سے پڑھا پھر حافظ صاحب موصوف نے حفظ کے لیے دارالعلوم ڈھلیانہ بھیج دیا۔ ایک پارہ حفظ کرنے کے بعد کامونکی مدرسہ رحمانیہ میں (راقم الحروف) قاری طیب بھٹوی کے پاس آ گئے۔ ۲۵ پارے حفظ کر کے دوبارہ درس ڈھلیانہ میں جا کر مکمل قرآن پاک حفظ کیا۔ اور شاہی مسجد دیپالپور ضلع اوکاڑہ قاری روشن دین دیوبندی سے تجوید و قراءت کی سند حاصل کی۔

اور ۱۹۷۸ء کو شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پاس کامونکی مدرسہ رحمانیہ میں درس نظامی کے لیے پہنچ گئے۔ اور ساتھ ہی جامع مسجد مدنی اہل حدیث لائن پار کامونکی میں شعبہ ناظرہ اور امامت کی ذمہ داری سنبھال لی۔

## خطابت

جامعہ رحمانیہ کامونکی سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد جامع مسجد توحید اہل حدیث کلر آبادی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں بطور خطیب تقرری ہوئی پھر محلہ مومن آباد فیصل آباد مسجد رحمانیہ پتوکی اور محلہ مسعود آباد فیصل آباد میں خطابت کے جوہر دکھانے کے بعد ۲۰۱۱ء کو چتر پڑی میر پور آزاد کشمیر میں کچھ عرصہ خدمات خطابت سرانجام دیں اور پھر طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو خطبہ عارضی طور پر چھوڑ دیا۔ یاد رہے کہ قاری صاحب نے اپنے گاؤں میں رہ کر خطبہ کی ڈیوٹی دی جہاں بھی دی ورنہ پورا ہفتہ گاؤں میں رہ کر اپنا کاروبار ساتھ جاری رکھا اور رہائش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہمیشہ گاؤں میں ہی رکھی۔ قاری صاحب بلا کے خطیب ہیں ان کا انداز بیان نہایت شیریں اور مؤثر ہے۔ جب قرآن مجید اپنے مخصوص لہجے میں پڑھتے ہیں تو سماں باندھ دیتے ہیں۔

## بھٹہ محبت میں مذہبی چپقلش

بھٹہ محبت شروع سے ہی بریلوی حضرات کی مذہبی منافرت کا مرکز رہا ہے۔ علاقہ کے پیر اور پیر پرست ہمیشہ اس کوشش میں رہے ہیں کہ کسی طریقہ سے اہل حدیث دب جائیں اور ان کی تبلیغی سرگرمیاں ختم ہو جائیں۔ مگر بقول شاعر

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

چنانچہ شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے دور جوانی میں ایک مناظرہ کا منظر حافظ صاحب کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

بھٹہ محبت سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر شیر نگر گاؤں کی نئی آبادی میں گوجرانوالہ کے ایک شرپسند مولوی، بزعم خویش ڈاکٹر علامہ نے تقریر کرتے ہوئے اہل حدیثوں کو للکارا اور مناظرہ کا چیلنج کیا اور پھر فرار ہو کر رات ہی واپس گوجرانوالہ پہنچ گیا۔ اہل حدیث نوجوانوں نے چیلنج قبول کرتے ہوئے گاؤں میں صبح کو بینر لگا دیا کہ ہمیں چیلنج قبول ہے۔ اب فریق مخالف مولوی صاحب کے پاس گئے تو مولوی صاحب مناظرہ سے فرار ہو گئے۔

چونکہ گاؤں میں دونوں پارٹیاں گرم تھیں۔ بات تھانے تک پہنچ گئی تو تھانے والوں نے معاملہ رفع دفع کر کے دونوں کو واپس بھیج دیا۔ مگر فریق مخالف نے اپنی طاقت کے زعم میں کچھ نوجوانوں کو مشتعل کر کے عشاء کی نماز کے دوران جامع مسجد محمدی اہل حدیث کے نمازیوں پر حملہ کر کے کئی نمازیوں کو زخمی کر دیا۔ نماز سے فارغ ہو کر اہل حدیث نوجوانوں نے اپنا دفاع کیا تو حملہ آوروں کے کچھ لوگ زخمی ہوئے اور ان میں بھگدڑ مچ گئی اور پھر علاقہ کے گدی نشینوں کی سفارشوں سے پولیس آ گئی۔ اور اہل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ اور اہلحدیثوں کا پرچہ لینے سے انکار کر دیا گیا۔ مولوی مشتاق فاروقی، مولوی عبدالرحمان زاہد، قاری اکرم بھٹوی، مولوی بشیر بھٹوی کی کوششوں اور مولانا محمد یونس آزاد آف لاہور کے ذاتی اثر ورسوخ سے پرچہ تو ہو گیا مگر فریق مخالف کا کوئی آدمی بھی گرفتار نہ کیا گیا۔ تاہم ڈی ایس پی نے دونوں پارٹیوں کے بیس بیس آدمی نامزد کر کے دفعہ (۱۰۷) کے تحت ضمانتیں لے لیں۔

## مذکورہ کارروائی کا ردِّعمل

مذکورہ کارروائی میں گاؤں کے اندر سب سے سرفہرست قاری رحمت اللہ صاحب تھے۔ اس کا ردِّعمل قاری صاحب پر اس طرح ہوا کہ جب علی ہجویری عرف داتا دربار پر بم بلاسٹ ہوا تو مخالفین نے انٹیلی جنس ایجنسیوں کو اطلاع دی کہ جامع مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت کے قاری صاحب افغانی ہیں اور ان کے ساتھی قاری رحمت اللہ صاحب کا تعلق جماعۃ الدعوۃ سے ہے اور یہ دونوں اس بم دھماکہ میں ملوث ہیں۔ اتفاق سے قاری عبدالکریم صاحب مدرس مسجد اہل حدیث تو ان دنوں اپنے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ تو پولیس نے چھاپہ مار کر قاری رحمت اللہ صاحب کو گرفتار کیا۔ آنکھوں پر پٹی باندھی، رات بھر تشدد کے بعد تین ماہ کے لیے ساہیوال جیل میں نظر بند کر دیا اور ہر قسم کی ملاقات پر پابندی لگا دی۔ تاہم جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی راہنما شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام صاحب بھٹوی، مرکزی جمعیت اہل حدیث اوکاڑہ کے احباب، محترم میاں محمد جمیل کنوینر تحریک دعوت توحید، راقم الحروف، قاری محمد اکرم بھٹوی اور مولانا بشیر احمد بھٹوی اور دیگر احباب کی کوششوں سے الحمد للہ اکیس دن کے بعد قاری صاحب باعزت ضمانت پر رہا ہو کر گھر آ گئے۔

مدعی لاکھ بُرا چاہے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## شادیاں اور اولاد

قاری صاحب کی پہلی شادی چک ۱۷ ضلع قصور میں ہوئی جس سے نبھا نہ ہو سکا اور معاملہ طلاق پر ختم ہو گیا۔ دوسری شادی قریبی رشتہ دار کرم الٰہی جتالہ کے گھر ہوئی۔ پہلی بیوی سے ایک بیٹی ہوئی جو تقریباً آٹھ یا دس سال کی عمر میں فوت ہو گئی۔ دوسری بیوی سے ۳ بیٹے، ۴ بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ ابو القاسم محمد بھٹوی رحمہ اللہ، مولانا محمد رفیق رحمہ اللہ آف سمندری، قاری محمد طیب بھٹوی، قاری نور احمد آف ڈھلیانہ، قاری روشن دین آف دیپالپور

## نوٹ

زیر مطالعہ کتاب ابھی طباعت کے مراحل میں تھی کہ قاری صاحب طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ (آمین)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حکیم عبدالرحمان زاہد بھٹوی بن محمد ابراہیم

عبدالرحمان راقم کا حقیقی بھانجا اور ان کے والد محترم حافظ محمد حنیف ربانی کے نانا جی کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں۔ مسلکاً حنفی تھے مگر پیر پرست نہ تھے تاہم آخر زندگی میں مکمل مسلک اہلحدیث قبول کر کے توحید وسنت کے حامل ہو چکے تھے۔

## پیدائش

عبدالرحمان ۱۵ دسمبر ۱۹۶۲ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک مولوی رحمت اللہ آف بگے چونیاں سے پڑھا۔ سکول کی دوسری کلاس مکمل کی تھی کہ (راقم) محمد طیب بھٹوی اپنے پاس کامونکی مدرسہ رحمانیہ میں حفظ کے لیے لے آیا۔ راقم جب کامونکی سے چھوڑ کر شیخوپورہ دارالعلوم محمدیہ پرانہ اڈا آگیا تو عبدالرحمان کو بھی ساتھ لے گیا پھر کچھ عرصہ راجہ جنگ قاری صدیق الحسن کے پاس رہ کر تقریباً دس پارے حفظ کیے اور پھر ۱۹۷۸ء کو مدرسہ رحمانیہ کامونکی میں شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی کے پاس درس نظامی کے لیے آ گئے۔ تین سال مدرسہ رحمانیہ میں گزرے تھے کہ مدرسہ میں ہفت روزہ اہل حدیث رسالہ آیا اس میں ایک اشتہار پڑھا کہ گوٹھ مولوی سلطان احمد سندھ حیدر آباد میں ایک مدرسہ کا اجراء ہوا ہے جس میں طلباء کو رہائشی سہولتوں کے علاوہ وظیفہ، میٹرک کی تیاری، سعودیہ یونیورسٹی میں داخلہ یقینی کے سبز باغ دکھائے گئے تھے چنانچہ مولوی عبدالرحمان نے اپنے کلاس فیلو ساتھی مولوی سرور بھٹوی کو ساتھ لیا اور سندھ حیدر آباد پہنچ گئے مگر ایک سال میں ہی جب سبز باغ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تو پھر دوبارہ دونوں ساتھی جامعہ رحمانیہ کامونکی میں شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور ۱۹۸۴ء کو جامعہ رحمانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔

## خطابت وخدمات

یوں تو فارغ ہونے سے پہلے ہی کامونکی کے قریبی گاؤں بھان پور میں خطابت امامت کرنے لگے تھے اور ساتھ سلائی کا ہنر بھی سیکھ رہے تھے، تاہم فراغت کے بعد باقاعدہ کچھ عرصہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھان پورر ہنے کے بعد جامع مسجد مکرم فتو منڈ گوجرانوالہ بطور خطیب آ گئے پھر ۱۹۸۷ء کو جامع مسجد محمدی اہلحدیث ڈسکہ اور ۱۹۹۳ء کو جامع مسجد توحید مغل پورہ لاہور بطور خطیب آ گئے۔ تقریبا دس سال وہاں رہے ۲۰۰۳ء کو اپنی مدد آپ کے تحت مہر فیاض کالونی لاہور میں جامع مسجد شمس الھدیٰ اہلحدیث کی بنیاد رکھی اور لجنۃ المساجد الکویت کی طرف سے تعمیر مکمل کرا کر خطابت کے ساتھ ساتھ تمام انتظام وانصرام بمعہ مدرسۃ البنات خود چلا رہے ہیں۔

## مدنی دواخانہ، روحانی وجسمانی علاج گاہ

۱۹۹۵ء کو نیا کرول لاہور میں مدنی دواخانہ کا اجراء کیا۔ ۲۰۰۰ء میں مرید کے سنٹر سے طب جدید اور میٹرک کا امتحان دیا۔ جامع مسجد شمس الھدیٰ کے معرض وجود میں آنے کے بعد مدنی دواخانہ بمعہ روحانی وجسمانی علاج گاہ مہر فیاض کالونی لاہور منتقل ہو چکا ہے۔

## شادی اور اولاد

۱۹۸۶ء کو ایوب فارم شیخوپورہ روڈ مرید کے، میاں محمد یوسف صاحب کے گھر شادی ہوئی۔ موصوف کی دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ بڑے بیٹے حافظ خبیب الرحمان ۳ سال درس نظامی پڑھنے کے ساتھ ایف اے کیے ہوئے ہیں۔ ہر سال قرآن سناتے اور جمعہ بھی پڑھا لیتے ہیں۔ دوسرے بیٹے حافظ انعام الرحمان ایف اے کیے ہوئے پختہ حافظ قرآن ہیں تیسرے بیٹے صہیب الرحمان درس نظامی کے چوتھے سال میں ہیں اور بی اے کی تیاری کر رہے ہیں تینوں بھائی حفیظ سنٹر لاہور میں ''تھری جی ٹیکنالوجی'' کے نام سے کمپیوٹرز اور موبائلز وغیرہ کا کاروبار کرتے ہیں جبکہ چوتھا بچہ سکول پڑھتا ہے۔

## اساتذہ کرام:

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، مولانا محمد رفیق رحمہ اللہ آف سمندری، مولانا اکرم جمیل، قاری محمد طیب بھٹوی، قاری صدیق الحسن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد مشتاق فاروقی بن اللہ دتہ

مولوی مشتاق احمد، راقم کا حقیقی بھانجا ہے جس کا خاندان گاؤں میں لمبے (یعنی طویل) کے لقب سے معروف ہے۔ پورا خاندان پیر پرست، میاں خاں (گاؤں) والے پیروں کا مرید ہے۔ مشتاق احمد ۱۹۷۱ء کو کوٹ صبہ داخلی بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت میں تین کلاسیں سکول پڑھا اور قرآن پاک چند گھروں میں عورتوں کے پاس جا کر کوشش کے باوجود نہ پڑھ سکا۔

## اہل حدیث مدرسہ میں آنے کے اسباب

مشتاق کی والدہ نے اپنے بھائی طیب (راقم) کو کہا کہ اس کو اپنے پاس پڑھانے کے لیے لے جاؤ۔ مگر اس کے والد صاحب سخت ناراض ہوئے کہ اس کو وہابیوں کے مدرسہ میں نہیں جانے دوں گا۔ یہ بات گاؤں میں بھی مشہور ہوگئی اور دونوں میاں بیوی میں اسی بات پر اختلاف طول پکڑ گیا۔ اتفاق سے انہیں دنوں پیر صاحب بابا جی محمد عمر میاں خاں والے آ گئے۔ مشتاق کے گھر رات کو محفل ہوئی، لوگ اکٹھے تھے، کچھ لوگوں نے بابا جی کو بتایا کہ مہر اللہ دتہ کے گھر والے اپنے بیٹے کو وہابیوں کے درس میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ بابا جی نے مہر اللہ دتہ سے پوچھا تو اس نے کہا، اس کا ماموں اصرار کرتا ہے۔ بابا جی فرمانے لگے اگر اس کی زندگی سنوارنی ہے تو اس کو ماموں کے ساتھ بھیج دو۔ اجازت پا کر مشتاق کو راقم کے ساتھ بھیج دیا گیا اور گوجرانوالہ مسجد قدس میں آ کر قرآن پاک ناظرہ پڑھا۔

## والد کا اہل حدیث ہونا اور مسجد کی تعمیر

گوجرانوالہ سے ناظرہ قرآن پاک پڑھ کر مولوی مشتاق کامونکی مدرسہ رحمانیہ میں داخل ہو گئے۔ انہی دنوں مولوی عبدالرحمان زاہد اور حافظ حنیف ربانی بھی وہاں پڑھتے تھے۔ ایک دن کوٹ صبہ نزد بھٹہ محبت میں جلسہ کرانے کا پروگرام بنا اور عبدالرحمان نے اشتہار چھپوا کر گاؤں بھیج دیے۔ جوں ہی اشتہار لگے تو حافظ حنیف ربانی کا خالو شہامد اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا بھائی منشاء فوجی وغیرہ مشتعل ہو کر جلسہ روکنے کے لیے سرگرم ہو گئے۔ تھانہ میں اطلاع دی کہ اگر یہاں جلسہ ہوا تو لڑائی کا بہت خطرہ ہے جلسہ کے دن عصر کے وقت پولیس آئی اور مشتاق کے والد مہر اللہ دتہ کو، جو گھر میں موجود تھا، پکڑ کر لے گئی۔ جلسہ درہم برہم ہو گیا۔ مہر اللہ دتہ رات حوالات میں رہے۔ صبح گاؤں سے کچھ لوگ گئے اور چھڑا کر لے آئے۔ مہر اللہ دتہ کا پھوپھی زاد بھائی، مولوی سرور حامد کا حقیقی چچا سکندر کہنے لگا، دیکھ لیا وہابی بیٹے کا کارنامہ، کہ تمہیں تھانے پہنچا دیا ہے اب اس کو واپس بلا لو تو مہر صاحب کہنے لگے بیٹا وہابی ہے تو آج کے بعد میں بھی وہابی ہوں اور وہابی بن کے دکھاؤں گا۔

محمد اسماعیل نمبردار، طفیل نمبردار کے والد صاحب کو بلا کر رات کو مشورہ کیا، گھر کے سامنے خالی جگہ پڑی تھی، وہاں مسجد بنانے کا پروگرام بنا اور پھر نمبردار صاحب نے صبح کو ایک ٹرالہ پکی اینٹوں کا منگوا کر وہاں ڈال دیا۔ جوں ہی منشاء فوجی اور ان کے بھائیوں کو پتہ چلا تو وہ آ گئے کہ ہم اپنے گھر کے قریب وہابیوں کی مسجد نہیں بننے دیں گے۔ قریب تھا کہ لڑائی ہوتی، مہر اللہ دتہ کا چچا زاد بھائی محمد چراغ آیا اور کہا بھائی تم پکی سڑک کے ساتھ مجھ سے ۱۰ مرلہ زمین لے لو اور مجھے اپنی باہر کی زمین سے دس مرلے دے دینا اور تم مسجد پکی سڑک کے ساتھ بنا لو۔ چنانچہ موجودہ مسجد اہل حدیث والی جگہ پر اینٹیں لا کر کمرہ کی تعمیر شروع ہو گئی۔ دیواریں مکمل ہو گئیں لیکن چھت کے لیے انتظام نہیں تھا۔ شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی کو پتہ چلا، انہوں نے اپنی جیب سے دس ہزار روپے دے کر مسجد کی چھت ڈلوا دی اور پھر سلسلہ اذان و جماعت شروع ہو گیا۔ اور تمام معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بن گیا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

## درس نظامی کی تعلیم و تکمیل

جامعہ رحمانیہ کامونکی میں شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے مشکوٰۃ شریف تک پڑھنے کے بعد شیخ الحدیث سید محمد اکرم شاہ بخاری رحمہ اللہ کے پاس محلہ فیصل آباد گوجرانوالہ جامع مسجد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رحمانیہ میں آ گئے۔ اور باقی کتب ان کے پاس پڑھیں۔ بخاری شریف کا سبق شاہ صاحب خود بھی پڑھاتے مگر جامعہ اسلامیہ میں اپنے شیخ ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ کے درس بخاری میں بھی اپنے بخاری والے طلباء کو بھیجتے اور وہ ان سے بھی بخاری شریف باقاعدہ پڑھتے یوں مولوی مشتاق نے شاہ صاحب کی سند کے ساتھ جامعہ اسلامیہ سے شیخ ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ سے بھی بخاری شریف کی سند حاصل کی جبکہ درس نظامی کی سند جامعہ رحمانیہ سے ۱۹۹۱ء میں حاصل کی۔

## خطابت

گوجرانوالہ میں دوران تعلیم جامع مسجد رحمانیہ اللہ بخش کالونی میں خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

فراغت کے بعد جامع مسجد عثمانیہ عقب پرانی سبزی منڈی کامونکی پھر ۱۹۹۳ء سے مسجد مبارک محمود بوٹی جبکہ ۱۹۹۵ء سے مسجد رحمانیہ رشید پورہ پھر حمید پورہ لاہور میں خطابت وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۲۰۰۳ء کو دھوبی گھاٹ داروغہ والا الکرم پارک میں مسجد کے لیے ۱۰ مرلہ کا پلاٹ خریدا، جس پر بریلویوں نے مقدمہ کردیا کہ یہاں مسجد نہ بن سکے۔ ۶ سال مقدمہ لڑا۔ ۲۰۰۹ء میں فیصلہ مسجد کے حق میں ہوا۔ کویت کی طرف سے خوبصورت مسجد تعمیر ہوگئی۔ الحمد للہ. جمعہ، جماعت کے ساتھ ساتھ موصوف کی زیر سرپرستی مدرسۃ البنات بھی جاری وساری ہے موصوف خطابت کے فرائض اپنی مسجد قباء اہلحدیث میں انجام دے رہے ہیں۔ دو دفعہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہو چکے ہیں۔

## شادی اور اولاد

نومبر ۱۹۹۵ء کو حقیقی ماموں محمد طیب بھٹوی (راقم) کے گھر شادی ہوئی۔ ایک بیٹا ہے جو حافظ قرآن ہے اور تین بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، مولانا محمد رفیق رحمہ اللہ آف سمندری، مولانا محمد اکرم جمیل، شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا سید محمد اکرم شاہ رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد سرور بن بلاقی

مولوی محمد سرور حامد راقم الحروف کے خالہ زاد بھائی کا بیٹا ہے۔ کٹر بریلوی اور پیر پرست خاندان سے تعلق ہے۔ ۱۹۶۴ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی مگر قرآن پاک کا پہلا پارہ بھی مکمل نہ ہوسکا۔

سکول میں دوسری کلاس پڑھتے تھے کہ والدہ صاحبہ فوت ہوگئیں۔ والد صاحب نے راجووال ہائی سکول میں داخل کرانے کا پروگرام بنایا۔ راقم الحروف نے ان کے والد سے کہا کہ سرور کو میرے ساتھ بھیج دیں، میں اس کو پڑھاؤں گا تو انہوں نے خوش دلی سے سرور کو بندہ راقم کے حوالے کر دیا۔ اس طرح ۱۹۷۶ء کو راقم محمد سرور کو کامونکی مدرسہ رحمانیہ میں ساتھ لے آیا۔ قرآن پاک ناظرہ خود پڑھایا اور درس نظامی کے لیے استاذ مکرم شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی کے سپرد کر دیا۔ محمد سرور نے ۱۹۸۴ء تک درس نظامی مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ ایک سال درمیان میں سندھ جا کر پڑھتے رہے اس کی تفصیل مولانا عبدالرحمان زاہد کے تذکرہ میں موجود ہے۔

## دوران تعلیم پیر صاحب سے ملاقات

مولوی سرور کے آباء کا پیر خانہ سیکھو شریف نزد بنگلہ گوگیرہ ہے پیر کا نام پیر عارف حسین ہے۔ شیعہ مسلک سے ان کا تعلق ہے۔ اوکاڑہ شہر میں بھی ان کی رہائش گاہ ہے۔ سرور صاحب نے بتایا کہ میں تیسری کلاس درس نظامی میں پڑھتا تھا، گھر ملنے آیا تو اتفاق سے پیر صاحب آئے ہوئے تھے۔ مریدوں کے ساتھ میں بھی پیر کے پاس بیٹھا تھا کہ ظہر کی اذان ہوگئی، میں نماز پڑھنے چلا گیا، واپس آیا تو پیر صاحب اپنی گدی پر تشریف فرما تھے، میں نے پوچھ لیا پیر صاحب میں نماز پڑھ آیا ہوں کیا آپ نے بھی پڑھ لی ہے؟ تو پیر صاحب بات کو ٹال گئے۔ اور فرمانے لگے یہ لڑکا جو کرتا ہے اس کو کچھ نہ کہیں اور کرنے دیں۔ جب شادی ہوئی تو اللہ کی قدرت میرے گھر یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں ہوئیں۔ بڑا بھائی کہنے لگا پیر صاحب نے بددعا کر دی ہے اسکے گھر بیٹیاں ہی ہوں گی۔ اس بات کا پیر صاحب کو پتہ چلا تو قسم کھا کر کہا میں نے کوئی بددعا نہیں کی اور اولاد دینا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے جو چاہے دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴾ (الشوری: ۴۹)

''آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے، اور جسے چاہتا بیٹے عطا کرتا ہے۔''

## ایک آزمائش جوٹل گئی

مولوی صاحب کہتے ہیں، درس نظامی کا آخری سال تھا ملنے کے لیے گھر آیا تو بڑے بھائی کسی بات پر بگڑ گئے۔ اور کہنے لگے اب آپ کو مدرسے نہیں جانے دیں گے اور کوئی خرچہ وغیرہ نہیں ہے۔ میں پریشانی کی حالت میں اپنے ساتھی اور دوست مولوی عبدالرحمان زاہد کے گھر گیا، بات کی کہ میرے پاس تو کرایہ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے تسلی دی۔ گھر آیا تو میری بھابی کہنے لگیں، آپ پریشان نہ ہوں خرچہ وغیرہ مجھ سے لے کر چلے جائیں، تمہارے بھائی سے میں نپٹ لوں گی۔ کہتے ہیں میں اپنی بھابی کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا۔

## خدمات وخطابت

۱۹۸۴ء کو درس نظامی سے فارغ ہوئے۔ تو کاہنہ نو لاہور بطور امام وخطیب تقرری ہوئی، کچھ عرصہ بعد جامع مسجد قدس اہل حدیث المعروف مسجد مولوی امین والی کامونکی میں آ گئے۔ یہاں سے منڈی جھبراں ضلع شیخوپورہ، پھر آزاد کشمیر پنیام، ڈھیری نصراللہ (نگہ) میں خطابت کے جوہر دکھاتے رہے پھر اوکاڑہ میں اور آج کل گاؤں کماں والا ضلع سیالکوٹ کی جامع مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

## شادی اور اولاد

۱۱ مارچ ۱۹۸۶ء کو راقم کی وساطت سے خطیب انگلینڈ مولانا محمود قاسم صاحب کی ہمشیرہ سے شادی ہوئی، چار بیٹیوں سے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔ بیٹا فی الحال کوئی نہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، مولانا محمد رفیق رحمہ اللہ آف سمندری، مولانا محمد اکرم جمیل کامونکی، قاری محمد طیب بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا عبدالرحمان بھٹوی رحمہ اللہ بن نظام دین

مولوی عبدالرحمان ولد نظام دین حافظ محمد بھٹوی صاحب کے چچازاد بھائی تھے اور حافظ صاحب سے عمر میں بڑے تھے۔ نیز حافظ کرم دین بھی عبدالرحمان کے چچازاد تھے اور وہ عبدالرحمان سے عمر میں بڑے تھے۔ عبدالرحمان نے حافظ کرم دین سے ترجمہ قرآن پاک، تفسیر محمدی، زینت الاسلام وغیرہ پڑھیں۔ ان کے والد نظام دین زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے، البتہ سورۃ یٰسین بہت یاد تھی۔ جس کو حرز جاں کیے ہوئے تھے، کنویں واں جتالہ سے گاؤں جاتے آتے راستہ میں یٰسین کی تلاوت کرتے جاتے۔ گھر میں بیٹھے بچوں کے ساتھ مشغول ہونے کی بجائے "یٰسٓ" ہی پڑھتے رہتے۔ نماز روزہ دیگر از کارِ مسنونہ کے بھی پابند تھے۔

مولوی عبدالرحمان نے گوہڑ چک نمبر ۸ میں سلائی کا کام سیکھا اور اکثر وہاں رہ کر کام کرتے اور مولوی چراغ دین جو وہاں کے خطیب اور مولوی عبدالرحمان کے رشتہ میں بہنوئی تھے ان سے پڑھتے بھی رہتے۔ تاہم کئی کئی دن واں جتالہ آ کر رہتے اور بھائی کے ساتھ زمیندارہ کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے۔ آخر گوہڑ کے نیک لوگوں سے اتنے مانوس ہوئے کہ رہائش لے کر گوہڑ میں ہی آ گئے۔ اور نو سال باقاعدہ مسجد میں امامت کرائی۔ اس کے بعد بوقت ضرورت مسجد میں نمازیں پڑھاتے، گھر میں بچیاں، بچے پڑھاتے اور سلائی کا کام کر کے رزق حلال کماتے۔ عملیات کے دل دادہ تھے۔ بعض اوقات بڑے لمبے لمبے وظائف کرتے جن میں جلالی جمالی پرہیز وغیرہ بھی ہوتے۔ راقم بچپن میں بھٹہ محبت سے گوہڑ پیدل اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ باباجی کو ملنے جایا کرتا تھا۔ باباجی رات کو بہت کم سوتے بلکہ اکثر اللہ کے ذکر میں مشغول اور روتے رہتے۔ فجر کی نماز مسجد میں پڑھتے نماز پڑھ کر مسجد میں بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہتے اور جب سورج طلوع ہوتا فرمان نبوی ﷺ کے مطابق اشراق کے نفل پڑھ کر گھر آتے۔ جہاں کہیں ضرورت ہوتی جمعہ پڑھا دیتے۔ مستقل خطیب نہ تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## شادی اور اولاد

مولوی عبدالرحمان کی شادی مولوی چراغ دین کی ہمشیرہ سے ہوئی۔ ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبدالرشید رکھا۔ اسے حافظ قرآن، عالم دین بنایا۔

## صبر و رضا اور فرائض کی ادائیگی

سندھ میں جوان بیٹے کی وفات کی اطلاع مل چکی تھی اور بیٹے کے آخری دیدار سے بھی محروم، جمعہ کا دن تھا لوگ جمع تھے اچانک احساس ہوا کہ جمعہ کا وقت ہوا جا رہا ہے مولوی صاحب کی آواز گونجی آمنہ (بیوی کا نام) جمعہ کا وقت ہو رہا ہے کپڑے لاؤ، میاں بیوی اٹھے کپڑے بدلے اور مسجد کی طرف چل کھڑے ہوئے کہ فرض خداوندی سب سے مقدم ہے۔

## زیارت حرمین شریفین

زیارت حرمین شریفین کا بہت ذوق رکھتے تھے آبائی زمین بیچ بیچ کر کئی دفعہ بیت اللہ مسجد نبوی کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آخری دفعہ معلوم ہوا کہ بیٹا میر پور خاص سندھ میں مدفون ہے تو پہلے میر پور سندھ اترے بیٹے کی قبر پر گئے۔ اور دعا کر کے کراچی اور پھر بحری جہاز پر سفر کرتے ہوئے زیارت حرمین سے مشرف ہوئے۔

## شخصیت

چوڑا چہرہ، کھلی پیشانی، سرخ و سفید رنگ، حنا رنگ سرخ مہکی داڑھی، ہاتھ میں اکثر تسبیح، گفتگو میں آہستگی، لبوں پر ہلکا تبسم، خوش اخلاق، نہایت ملنسار، خوددار، ہر قسم کے لالچ اور طمع سے مستغنی طبیعت کے مالک، یہ مولانا عبدالرحمان بھٹوی رحمہ اللہ تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ عبدالرشید رحمہ اللہ بن مولوی عبدالرحمان

حافظ عبدالرشید، مولوی عبدالرحمان ولد نظام الدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ چک نمبر ۸ گوہڑ پتوکی میں پیدا ہوئے۔ (تاریخ پیدائش نامعلوم) شب زندہ دار ماں باپ کے گھر آنکھ کھولی، ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی، بڑے ہوئے تو اپنے چچا شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پاس فیروز وٹواں ضلع شیخوپورہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مرکز الاسلام لکھو کی پہنچ گئے۔ اور وہاں سے مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے مدرسہ میں امرتسر چلے گئے۔ اور وہاں درس نظامی کی سند فراغت حاصل کر کے گھر آ گئے۔ والدین نے اکلوتے بیٹے کی گوہڑ چک نمبر ۸ کے ایک ارائیں خاندان میں شادی کر دی۔ پھر حافظ صاحب دو سال تک گوہڑ میں باقاعدہ حفظ کراتے رہے اور انہیں دنوں حافظ عبداللہ بھٹوی نے آپ سے دو پارے قرآن حفظ کیا۔ پھر حافظ عبدالرشید، خاندان غزنویہ کے معروف مدرسہ تقویۃ الاسلام کے سفیر مقرر ہو گئے۔ مولانا شیخ الحدیث عبدالرشید مجاہد آبادی فرماتے ہیں کہ ۱۹۴۵ء کو میں نے حافظ عبدالرشید بھٹوی کی اقتداء میں نماز تراویح شہر ساہیوال کی مرکزی جامع مسجد سبزی منڈی (جس کو بعد میں حافظ عبدالحق صدیقی والی کہا جانے لگا) میں ادا کی۔ قرآن پاک خوب پختہ تھا اور بڑی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ حافظ عبدالرشید کے ایک بیٹی پیدا ہوئی جو اس وقت اہل وعیال والی بقید حیات ہے آپ برائے سفارت مدرسہ تقویۃ الاسلام المعروف جامعہ غزنویہ، میر پور خاص سندھ گئے۔ وہاں بیمار ہوئے اور وقت موعود آ گیا: ''وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ'' داعی اجل کو لبیک کہا اور وہاں کے جماعتی احباب نے اس مسافر بے وطن کو کفن دے کر جنازہ پڑھ کے دفن کر دیا۔ ''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔ یہ ۱۹۵۱ء کا دور تھا۔ آپ کے شاگردوں میں گوہڑ کے حاجی عبدالرحمان ولد خان محمد عبدالرحمان، یحیٰ ولد برہان الدین اور حافظ عبداللہ بھٹوی شامل ہیں۔ آپ کی بیوہ کا نکاح عدت کے بعد حافظ عبدالرشد گوہڑی کی وساطت سے مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی سے کر دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد اعظم طارق ولد فقیر علی

مولانا محمد اعظم طارق جماعت اہلحدیث کے صاحب طرز، ابھرتے ہوئے عوامی خطیب ہیں۔کئی مقامات پر خطابت کے جوہر دکھاتے ہوئے آج کل گوجرانوالہ شہر کی ایک مسجد میں خطابت کر رہے ہیں۔موصوف کے والد صاحب کا نام فقیر علی ہے۔اعظم طارق صاحب،مولانا محمد رفیق شاہد بھٹوی خطیب مرکزی جامع مسجد بھٹہ محبت کے حقیقی بھانجے ہیں۔ان کے والد صاحب بسلسلہ کھیتی باڑی لنڈیانوالہ (حبیب آباد) ضلع اوکاڑہ چلے گئے تھے جہاں ان کے ہاں ۱۹۸۲ء میں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام محمد اعظم رکھا گیا۔جب کہ طارق کالاحقہ انہوں نے بعد میں ساتھ ملالیا۔ابھی عمر کے تیسرے سال میں تھے کہ ان کے والد محترم فقیر علی فوت ہو گئے۔اب ان کی باگ ڈور تعلیم و تربیت کے حوالے سے حقیقی ماموں مولانا محمد رفیق کے ہاتھ آ گئی،جنہوں نے اچھے طریقے سے ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ناظرہ قرآن پاک بھٹہ محبت کی جامع مسجد اہل حدیث میں مرحوم حاجی رحیم بخش سے پڑھا۔سکول کی تین کلاسیں بھٹہ محبت میں پڑھیں۔پھر حفظ القرآن کے لیے مدرسہ جامعہ تجوید القرآن محلہ سلامت پورہ اللہ آباد (ٹھینگ موڑ) ضلع قصور میں داخل کروادیا گیا۔ وہاں ۱۰ پارے قرآن پاک حفظ کرنے کے ساتھ پرائمری سکول میں پانچویں کلاس کا امتحان دیا اور وہاں سے چھوڑ کر معروف مدرسہ جامعہ کمالیہ راجووال میں داخل ہو کر درس نظامی کا کورس پڑھنا شروع کر دیا۔درس نظامی کی تین کلاسیں مکمل کرنے کے ساتھ مڈل کا امتحان بھی پاس کیا۔وہاں سے چھوڑ کر رینالہ خورد کے معروف مدرسہ جامعہ ابوہریرہ میں داخلہ لے لیا۔دو سالوں میں وہاں مسلم شریف تک پڑھا اور ساتھ میٹرک کا امتحان دے دیا دورانِ تعلیم ہی خطابت کے جوہر کھلنے لگے اور اس شوق میں جہاں کہیں علماء اہل حدیث کا جلسہ ہوتا وہاں چلے جاتے۔اساتذہ کو شکایت ہونے لگی۔آخر مولانا خلیق الرحمان لکھوی رحمہ اللہ نے کہا آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اب خطیب بن گئے ہیں لہذا مدرسہ سے آپ فارغ ہیں۔

اعظم طارق صاحب نے موقعہ کو غنیمت سمجھا اور جامع مسجد محمدی اہل حدیث پیپلز کالونی ساہیوال میں مستقل خطابت شروع کردی۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد شہزادہ گاؤں پرانا کاہنہ لاہور بطور خطیب آ گئے اور تکمیل تعلیم کے لیے روپڑی خاندان کے معروف مدرسہ چوک دالگراں میں داخلہ لے کر آخری کلاس بخاری شریف کے اسباق شروع کر دیئے۔ بخاری شریف مولانا عبید اللہ عفیف صاحب سے جبکہ مسلم شریف مولانا عبد الغفار روپڑی صاحب سے پڑھی اور ۱۹۹۳ء میں مدرسہ مذکور سے سند فراغت حاصل کی۔

## مستقل خطابت

مولانا محمد طفیل ثاقب بھٹوی کی وساطت سے منڈیالہ چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں خطیب مقرر ہوئے۔ تقریباً ڈیڑھ سال بعد چک گلاں نزد منڈیالہ تیگہ آ گئے۔ اور پھر لدھے والا گورائیہ ضلع گوجرانوالہ میں تین سال ڈیوٹی سرانجام دینے کے بعد شہر گوجرانوالہ گلستان کالونی نزد بڑا قبرستان نوشہرہ روڈ کی جامع مسجد میں مسند خطابت پر جلوہ افروز ہوئے اور آج تک وہاں دین الٰہی کی خدمت کر رہے ہیں۔ خطابت میں ماشاء اللہ نام پیدا کر چکے ہیں اور اب دور دراز علاقوں میں اشتہاری خطباء کی صف میں شامل ہوتے ہیں اور لوگ بڑے شوق سے انہیں سننے کے لیے آتے ہیں۔

گوجرانوالہ میں آ کر دوسری دفعہ بخاری شریف الشیخ مولانا حافظ محمد الیاس اثری صاحب سے پڑھ کر ان سے سند حدیث حاصل کر چکے ہیں۔

## شادی اور اولاد

۲۰۰۱ء میں چوہدری محمد ظفر چیمہ چیئر مین سب ڈویژن واپڈا موڑ ایمن آباد کے ذریعہ منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ میں دلبر حسن کمبوہ کی صاحبزادی سے شادی ہوئی۔ اولاد میں چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ عفیف، شیخ الحدیث حافظ محمد الیاس اثری گوجرانوالہ، مولانا حافظ عبد الغفار روپڑی، شیخ الحدیث مولانا حافظ شفیق الرحمان لکھوی، مولانا حفظ الرحمان لکھوی، مولانا شمعون عابد اوکاڑہ، مولانا عبد اللہ فاروق جامعہ ابی ہریرہ رینالہ خورد۔

## رفقاء تعلیم:

مولانا غلام اللہ شارق بھٹوی، محمد ارشد کمال مصنف کتب کثیرہ، مولانا عبد اللہ سلیم چیچہ وطنی ضلع ساہیوال وغیرہ۔

## تنظیمی سرگرمیاں

تنظیمی طور پر مولانا اعظم طارق صاحب کا تعلق مرکزی جمعیت اہلحدیث سے ہے۔ آپ گوجرانوالہ شہر کے حلقہ شیخ ابوالبرکات کے ناظم اعلیٰ جبکہ سٹی گوجرانوالہ کے نائب ناظم اعلیٰ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد طفیل بن میاں محمد ابراہیم

بھٹہ محبت کی چھوٹی بڑی دونوں بریلوی مسجدوں کے امام بالترتیب مولوی طفیل کے نانا اور دادا تھے۔ ان کے بعد ان کی اولاد حتی کہ مولوی طفیل صاحب کے والد میاں محمد ابراہیم بڑی مسجد بریلویہ کے امام تھے جبکہ چھوٹی مسجد کے امام ان کے چچا میاں اکبر تھے اور دونوں بھائی اپنے اپنے مقتدیوں کے گھروں سے رات کو کھانا اکٹھا کرتے کہ اس دور میں امام کو تنخواہ دینے کا رواج نہ تھا بلکہ اسی طرح ان کی خدمت کی جاتی تھی۔ ضرورت سے زیادہ بیچ لیتے۔

مولوی طفیل صاحب میاں محمد ابراہیم کے گھر بھٹہ محبت میں یکم نومبر ۱۹۶۲ء کو پیدا ہوئے ناظرہ قرآن پاک جامع مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت میں میاں محمد عمر سے پڑھا اور گورنمنٹ سکول سے پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے میاں محمد ابراہیم سے اجازت لے کر اپنے پاس سے کرایہ خرچہ دے کر دارالعلوم ڈھلیانہ میں پڑھنے کے لیے بھیج دیا۔ ایک سال وہاں پڑھنے کے بعد گاؤں کے چند لڑکوں کے ساتھ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے معروف مدرسہ جامعہ چینیانوالی لاہور میں جا کر داخل ہو گئے۔

## حنفی مسلک کا تعصب

آباء واجداد سے حنفی مسلک گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ اہل حدیث مدرسہ میں پڑھنے کے باوجود رفع الیدین وغیرہ کرنا تو دور کی بات، وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھنا بھی گوارہ نہ تھا۔ مشکوۃ شریف پڑھتے ہوئے رفع الیدین کا مسئلہ آیا تو گھر آکر والد صاحب کو بتایا، انہوں نے کہا ایسے مسائل کو چھوڑو اور بہتر یہ ہے کہ اب تم وہابیوں کے مدرسہ میں نہ جاؤ۔ تاہم بڑے بھائی محمد علی نے والد صاحب کو راضی کر کے دوبارہ مدرسہ میں بھیج دیا۔ یاد رہے ان کے بڑے بھائی محمد علی راقم الحروف کے سکول میں کلاس فیلو تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مسئلہ رفع الیدین، آمین بالجہر

مولانا اسماعیل علوی حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے کہ آمین بالجہر کی حدیث آئی کہ نبی علیہ السلام آمین کے ساتھ آواز لمبی کرتے تھے اور آمین کہنے والے کے ساتھ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافقت کر جائے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

مولوی طفیل کہنے لگے استاد جی کبھی نہ فرشتے دیکھے ہیں اور نہ ہی ان کی آواز سنی ہے۔ اب استاد محترم جلال میں آ کر فرمانے لگے، اوئے بکواس نہ کر، دفعہ ہو جا یہاں سے۔ فطری طور پر مولوی طفیل بھی گرم طبیعت ہیں فوراً اُٹھے کمرہ میں جا کر بستر باندھا اور اٹھا کر مسجد کے گیٹ پر گھر جانے کے لیے پہنچ گئے۔ مدرسہ کے صدر مدرس شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ عفیف اور دیگر اساتذہ کو پتہ چلا انہوں نے روک لیا۔ اسی دوران علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ مہتمم مدرسہ کو بھی کسی نے بتا دیا۔ انہوں نے فون پر مولانا حفیظ الرحمان لکھوی کو کہا کہ اس لڑکے کو روک کر ان مسائل میں مطمئن کریں، جانے نہ دیں۔ لکھوی صاحب نے ایسے اچھے انداز سے سمجھایا کہ اس دن سے مسلک اہل حدیث قبول کر کے رفع الیدین اور آمین بالجہر وغیرہ کرنے لگے۔

## سند فراغت

۱۹۸۰ء کو چینیانوالی لاہور سے سند فراغت حاصل کی۔ جامع مسجد مزمل بند روڈ لاہور میں مولانا محمود احمد غضنفر رحمہ اللہ کے پاس عربی لغت کا ایک سالہ کورس کیا۔ طفیل کے والد صاحب کو بھٹہ محبت کی بڑی مسجد سے فارغ کر دیا گیا۔ تاہم ختم، گیارہویں اور روٹیوں کا سلسلہ بدستور چلتا رہا۔ انہیں دنوں طفیل بھی گھر چلے گئے اور مولانا حافظ محمد شریف بھٹوی سے مشکوٰۃ شریف کا مقدمہ دوبارہ پڑھا۔

## بطور خطیب دلاور چیمہ آمد

۱۹۸۲ء کو مولوی طفیل صاحب گوجرانوالہ میں (راقم) قاری طیب کے پاس جگہ کے لیے آئے، راقم ان دنوں جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں استاد تھا اتفاق سے انہی دنوں دلاور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چیمہ ضلع گوجرانوالہ سے ایک بزرگ بابا سلطان راقم کے پاس آئے۔ کہ ہمیں دلاور چیمہ کی مرکزی مسجد میں بچے اور نمازیں پڑھانے کے لیے مولوی صاحب کی ضرورت ہے تو راقم نے مولوی طفیل کو وہاں بھیج دیا۔ کچھ ہی عرصہ بعد وہاں کے بزرگ عالم دین مولانا ابراہیم صاحب، جو اس گاؤں کے خاندانی، جدی پشتی امام وخطیب تھے، قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے تو گاؤں والوں نے خطابت بھی مولانا محمد طفیل کے سپرد کر دی اور تب سے اب تک موصوف وہاں بحسن خوبی کام کر رہے ہیں۔

## شادیاں اور اولاد

۱۹۸۵ء کو چک ۱۸ ون ایل لکھویاں والا رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں حفظ القرآن کے مشہور استاد قاری روشن دین کی صاحبزادی سے شادی ہوئی، جس سے اولاد نہیں ہے۔ بایں وجہ چھوٹے بھائی کی وفات کے بعد ۱۹۹۵ء میں ان کی بیوہ سے نکاح ثانی کیا، جس سے اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی عطا کیے۔ دونوں بیویوں کو زیارت حرمین شریفین اپنی معیت میں الگ الگ کروا چکے ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ عفیف، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ، مولوی حفیظ الرحمان لکھوی فاضل مدینہ یونیورسٹی، شیخ الحدیث حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ آف ڈھلیانہ، مولانا محمد اسماعیل علوی، مولانا محمد یونس ۴ جی ڈی اوکاڑہ، حافظ محمد شریف بھٹوی، میاں محمد عمر، شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد طاہر طیب بن محمد طیب بھٹوی

محمد طاہر طیب راقم الحروف کے سب سے بڑے بیٹے اور شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی کے نواسے ہیں۔ فکری گفتگو کرنے والے اچھے سلجھے ہوئے خطیب ہیں اور جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی خطباء کی ٹیم میں شامل ہیں۔ یکم شوال ۱۳۹۳ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک جامع مسجد قدس محلّہ اسلام آباد گوجرانوالہ میں حافظ نذیر احمد مرحوم سے پڑھا۔ گورنمنٹ پرائمری سکول ہاشمی کالونی کنگنی والا گوجرانوالہ سے پرائمری تک تعلیم حاصل کی اور جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ دو سال درس نظامی پڑھنے کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول کھیالی سے ریگولر میٹرک کیا۔ میٹرک کے بعد دوبارہ جامعہ محمدیہ میں پڑھنے لگے۔ جامعہ محمدیہ سے ماموں کانجن چلے گئے اور ۱۹۹۳ء کو جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد سے سند فراغت حاصل کی اور پھر مرکز طیبہ مریدکے سے تدریب الدعاۃ والمعلمین کا ایک سالہ تخصص کا کورس کیا جبکہ ۱۹۹۴ء کو عربی فاضل اور ایف اے کا امتحان دیا۔

## تدریس وخطابت

عملی زندگی میں سب سے پہلے الدعوۃ ماڈل سکول ملتان روڈ لاہور میں بطور ٹیچر و ہاسٹل انچارج ڈیوٹی سنبھالی اس دوران جامع مسجد اہلحدیث گل بہار کالونی لاہور میں بطور خطیب کام کرتے رہے۔ ۱۹۹۵ء میں شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ کے حکم پر دارالعلوم محمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور بطور نائب شیخ الحدیث مسلم شریف، ہدایہ اولین اور بدایۃ المجتہد وغیرہ کتب پڑھانے لگے اور جامعہ مسجد اہل حدیث باغوالی سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں خطبہ جمعہ پڑھاتے رہے۔ ۱۹۹۷ء میں خطبہ جمعہ جامع مسجد منور اہلحدیث نکلسن روڈ لاہور دینے لگے جو آج تک جاری ہے۔ ۱۹۹۸ء کو امیر المجاہدین پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ کے حکم پر تدریس چھوڑ کر جماعۃ الدعوۃ گوجرانوالہ زون کے شعبہ دعوۃ واصلاح کے مسئول بنا دیئے گئے اور پھر ۲۰۰۲ء کو امیر صاحب کے حکم سے جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خطباء کی ٹیم میں شامل کرلیا گیا۔اس دن سے آج تک جماعت کے شعبہ دعوت واصلاح کی طرف دے دیے گئے شیڈول کے مطابق ملک بھر میں دعوت کا کام کررہے ہیں اللہ کی راہ میں کبھی پنجاب، کبھی سندھ، کبھی سرحد اور کبھی کشمیر دعوتی سفروں کا سلسلہ جاری ہے۔

## اللہ کی راہ میں آنکھ کی شہادت

جماعت کے شعبہ دعوت واصلاح میں زندگی رواں دواں تھی کہ ۵ دسمبر ۲۰۱۰ء کو پنڈ دادن خاں ضلع جہلم میں خطاب کرنے کے لیے جارہے تھے کہ اچانک سامنے آنے والے ایک موٹر سائیکل سوار کو بچاتے ہوئے گاڑی ڈرائیور سے بے قابو ہو کر او جلہ پل جی ٹی روڑ کے ساتھ جا ٹکرائی۔ طاہر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا، نامعلوم کونسی چیز آنکھ میں لگی جس سے آنکھ پھوٹ گئی پھر علاج بسیار اور اپریشن پہ اپریشن کے باوجود آنکھ نہ بچ سکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق،

اِنْ اَنْتِ اِلَّا اصبع دَمِیْتِ
وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

## شادی اور اولاد

فروری ۱۹۹۸ء کو کلاس والا پسرور ضلع سیالکوٹ میں حاجی محمد اسحٰق آرائیں کے گھر مولانا محمد شفیع مرحوم کی نواسی کے ساتھ شادی ہوئی۔ چار بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ مہتمم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ، شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث حافظ بنیامین جھوک دادو تاندلہ، حافظ عبدالسلام بھٹوی، شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، مولانا محمد رفیق سلفی، حافظ نذیر احمد

شاگردوں میں معروف مناظر مولانا یحییٰ عارفی لاہور، مولانا ابوعبداللہ طارق، حافظ عطاء الرحمان علوی وغیرہ شامل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد سعید طیب بن محمد طیب بھٹوی

محمد سعید طیب راقم کا دوسرا بیٹا ہے۔ شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کا نواسہ ہے۔ ۱۷ نومبر ۱۹۷۵ء کو کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوا۔ ناظرہ قرآن پاک حافظ نذیر احمد امام مسجد قدس محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ سے پڑھا۔ ترجمہ قرآن پاک مولوی محمد رفیق بستانی رحمہ اللہ خطیب جامع مسجد رحمت ہاشمی کالونی کنگنی والا سے پڑھا۔ گورنمنٹ پرائمری سکول کنگنی والا سے فارغ ہو کر میٹرک کا امتحان ہائر سیکنڈری سکول گوجرانوالہ سے امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ میٹرک کے امتحان سے پہلے ڈاکٹر محمود صاحب کے کلینک واقع پیپلز کالونی میں بطور ڈسپنسر سال بھر کام کیا۔

میٹرک کے امتحان کے بعد کالج میں داخلہ لینے کا پروگرام تھا اجازت اس شرط پر ملی کہ درس نظامی بھی ساتھ پڑھو گے چنانچہ چیلنج سمجھتے ہوئے رزلٹ آنے تک اپنے نانا محترم حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے درس نظامی کے ابتدائی دو سالوں کا کورس ۲ ½ ماہ میں مکمل کر لیا، جس میں درج ذیل کتابیں مکمل پڑھ لیں۔ ابواب الصرف، علم الصرف، علم النحو، صرف میر، نحو میر، ہدایۃ النحو، بلوغ المرام القرآۃ الرشیدۃ، القرآۃ الراشدۃ، صرف بہائی، قصص النبیین (عربی) اقراء، مفید الطالبین وغیرہ جبکہ بلوغ المرام کی کتاب الطہارۃ مکمل زبانی یاد بھی کر لی۔ رزلٹ آنے پر گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ میں ایف ایس سی میں داخلہ لے لیا اور ساتھ ہی مشکوٰۃ شریف مکمل دو حصے اپنے نانا جی شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے پڑھ لی۔ ۱۹۹۴ء میں ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا اس دوران مختلف مقامات پر جمعہ پڑھانے لگے اور ساتھ ہی مرکز الدعوۃ والارشاد کے شعبہ طلباء کے حوالے سے ضلع گوجرانوالہ میں دعوتی کام کرتے رہے۔

ایف ایس سی کے بعد اپنی باقی ماندہ دینی تعلیم مکمل کرنے کی غرض سے اپنے نانا محترم کے پاس مرکز طیبہ مریدکے میں چلے گئے۔ وہاں حافظ عبدالسلام صاحب سے ترجمۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



القرآن اور سبعہ معلقہ پڑھا اور پہلے پانچ معلقات زبانی یاد کیے۔ نانا جی حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ کا کچھ حصہ، مقدمہ مسلم شریف، مقامات حریری، شرح نخبۃ الفکر وغیرہ کتب پڑھیں۔ مرکز کے دوسرے اساتذہ سے علم الصیغہ، مرقاۃ فی المنطق، تیسیر مصطلح الحدیث اور دیگر کتب پڑھیں۔ اب نانا جی نے حکم دیا کہ رمضان کے بعد جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں بخاری شریف پڑھنا ہے چنانچہ نانا جی کے مشورہ سے رمضان المبارک کی چھٹیوں میں قاضی عبدالرزاق رحمہ اللہ سے ابو داؤد شریف کا کچھ حصہ پڑھا اور رمضان کے بعد جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ کی آخری کلاس میں داخلہ لے لیا اور حافظ عبدالمنان صاحب سے صحیح بخاری کے علاوہ التصریح (علم فلکیات کی کتاب) بھی پڑھی۔ اس سارے عرصہ میں شیخ الجامعہ مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ کے حکم پر تمام طلباء جامعہ کی حاضری لگانے کی ڈیوٹی بھی نبھاتے رہے۔ جامعہ محمدیہ کے سالانہ امتحان ۱۹۹۵ء میں اپنی کلاس (آٹھویں) میں تیسری یا چوتھی پوزیشن حاصل کی اور اسی سال وفاق المدارس السلفیہ میں عالمیہ کا امتحان ممتاز حیثیت میں پاس کیا۔

## المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ میں تقرری

۱۹۹۶ کے اوائل میں حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ سے معہد کے اساتذہ کے حوالہ سے مشورہ لیا گیا تو حافظ صاحب نے جامعہ محمدیہ کے دیگر ممتاز فضلاء کے ساتھ سعید طیب کا نام بھی پیش کیا تو اس کی تقرری بطور استاد المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ مریدکے عمل میں آگئی۔ وہاں تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ مختلف غیر نصابی ذمہ داریاں بھی نبھاتے رہے۔

۱۹۹۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اسی سال مدرسہ عثمان بن عفان لاڑ ملتان، جو کہ مرکز تبوک کے نام سے معروف ہے، جماعت کی نگرانی میں آیا تو امیر جماعت پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب نے موصوف کی ذمہ داری بطور مدیر وہاں لگادی۔ وہاں دل نہ لگا تو امیر صاحب نے ایک سال بعد واپس مرکز طیبہ بلوالیا۔ ۲۰۰۱ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں ڈسکہ کی معروف شخصیت جناب احسان اللہ چیمہ کے ناگہانی قتل کے بعد وہاں لڑکوں کا مدرسہ شروع کرنے کا فیصلہ ہوا تو مدیر کے لئے بزرگوں کی نظر پھر سعید طیب پر ٹکی۔ چنانچہ انہیں وہاں بھیج دیا گیا۔ تین، ساڑھے تین سال وہاں کام کیا۔ مدرسہ چلایا، ہسپتال چلایا اور وقف کی مقبوضہ زمینوں کا قبضہ چھڑوایا۔ بات جب دشمنی تک جا پہنچی تو بزرگوں نے واپس مرکز طیبہ پھر بلوا لیا۔ ۲۰۰۷ء کے شروع تک مرکز طیبہ مرید کے تدریس و دیگر ذمہ داریوں کا سلسلہ چلا۔ پھر اعلیٰ قیادت کے مشورہ سے امیر محترم نے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث پشاور صدر بطور خطیب و مفتی جانے کا حکم دے دیا۔ وہاں ساڑھے تین سال کام کیا۔ اس دوران پورے صوبہ سرحد میں دعوتی پروگرامات چلتے رہے۔ ۲۰۱۰ء کے شروع میں مرکز حدیبیہ راولپنڈی کی ادارت موصوف کو سونپ دی گئی۔ وہاں لڑکوں اور لڑکیوں کا مدرسہ اپنی نگرانی میں چلاتے رہے۔ ۲۰۱۳ کے وسط میں امیر المجاہدین نے واپس لاہور آنے کا حکم دے دیا۔ آج کل جماعت کے ادارہ ''دار الاندلس'' لاہور میں بطور ریسرچ سکالر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تدریس اور دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ ہی پنجاب یونیورسٹی سے ۲۰۰۱ء میں ایم اے عربی اور ۲۰۰۶ء میں ایم اے اسلامیات کے امتحانات اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس کیے۔

## خطابت

دوران طالب علمی جہاں کہیں موقع ملتا، جمعہ پڑھاتے۔ تدریس شروع کرنے کے بعد مختلف جگہوں پر باقاعدہ جمعہ پڑھاتے رہے موصوف بالترتیب مرید کے، لاہور، ملتان، گوجرانوالہ، پشاور اور اسلام آباد میں مستقل خطابت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آج کل امیر المجاہدین پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ کے حکم پر سیالکوٹ کے ضلعی مرکز، مرکز ام القریٰ حاجی پورہ میں جمعہ پڑھا رہے ہیں۔

سعید طیب صاحب مستقل خطابت کے ساتھ ساتھ جماعۃ الدعوۃ کی مرکزی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دعوتی ٹیم کے اعزازی رکن بھی ہیں۔ رمضان المبارک کے دوران تو عرصہ پندرہ سولہ سال سے ملک بھر میں باقاعدہ شیڈول چلتا ہے۔ جبکہ اس کے علاوہ سال بھر مختلف علاقوں میں دعوتی پروگرام بھی چلتے رہتے ہیں۔

## شادی اور اولاد

فروری ۱۹۹۸ء میں نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ میں ابوشہید حاجی محمد صدیق مہر کے گھر شادی ہوئی۔ اللہ نے ٦ بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی ہے سب بیٹے زیر تعلیم ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ مہتمم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ، شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالسلام بھٹوی، قاضی عبدالرزاق رحمہ اللہ، مولانا محمد رفیق جھجھوی، مولانا خالد بن بشیر مرجالوی، مولانا عبدالرفیق بستانی رحمہ اللہ، حافظ نذیر احمد محلّہ اسلام آباد، ماسٹر محمد خالد سرفراز کالونی

## کلاس فیلو

حافظ طلحہ سعید مسئول شعبہ اساتذہ جماعۃ الدعوۃ پاکستان، تنویر احمد کشمیری قاضی شرعی عدالت آزاد کشمیر، مولانا گل ولی کوہاٹی، مولانا عبدالرحمان ساجد مدرس جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ، مولانا محمد یوسف صارم مرکز طیبہ مرید کے وغیرہم

## تلامذہ

مولانا مبشر حسین لاہوری، مولانا عمران ایوب لاہوری، قاضی عبدالباسط اسلام آباد، مولانا عرفان جاوید، مولانا ثناء اللہ صدیقی، مولانا عظیم حاصل پوری، مولانا ابوموسیٰ کشمیری وغیرھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد ارشد (فاضل مدینہ یونیورسٹی) بن حافظ عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ

محمد ارشد حافظ محمد عبداللہ بھٹوی کے بڑے بیٹے ہیں۔ اصل نام صرف محمد ہے۔ میٹرک کے امتحان کے لیے فارم پر کرتے وقت ارشد کا اضافہ کیا گیا۔ تو نام محمد ارشد ٹھہرا۔ ۱۹۵۷ کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے پڑھا۔ سکول کی تعلیم پرائمری بھٹہ محبت سے، مڈل بیگم کا کوٹ ضلع قصور سے اور میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول حجرہ شاہ مقیم سے کیا۔

جامعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رینالہ خورد سے مکمل قرآن پاک ۱۹۷۳ء میں حفظ کیا۔ اپنے والد حافظ عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ اور دیگر اساتذہ سے جامعہ چینیا نوالی لاہور میں درس نظامی دو سال پڑھا۔ پھر جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ابوداؤد شریف تک پڑھا اور ساتھ پرائیویٹ ایف اے کا امتحان دیا۔ پھر جامعہ رحمانیہ لاہور میں آ گئے۔ ۱۹۷۹ء میں وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کی قائم کردہ قاضی کلاس کا کورس ۱۹۸۰ء میں مکمل کر کے اس کی سند لی۔ ۱۹۸۱ء کو جامعہ رحمانیہ لاہور کی طرف سے مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہو گیا۔ اور ۸۹۔۱۹۸۸ء کو کلیۃ الدعوۃ واصول الدین مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب سے سند فراغت حاصل کر کے پاکستان آ گئے۔

## تدریسی خدمات

ایک سال جامع مسجد محمدی احمد آباد پل دھول کے تعمیری کام میں مصروف رہے۔ مدرسہ ابن تیمیہ لاہور میں ایک سال۔ چنگوانی صاحب کے مدرسہ ابن قاسم ملتان میں دو سال تدریسی خدمات انجام دیں۔ اور انہیں دنوں ملتان ہی میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ایم اے کا امتحان دیا۔ ۱۹۹۴ء سے ۱۹۹۷ء تک جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں تدریسی خدمات انجام دیں انہی دنوں والد صاحب بیمار ہو گئے۔ تو تدریسی سلسلہ ختم کر کے گھر آ کر والد صاحب کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## دوبارہ سعودی عرب

۲۰۰۹ءکومحکمہ جالیات سعودی عرب میں بطور مترجم وداعی رابغ شہر میں تقرری ہوگئی۔ ایک سال وہاں کام کیا،اس دوران کئی غیر مسلموں نے ان کی تبلیغ پر دین حق اسلام کوقبول کیا۔ سال بعد ملنے کے لیے پاکستان آئے تو والد صاحب نے بوجہ اپنی بیماری کے سعودی عرب جانے سے روک دیا۔اور جامع مسجد محمدی احمد آباد(پل ڈھول)جمعہ پڑھانے کی مستقل ڈیوٹی لگادی۔جبکہ موصوف پہلے یونیورسٹی سے واپسی کے بعد سے ہی جمعہ پڑھا رہے تھے۔

احمد آباد پل ڈھول پر دوسکول غازی پبلک،آئیڈیل پبلک،دونوں میں ۱۹۹۷ء سے عربی،اسلامیات پڑھانے کی ڈیوٹی دے رہے ہیں آپ کی دعوت سے سینکڑوں بچوں اور بچیوں کےعقائددرست ہوچکے ہیں۔

## شادی اوراولاد

۱۹۸۴ءکوبڑے ماموں سیٹھ محمد یعقوب آف کوٹ ادومظفر گڑھ کے گھر شادی ہوئی۔ تین بیٹے اورچار بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ فیصل آبادی، شیخ الحدیث حافظ ثناءاللہ خان مدنی،مولانا قدرت اللہ فوق، شیخ الحدیث حافظ احمداللہ چھتوی، شیخ الحدیث عبیداللہ عفیف، شیخ الحدیث علی محمد حنیف (نومسلم) شیخ الادب مولانا صادق خلیل۔

## ہم مکتب رفقاء

سید ضیاءاللہ شاہ بخاری،قاری ابراہیم میر محمدی،مولانا یٰسین ظفر چوہدری جامعہ سلفیہ، مولانا یونس بٹ جامعہ سلفیہ،حافظ محمد شریف مرکز التربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا ماسٹر محمد رفیق بن بشیر احمد

مولوی محمد رفیق شاہد جامع مسجد محمدی بھٹہ محبت میں عرصہ دراز سے خطبہ جمعہ کی خدمات فی سبیل اللہ سرانجام دے رہے ہیں اور ساتھ گورنمنٹ سروس کرتے ہیں ان کا تعلق بھی ارائیں (جتالہ) برادری سے ہے۔

موصوف یکم نومبر ۱۹۶۵ء کو بھٹہ محبت میں بشیر احمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک قاری محمد رفیق آف گہلن ہٹھاڑ سے مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت میں پڑھا۔ گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے پرائمری تک عصری تعلیم حاصل کی اور پھر درس نظامی کے لیے دارالعلوم ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ میں داخلہ لے لیا مگر چھ ماہ بعد ہی چھوڑ کر جامع مسجد چینیانوالی لاہور چلے گئے۔ درس نظامی وہاں مکمل کیا اور ۱۹۸۲ء کو سند فراغت حاصل کی اور ساتھ فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۸۴ء کو علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد لاہور سے ایک سالہ تخصص کا کورس کیا۔ ۱۹۸۵ء کو گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج گکھڑ ضلع گوجرانوالہ سے او ٹی کا کورس کیا۔ ۱۹۸۶ء میں وفاق المدارس السلفیہ سے عالمیہ کا امتحان پاس کر کے سند حاصل کی۔

## ملازمت

۲۱ ستمبر ۱۹۸۵ء کو گورنمنٹ مڈل سکول رکن پور ضلع اوکاڑہ میں بطور او ٹی تقرری ہوئی۔ ۱۹۸۶ء کو گورنمنٹ ہائی سکول راجووال اور ۱۹۹۰ء کو حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ میں ٹرانسفر ہوگئی۔ ۲۰۰۵ء کو پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے اسلامیات اور ۲۰۱۰ء کو ایم ایڈ کیا۔ ایم ایڈ کے بعد ایس ایس ٹی گریڈ مل گیا۔ آج کل گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۱۹ ڈی شیر گڑھ میں بطور ہیڈ ماسٹر سروس کر رہے ہیں۔

## جامع مسجد بھٹہ محبت میں خطابت

مولوی محمد حنیف کنگن پوری جامع مسجد محمدی بھٹہ محبت میں خطیب تھے۔ ۱۹۸۵ء کو چھوڑ کر چلے گئے تو جامع مسجد محمدی کے لیے خطیب کے سلسلہ میں ایک میٹنگ ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



راقم الحروف نے مولوی رفیق صاحب کو عرض کیا کہ آپ اس مسجد میں خطبہ جمعہ دیا کریں تو مولوی صاحب نے اس عرض کو قبول کرتے ہوئے ڈیوٹی سنبھال لی اور تب سے اب تک اللہ کی رضا کے لیے ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

## شادی اور اولاد

۱۹۸۶ء کو بھٹہ محبت میں حکیم عبدالمجید صاحب کے گھر شادی ہوئی جو کہ مولوی رفیق صاحب کے پھوپھا ہیں۔ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹا درس نظامی کا طالب علم ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ عفیف، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ آف ڈھلیانہ، مولانا حفیظ الرحمان لکھوی، پروفیسر عبدالسلام کیلانی فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب، مولانا عتیق اللہ آف الہ آباد قصور، مولانا محمد اسماعیل علوی، قاری محمد رفیق آف چونیاں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# مولانا حافظ عبدالسلام ولد منظور احمد

حافظ عبدالسلام، حافظ محمد حنیف ربانی کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ اچھے خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے مدرس اور مناظر بھی ہیں۔

## پیدائش

۱۱۹ کتوبر ۱۹۸۶ء کو واں جتالہ (بھٹہ محبت) میں پیدا ہوئے ناظرہ قرآن پاک حافظ محمد اسلم صاحب سے مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت میں پڑھا اور ایک پارہ حفظ بھی کیا۔ گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے مڈل کیا پھر جامع مسجد توحید اہلحدیث مغل پورہ لاہور میں قاری رمضان تونسوی صاحب سے مکمل قرآن پاک حفظ کر کے جون ۲۰۰۰ء میں حفظ کی سند لی اور جامعہ ابی ہریرہ رینالہ خورد میں درس نظامی کے لیے داخلہ لے لیا۔ ۲۰۰۷ء کو جامعہ ابی ہریرہ سے سند فراغت حاصل کی اور ساتھ وفاق المدارس سلفیہ کے تمام امتحانات دے کے عالیہ کی ممتاز پوزیشن میں سند حاصل کی۔ علم نحو کی پختگی کے لیے شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس اثری کے پاس مہنتاں والا دیپالپور میں کچھ وقت گزارا۔

## خطابت، تدریس

فراغت کے بعد مزید فیض کے لیے ستیانہ بنگلہ میں مولانا عتیق اللہ سلفی کے پاس گئے تو حضرت سلفی صاحب نے خطابت کے لیے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ بھیج دیا۔ فروری ۲۰۰۸ء سے وہاں کام کر رہے ہیں۔ ۲۰۰۹ء میں جامعہ محمدیہ ننکانہ روڈ شاہ کوٹ میں شعبہ علوم اسلامیہ (درس نظامی) میں تدریس کا موقع مل گیا۔ تب سے اب تک دونوں ڈیوٹیاں بحسن خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

## مناظرانہ ذوق

حافظ عبدالسلام مناظرانہ ذوق بھی رکھتے ہیں۔ شاہ کوٹ میں ایک دیوبندی عالم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عدم رفع الیدین پر ایک پمفلٹ لکھا تو اس کا جواب عدم رفع الیدین کے دلائل کا جائزہ لکھ کر دیا جس کے بعد پھر کوئی جواب نہیں آیا۔ ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو مولانا سعید اسعد فیصل آبادی بریلوی عالم کے بیٹے ذیشان اسعد سے گستاخ رسول کون؟ کے موضوع پر بالمشافہ گفتگو ہوئی۔ مولانا عبدالرؤف صاحب، حافظ عبدالسلام کے معاون تھے چند ٹرمز کے بعد مدمقابل لاجواب ہو گئے۔ تیسرا مناظرہ شریں شانکر گاؤں جڑانوالہ روڈ پر مرزائیوں کے مربی سے ہوا۔ حافظ عبدالسلام کے معاون مولانا محمد عمران داؤد و مدرس جامعہ محمدیہ شاہ کوٹ تھے۔ اس مناظرہ میں مرزائی مربی کو رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

## شادی اور اولاد

۱۹ مئی ۲۰۰۷ء کو اختر آباد ضلع اوکاڑہ (دھونی والا) میں شادی ہوئی۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ شفیق الرحمان لکھوی، مولانا خلیق الرحمان لکھوی رحمہ اللہ، مولانا محمد اسلم صدیقی فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ، مولانا صلاح الدین لکھوی فاضل مدینہ یونیورسٹی، مولانا حفظ الرحمان لکھوی، مولانا محمد ادریس اثری، مولانا عبداللہ فاروقی، مولانا عبداللہ نور، مولانا ساجد اقبال، مولانا محمد اسلم بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا عبدالرشید ولد حکیم عبدالمجید

مولانا عبدالرشید مولانا چراغ دین کے پوتے اور حافظ شبیر ربانی کے بڑے بھائی ہیں۔خاموش طبع ،اچھے خطیب و مدرس ہیں۔چہرہ سے شرافت ٹپکتی ہے۔۱۹۶۰ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔پرائمری تک تعلیم بھٹہ محبت سے حاصل کی ،ناظرہ قرآن پاک مولوی نذیر احمد آف گدپور ضلع قصور سے جامع مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت میں پڑھا۔تیسواں پارہ مولوی رحمت اللہ سے حفظ کیا اور پارہ اول کا ترجمہ شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے پڑھا پھر حافظ صاحب کے حکم سے ہی جامعہ کمالیہ راجووال میں داخل ہو گئے۔ایک سال بعد مدرسہ ڈھلیانہ میں چلے گئے۔تین سال بعد شیخ الحدیث حافظ عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ جامعہ چینیانوالی لاہور میں اپنے ساتھ لے آئے۔۱۹ جون ۱۹۸۱ء کو چینیانوالی لاہور سے سند فراغت حاصل کی بعدازاں جامعہ لاہور الاسلامیہ میں داخلہ لے کر ایک سال وہاں پڑھا۔

## تدریس وخطابت

فراغت کے بعد شیخ الحدیث مفتی عبیداللہ عفیف صاحب کے حکم سے جامعہ العلوم الاثریہ جہلم برائے تدریس پہنچ گئے۔اتفاق سے اس دن وہاں علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ پہنچے ہوئے تھے۔عبدالرشید صاحب کی ان سے ملاقات ہوئی ،پوچھا عبدالرشید کیسے؟ان کو بتایا کہ تدریس کے لیے آیا ہوں۔خوش ہو کر فرمانے لگے۔ماشاء اللہ۔واپسی پر حافظ عبدالغفور صاحب کو فرمانے لگے: حافظ صاحب! یہ میری امانت ہے،ان کا خاص خیال رکھنا۔جولائی ۱۹۸۵ء کو وہاں سے چھوڑ کر حافظ عبدالستار حامد کی دعوت پر جامعہ توحیدیہ وزیرآباد پڑھانا شروع کر دیا۔

## نیوجبوٹ آزاد کشمیر آمد

اپریل ۱۹۸۶ء کو نیوجبوٹ (جاتلاں) آزاد کشمیر کے جماعتی حضرات حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جہلمی کے پاس گئے کہ ہمیں خطیب و مدرس کی ضرورت ہے تو حافظ صاحب نے حکم دے کر وزیر آباد بھیج دیا۔ تب سے اب تک جامع مسجد اہلحدیث نیوجبوٹ (جاتلاں) آزاد کشمیر میں خدمت خطابت وتدریس سرانجام دے رہے ہیں۔

## شادی اور اولاد

مولا پور نزد چونیاں مولوی ہدایت اللہ کے گھر ۱۹۸۴ء میں شادی ہوئی۔ تین بیٹے چار بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مفتی عبیداللہ عفیف، مولانا حفیظ الرحمان لکھوی فاضل مدینہ یونیورسٹی، حافظ عبدالرزاق آف ڈھلیانہ، قاری نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ، مولانا محمد اسماعیل وزیر آبادی، مولانا عتیق اللہ قطب وغیرھم۔

شاگردوں میں مفتی عبدالغفار سلفی آزاد کشمیر، عبدالکبیر محسن وغیرہ شامل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا پروفیسر عبدالحفیظ منیر ولد محمد اکبر

عبدالحفیظ منیر مولانا عبداللطیف بھٹوی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ طالب علمی کے زمانہ میں ہی والدہ کے فوت ہونے کے بعد کراچی چلے گئے۔ پھر وہیں کے ہی ہو کر رہ گئے۔ بذریعہ فون ان سے رابطہ کیا اور اپنا مدعا پیش کیا تو انہوں نے کہا ایک سوال نامہ بنا کر بھیج دیں وہ میں نے بھیج دیا تو اس کا جواب انہوں نے تحریراً مجھے بھیجا۔ لہٰذا میں نے ان کی تحریر کی روشنی میں کچھ کمی وبیشی کے ساتھ ان کے حالات لکھ دیئے ہیں۔

عبدالحفیظ یکم مئی ۱۹۵۵ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک امام مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت میاں محمد عمر سے پڑھا اور پرائمری تک عصری تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول بھٹہ محبت سے حاصل کی۔ ان کے بڑے بھائی مولانا عبداللطیف اس وقت جامعہ قدوسیہ اہلحدیث کوٹ رادھاکشن میں پڑھاتے تھے ان کے پاس وہاں جا کر درس نظامی کی کتب پڑھنی شروع کیں۔ کچھ عرصہ بعد دارالعلوم ڈھلیانہ چلے گئے اور باقاعدہ درس نظامی کورس شروع کیا۔ حسن اتفاق کہ ان دنوں وہاں مناظر اسلام مولانا احمد دین گکھڑوی آئے ہوئے تھے اور ترجمہ قرآن پاک کی کلاس وہ پڑھاتے تھے لہٰذا ان کی شاگردی کا شرف حاصل کیا۔ دو سال بعد جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ چلے گئے۔ ان دنوں اگرچہ موصوف باقاعدہ طور پر بخاری شریف کے طالب علم تو نہ تھے لیکن حضرت گوندلوی رحمہ اللہ کے حلقہ درس میں استفادہ کے لیے شرکت کرتے رہے۔

## بحرالعلوم کراچی میں داخلہ

والدہ محترمہ فوت ہوگئیں۔ تو حالات سے بددل ہو کر کراچی چلے گئے اور بحرالعلوم سعودیہ کراچی میں داخل ہوگئے۔ وہاں درس نظامی مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی اور کچھ عرصہ شیخ العرب والعجم پیر بدیع الدین شاہ راشدی پیر آف جھنڈا کے پاس اکتساب فیض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیا۔ اصول تخریج، کتب بینی کے نکات ان سے سیکھے۔ ان کے حکم سے مسند احمد بن حنبل کا مطالعہ کیا۔ مخطوطات پڑھنے کا فن سیکھا اور ضعفاء عقیلی کا مطالعہ کیا۔ اب شاہ صاحب سے رخصت ہو کر پھر پنجاب میں آ کر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد میں تخصص فی الحدیث میں داخلہ لے لیا۔ اور بڑے بڑے شیوخ سے کسب فیض کیا۔ وہاں خطیب بغدادی اور تاریخ پر ایک مقالہ لکھا جو ادارہ کے ذمہ داران نے وصول کر لیا نا معلوم شائع ہوا یا ضائع ہوا۔

## تخصص فی الحدیث کا امتحان

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کی سالانہ کانفرنس شروع تھی۔ محدث گوندلوی رحمہ اللہ اور دیگر بڑے بڑے شیوخ پہنچے ہوئے تھے۔ کہ مولانا محمد اسحاق چیمہ صاحب تخصص فی الحدیث کے طلباء کو بلا کر فرمانے لگے آج یہاں محدث گوندلوی رحمہ اللہ تمہارا امتحان لیں گے۔ پھر امتحان شروع ہو گیا۔ عبدالحفیظ کہتے ہیں جب میں اندر کمرہ امتحان میں گیا۔ تو ماحول کچھ اس طرح تھا کہ گوندلوی رحمہ اللہ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ شیخ عبداللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ اور شیخ سلطان محمود رحمہ اللہ جلال پوری دونوں گوندلوی صاحب کو دبا رہے تھے اور مولانا عبدہ الفلاح رحمہ اللہ قریب کرسی پر تشریف فرما تھے۔ اب گوندلوی صاحب نے سوالات کرنا شروع کیے جن میں ایک سوال تھا کہ علت فی الحدیث کسے کہتے ہیں۔ میں نے جو کچھ پڑھا تھا وہ جواب دیا مگر گوندلوی رحمہ اللہ صاحب مسکراتے رہے۔ کئی بار دھرانے کے باوجود آپ کی مسکراہٹ جاری رہی، جو غماز تھی اس بات پر کہ جواب درست نہیں ہے۔ تو شیخ بڈھیمالوی فرمانے لگے حضرت لڑکا ٹھیک کہہ رہا ہے اور میرے علم میں بات ایسے ہی ہے۔ تو گوندلوی صاحب فرمانے لگے: نہیں، علت فی الحدیث وہ ہوتی ہے کہ بظاہر حدیث کی سند میں کوئی سقم نہ ہو مگر محدث اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ یہ سن کر تمام اساتذہ ششدر رہ گئے۔ اس امتحان میں مجھے حافظ صاحب نے ۱۰۰ میں ۴۵ نمبر دیئے۔ چیمہ صاحب فرمانے لگے خوش قسمت ہو حافظ صاحب اتنے نمبر کسی کو کم ہی دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تخصص کا امتحان دے کر دوبارہ کراچی چلے گئے اور میٹرک ،ایف اے، بی اے، ایم اے کیا اور نیوی کے ایک سکول میں پڑھانے لگے۔ اور پی ایچ ڈی کے لیے راشدی خاندان کی دینی، علمی، سیاسی خدمات پر مقالہ تحریر کیا مگر اس کو جمع نہ کرا سکے اور نہ ہی ڈگری حاصل کر سکے۔ ۱۹۹۰ء کو پاکستان آرمی کے معروف بریگیڈیئر مستنصر باللہ بدین آرمی کالج میں بطور پرنسپل لے گئے اور چار سال وہاں کام کیا پھر واپس کراچی آ گئے۔ اور میمن گوٹھ میں ایس اے ماڈل سکول کے نام سے اپنا ادارہ شروع کیا جو بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔

## تعلیمی قابلیت

ایم اے اُردو، عربی، اسلامیات، فاضل درس نظامی۔ تخصص فی الحدیث، فاضل عربی، فاضل اُردو، مقالہ پی ایچ ڈی

## تصنیف وتالیف

مقالہ خطیب بغدادی اور تاریخ، تخریج طبقات المدلسین لابن حجر، عہد نبوی کے حافظ قرآن اوران کی حفاظت، تعویذ گنڈا کی شرعی حیثیت۔

## شادی اوراولاد

۱۹۸۴ء کو اوکاڑہ کے ایک بریلوی خاندان میں شادی ہوئی۔ اب پورا خاندان مسلک اہل حدیث قبول کر چکا ہے۔ تین بیٹے ہیں، بیٹی کوئی نہیں۔

## اساتذہ کرام

محدث العصر حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حافظ عبداللہ بڈھیمالوی، شیخ القرآن مولانا عبدہ الفلاح رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ جھال خانوآنہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ نورپوری، شیخ الحدیث پیر بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ، مناظر اسلام مولانا احمد دین رحمہ اللہ گکھڑوی، حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ ڈھلیانہ، مولانا اسحاق چیمہ، حافظ عبدالسلام بھٹوی، مولانا ارشاد الحق اثری،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مولانا جمعہ خاں، مولانا محمد رفیق جھجھوی، مولانا عبدالرحمان لکھوی رحمہ اللہ، حافظ شفیق الرحمان لکھوی، مولانا حبیب الرحمان لکھوی، مولانا پروفیسر عبدالحکیم سیف کوٹ رادھاکشن، شیخ الحدیث کرم الدین سلفی کراچی، شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز نورستانی، میاں محمد عمر۔

## ہم عصر ساتھی، کلاس فیلو

مولانا عبدالقہار برق توحیدی، مولانا محمد یحییٰ گوندلوی مصنف کتب کثیرہ، مولانا عبدالوحید، مولانا عبدالکریم شجاع آبادی

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم اور معروف خطیب قاری عبدالرحیم صاحب راجن پوری شاگردوں میں شامل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا غلام نبی المعروف غلام اللہ شارق ولد محمد شریف جتالہ

غلام اللہ جن کا اصل نام غلام نبی ہے۔ مولوی شیر الٰہی شاکر (فوجی) کے بڑے بھائی امام دین کے پوتے ہیں۔ نومبر ۱۹۸۰ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ۳ سال کی عمر میں والدہ فوت ہو گئیں اور ۶ سال کی عمر میں والد صاحب داغ مفارقت دے گئے۔ جبکہ دادی پیدائش سے پہلے فوت ہو چکی تھیں۔ یتیم پوتے کی تمام ذمہ داری دادا امام دین پر آ پڑی۔ گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے پرائمری کیا۔ ناظرہ قرآن پاک حافظ محمد اسلم بھٹوی اور حاجی رحیم بخش سے پڑھا۔ پھر جامعہ ابی ہریرہ رینالہ خورد میں حفظ کے لیے داخل کرا دیا گیا۔ ایک سال میں ۳ پارے حفظ کیے۔ دادا جی کے حکم سے مولانا رفیق بھٹوی نے جامعہ کمالیہ راجووال میں درس نظامی کے لیے داخل کرا دیا۔ دو سال بعد مرکز الدعوۃ السّلفیہ ستیانہ بنگلہ ضلع فیصل آباد چلے گئے۔ وہاں چوتھی کلاس مکمل کرنے کے بعد بیمار پڑ گئے۔ اور اپنے ننھیال چک نمبر ۳۰ فارم ضلع اوکاڑہ چلے گئے۔ اسی دوران تیاری کر کے ۱۹۹۸ء کو میٹرک کا امتحان دیا اور پھر دوبارہ ستیانہ بنگلہ جامعہ میں پانچویں کلاس پڑھنے لگے۔ ۲۰۰۰ء کو وہاں سے درس نظامی کی تکمیل پر سند فراغت حاصل کی اور ۲۰۰۱ء میں جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد میں وفاق المدارس کے درجہ عالمیہ کا امتحان پاس کیا اور ۲۰۰۲ء میں ایف اے کیا۔

## ملازمت، خدمات

فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالسلام کیلانی استاد محترم مولوی شیر الٰہی شاکر (فوجی) کی وساطت سے مکتبہ دارالسلام لاہور کے عربی سیکشن میں بطور سیل مین انچارج ڈیوٹی مل گئی وہاں دوران ڈیوٹی شیخ القراء قاری محمد ادریس عاصم صاحب سے تجوید وقراءت روایت حفص پڑھ کر سند حاصل کی اور بی اے، بی ایڈ، ایم اے اسلامیات واُردو کیا۔ ساتھ ساتھ الشیخ محمد بن جمیل زینو کی کتاب من بدائع قصص النبوی الصحیحہ کا ترجمہ کیا اور ۲۰۰۴ء کو محکمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اوقاف کی طرف سے قرآن پاک کی اشاعت میں پروف ریڈنگ کے لیے تقرری کرائی۔

## دارالسلام سے واربرٹن منڈی

۲۰۰۵ء کو حضرت کیلانی صاحب، مولانا عبدالعظیم کے مشورہ سے اپنے آبائی قصبہ منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ لے آئے۔ دو سال وہاں کام کیا۔

## واربرٹن سے کالیکی منڈی

سرپرست ادارہ مکتبہ دارالسلام مولانا عبدالمالک مجاہد الریاض سعودی عرب کے پڑوس میں ایک بھائی شوکت نامی مسلکاً دیوبندی رہائش پذیر تھے۔ مجاہد صاحب سے متاثر ہو کر انہوں نے مسلک اہلحدیث قبول کر لیا۔ اب ان کو اپنے گاؤں کالیکی منڈی میں مسلک اہل حدیث کے لیے کام کرنے کی تڑپ پیدا ہوئی۔ تو مجاہد صاحب کے مشورہ سے قرعہ فال مولوی غلام اللہ صاحب کے نام نکلا کہ ان کی بیوی بھی درس نظامی کی فارغ تھی۔ شوکت صاحب کے ذاتی دو مکان تھے انہوں نے ایک کو رہائش کے لیے اور ایک کو عارضی مسجد ومدرسہ کے لیے وقف کر دیا پھر غلام اللہ بھٹوی صاحب نے وہاں دعوت کا کام کیا۔ تین سال بعد ایک بہترین جامع مسجد قبا اہلحدیث تعمیر ہو چکی تھی اور اب باقاعدہ جماعت اہلحدیث کے احباب وافراد وہاں مسلک اہلحدیث کی تبلیغ میں سرگرم ہیں۔ مولوی غلام اللہ صاحب کچھ عرصہ سے مرکز البدر بونگہ بلوچاں ضلع قصور میں سلسلہ تدریس جاری کیے ہوئے ہیں۔

## تصنیف وتالیف

تراجم: کتاب من بداع قصص النبوی الصحیحۃ (اُردو) از شیخ محمد بن جمیل زینو

الالمام بأحاديث الأحكام کے فوائد وتوضیح (اُردو) از ابن دقیق العید شائع شدہ مکتبہ نعمانیہ لاہور

مترجم بخاری شریف از علامہ وحید الزمان پر عرض ناشر

وصیتیں، نصیحتیں کے نام سے ایک کتاب مکمل ہو چکی ہے جو زیر طبع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ضیائے حدیث ماہنامہ میں مضامین، بنام ابوضیغم شارق غلام اللہ شارق چھپتے ہیں۔
ننھیال کے ہاں چک ۳۰ فارم ضلع اوکاڑہ میں ۲۰۰۸ء کو شادی ہوئی۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی، ابونعمان مولانا بشیر احمد صاحب، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ، مولانا عتیق اللہ سلفی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا شیر الٰہی شاکر ولد غلام محمد جتالہ

بھٹہ محبت کے پرانے اہل حدیثوں میں غلام محمد ( المعروف بابا غلام ہٹی والا ) بڑا معروف نام تھا جن کے دو بیٹے تھے امام دین، محمد دین، امام دین اس وقت گاؤں کے اہل حدیث افراد میں سب سے زیادہ عمر والے اور جتالہ خاندان کی تاریخ کو جاننے والے ہیں۔ بابا غلام محمد نے پہلی بیوی کی وفات کے بعد بڑھاپے میں دوسری شادی کی جس میں سے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام علی شیر بہادر رکھا۔

علی شیر بہادر ۱۹۶۵ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک مسجد محمدی بھٹہ محبت میں مولوی رحمت اللہ آف چونیاں سے پڑھا۔ گورنمنٹ مڈل سکول بھٹہ محبت سے پرائمری پاس کیا۔ ۱۹۷۴ء میں والد صاحب فوت ہو گئے۔ والد کی خواہش بیٹے کو عالم بنانے کی تھی۔ اس لیے ۱۹۷۶ء کو شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پاس جامعہ رحمانیہ کامونکی میں داخل ہو گئے۔ حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ نے علی شیر بہادر کا نام تبدیل کر کے شیر الٰہی شاکر رکھ دیا۔ شیر الٰہی نے تین سال حافظ صاحب کے پاس پڑھا پھر ۱۹۷۹ء کو جامعہ محمدیہ اوکاڑہ چلے گئے۔ اور کچھ ہی عرصہ بعد چیدیانوالی لاہور میں آ گئے۔ ایک سال وہاں رہ کر تقویۃ الاسلام مدرسہ غزنویہ لاہور میں جا کر شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق حسینوی کے پاس بخاری شریف پڑھ کر ۱۹۸۱ء میں سند فراغت حاصل کی اور بعد میں علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد لاہور سے ایک سالہ تخصص کا کورس کے لیے داخلہ لیا۔

## اپنی مدد آپ کے تحت حصول تعلیم

راقم الحروف بمعہ اہلیہ ۲۰۰۱ء کو حج وعمرہ کے لیے سعودی عرب گیا۔ ان دنوں شاکر صاحب سرکاری ڈیوٹی پر جدہ میں موجود تھے۔ ان کو پتہ چلا تو رات کے تقریباً ایک بجے ہمارے مکان پر پہنچ گئے اور فرمانے لگے میں آپ کو لینے کے لیے آیا ہوں چنانچہ اسی وقت ہمیں ساتھ لے کر جدہ کے لیے روانہ ہوئے اور فجر کی نماز جدہ میں ان کے گھر ادا کی۔ پھر دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تین دن ان کے ہاں ٹھہرے اور وہاں کی سیر کی۔ واپسی پر شاکر صاحب اپنی آپ بیتی سناتے ہوئے فرمانے لگے کہ جب میں نے بادشاہی مسجد لاہور میں تخصص کے لیے داخلہ لیا تو گھریلو حالات سازگار نہ تھے کہ میرے تعلیمی اخراجات برداشت کر سکیں اور میں اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکوں چنانچہ علماء سلف کی طرح میں نے محنت کر کے تعلیم جاری رکھنے کا عزم بالجزم کیا، چنانچہ دن کو تعلیم حاصل کرتا اور رات کو انڈے ابال کر یا اور کوئی مناسب چیز لے کر بسوں میں بیچتا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم سے اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرتا۔ موصوف نے اس طرح تخصص کے بعد میٹرک، ایف اے، بی اے، فاضل عربی تک تعلیم مکمل کی۔

## ملازمت

امتحانات سے فارغ ہوئے تو پاکستان آرمی میں ۱۹۸۷ء کو خطابت کے لیے انٹرویو دیا اور کامیاب ہو کر پاکستان آرمی سے منسلک ہو گئے اور آج تک سروس میں ہیں۔

۱۹۸۶ء کو خالہ زاد بھائی شیخ الحدیث مولانا عبداللطیف بھٹوی کے گھر شادی ہوئی تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

## زیارت حرمین شریفین

۲۰۰۰ء کو پاکستان آرمی کی طرف سے چار سال کے لیے جدہ سعودی عرب میں ڈیوٹی لگی۔ اس دوران اپنی والدہ محترمہ اور بیوی بچوں سمیت خوب دل بھر کر زیارات حرمین شریفین اور حج وعمرہ کی حسرتیں پوری کیں۔ آج کل واہ کینٹ ٹیکسلا پاکستان میں آن ڈیوٹی ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسحاق رحمہ اللہ حسینوی، شیخ الحدیث حافظ عبدالرشید گوہڑوی، مولانا عبیداللہ عفیف، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی حفظہ اللہ، مولانا عبدالسلام کیلانی فاضل مدینہ یونیورسٹی، مولانا محمد رفیق آف سمندری، مولوی رحمت اللہ آف بگے چونیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد رمضان ولد احمد دین

مولوی محمد رمضان کی پوری فیملی کا تعلق بریلوی حنفی مسلک سے تھا ان کے تین چار پشت اوپر پردادا کا نام حافظ لال حبیب تھا۔ان کے نام پر ہمارے گاؤں کا بڑا قبرستان حافظ لال حبیب کا قبرستان مشہور ہے۔اور دیسی مہینے ہاڑ کی تین تاریخ کو ہر سال وہاں میلہ لگتا ہے۔مولوی رمضان کے دادا دین محمد اس دربار کے گدی نشین تھے،اور وہاں کی آمدنی کے اکیلے مالک تھے۔مولانا رمضان صاحب کا بیان ہے کہ میں چھوٹا تھا،دادا محترم میلہ کے موقعہ پر اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے اور شام کو دربار شریف کا غلہ کھولتے اور جتنی رقم نکلتی میرے رومال میں باندھ کر گھر لے آتے تاہم جب سے اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ دی ہمارا خاندان بالکل دربار اور میلہ سے الگ ہے اور گذشتہ لغزشوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں۔مولوی رمضان کے والد کا نام احمد دین ہے اور یہ پورا خاندان حجرہ شاہ مقیم کے سجادہ نشین کا مرید تھا۔اب الحمدللہ پورا گھرانہ اہل حدیث ہو چکا ہے۔

حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ احمد دین کے پاس گئے اور کہا تجھے اللہ نے اتنے بیٹے دیئے ہیں۔ان میں سے ایک بیٹا مجھے دے دے کہ میں اس کو دین کا علم پڑھاؤں۔حافظ صاحب کا احترام کرتے ہوئے احمد دین نے محمد رمضان کو حافظ صاحب کے سپرد کر دیا۔برادری کے لوگوں نے شور مچایا کہ یہ لڑکا وہابی ہو جائے گا۔مگر احمد دین نے ثابت قدم رہ کر کہا کہ میں نے اس کو حافظ صاحب کے سپرد کر دیا ہے۔اب یہ اس کو وہابی بنائیں یا عیسائی،مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔

مولوی رمضان بھٹہ محبت میں ۱۹۷۱ء کو پیدا ہوئے۔گورنمنٹ پرائمری سکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ناظرہ قرآن پاک جامع مسجد اہل حدیث میں مولوی حنیف کنگن پوری سے پڑھا۔

۱۹۸۲ء میں درس نظامی پڑھنے کے لیے مدرسہ رحمانیہ کامونکی حافظ محمد صاحب بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس آ گئے۔ ۱۹۸۷ء تک مدرسہ رحمانیہ کاموکی میں درس نظامی مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی اوراس کے بعد مولانا بشیر احمد بھٹوی کے پاس دو ماہ میں تیاری کر کے وفاق المدارس السّلفیہ کا امتحان دیا۔ اور گھر آ کر دو سال فارغ رہے۔ تقریباً ۱۹۹۰ء میں بطور خطیب ماڑی ٹھاکراں اور پھر ماڑی خورد ضلع گوجرانوالہ میں ۹ سال خطابت کی۔ کچھ عرصہ چیمہ کالونی وزیر آباد اور وارث کوٹ رہ کر دوبارہ ماڑی خورد آ گئے اور ۲۰۱۱ء کو وہاں سے چھوڑ کر پھر گھر آ گئے۔

## شادی اور اولاد

بھٹہ محبت میں سگی خالہ کے گھر شادی ہوئی۔ چار بچے ہوئے کہ بیوی فوت ہو گئی۔ اور خالہ نے دوسری بیٹی کا رشتہ دے دیا جس سے تین بچے ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ۔ مولانا محمد رفیق رحمہ اللہ آف سمندری، مولانا محمد اکرم جمیل صاحب کاموکی، مولانا بشیر احمد بھٹوی، مولانا محمد حنیف کنگن پوری

## ہمعصر ساتھی

قاری محمد حنیف ربانی، مولوی بشیر احمد بھٹوی، مولوی محمد علی یزدانی وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا افراہیم ولد اللہ دتہ جتالہ

مولوی افراہیم کے دادا یعقوب اور حافظ محمد بھٹوی چچازاد ہونے کے ساتھ رضاعی بھائی بھی ہیں۔ آباء واجداد اگرچہ اہل حدیث تھے مگر خاندانی اختلاف کی وجہ سے ان کے والد اللہ دتہ پیروں فقیروں کے مرید ہوگئے۔

افراہیم ۱۹۶۷ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک مولوی حنیف کنگن پوری سے پڑھا۔ گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ والد صاحب نے بصیر پور مولوی نوراللہ کے درس میں بھیج دیا۔ وہاں سے فجر کے وقت فرار ہوکر گھر آگئے۔ والد صاحب کو کہا کہ میں کامونکی حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پاس جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے وہاں جانے سے روک دیا۔ مونجی لگانے کا موسم تھا دو ماہ مونجی لگائی، پیسے خرچہ کے لیے جمع کیے اور بغیر بتائے بستر اٹھایا اور کامونکی مدرسہ رحمانیہ میں حافظ محمد صاحب کے پاس آکر داخل ہوگئے۔ ابتدائی کتب درس نظامی مشکوٰۃ شریف تک کامونکی پڑھیں، پھر جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ آگئے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، مولانا محمد اکرم جمیل، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

## خطابت امامت

۱۹۹۰ء میں جامعہ محمدیہ سے فارغ ہوکر منڈیالہ تیگہ خورد کی جامع مسجد کے خطیب وامام مقرر ہوئے۔ ۱۰ سال وہاں دین کی خدمت کی۔ وہاں سے اُگوبھنڈر ۴ سال رہنے کے بعد ۵ سال کوٹلی مہاراں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آج کل نتھو کی نزد وڈالہ سندھواں خطابت وامامت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

پہلی شادی خالہ کے گھر ہوئی۔ مگر بوجوہ طلاق ہوگئی۔ دوسری شادی ۱۹۹۳ء میں ارزانی پور ضلع قصور میں ہوئی، جس سے ایک بیٹی ہے۔ جبکہ ایک بیٹی ربیبہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ شبیر احمد ولد عبدالمجید

مولانا حافظ شبیر احمد ربانی کا تعلق بھی علمی خاندان سے ہے کہ مولانا چراغ دین مرحوم حافظ شبیر احمد کے دادا جان تھے۔ حافظ صاحب اچھے خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ طب وحکمت سے بھی دلچپسی رکھتے ہیں۔ حاضر دماغ وحاضر جواب ہیں۔ حکمت کے ساتھ دم تعویز کے ذریعہ روحانی معالج کے طور پر بھی معروف ہیں۔ ان کے دادا اور والد صاحب بھی حکمت کے ماہر تھے۔

حافظ شبیر احمد ۱۹۷۳ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں بھٹہ محبت میں گورنمنٹ پرائمری سکول میں حاصل کی۔ اور حفظ القرآن کی سعادت حاصل کرنے کے لیے اپنے بھائی مولانا عبدالرشید بھٹوی کے پاس جہلم جامعہ علوم اثریہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۸۴ء تا ۱۹۸۶ء دو سالوں میں حفظ القرآن کی نعمت سے مالا مال ہوئے۔

درس نظامی کے لیے پہلے دو سال دارالعلوم اسلامیہ ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ میں پڑھا، اور بقیہ نصاب پورا کرنے کے لیے مدرسہ جامعہ چینیا نوالی لاہور میں داخلہ لیا۔ یہاں رہ کر پرائیویٹ مڈل کا امتحان لاہور بورڈ سے پاس کیا۔ اور طب یونانی کا چار سالہ کورس کرنے کے لیے طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ درس نظامی کی تکمیل چینیا نوالی لاہور سے کی اور طبیہ کالج سے طب یونانی کا کورس بھی مکمل کیا۔

## خطابت وخدمات

فراغت کے بعد منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ جامع مسجد اہل حدیث میں تقریباً چار سال خطابت کی۔ پھر حمید پور کلاں ضلع گوجرانوالہ میں خطابت کے ساتھ ساتھ روحانی علاج وغیرہ میں بھی خوب شہرت حاصل کی۔ اور تقریباً گیارہ سال تک علاقہ کے لوگوں کی خدمت کرتے رہے اور آج کل موڑ ایمن آباد مدرسۃ البنات کے ساتھ اپنا مکان بنا کر وہاں دین کی خدمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سرانجام دے رہے ہیں۔ خطابت جامع مسجد الہدیٰ میر پور آزاد کشمیر کرتے ہیں۔

مرید کے شہر میں شادی ہوئی مولوی حنیف ثانی مرحوم ان کے ہم زلف تھے۔ ۴ بیٹیاں اور ایک بیٹا اولاد ہے۔

## ایک مناظرہ

حمید پور کلاں کی خطابت کے دور میں منڈیالہ تیگہ خورد کے چوہدری عارف خالد مہر کے ڈیرہ پر ایک مولوی صاحب سے ختم شریف کے جواز، عدم جواز پر گفتگو ہوگئی اور لوگ اکٹھے ہوگئے۔ بحث مباحثہ کے بعد حافظ شبیر صاحب نے کہا بحث کو چھوڑو اور دو آدمی بھیج کر دو قبریں تیار کراؤ۔ ہم دونوں مولوی ایک ایک قبر میں داخل ہو جائیں گے اور تم سب لوگ اوپر کھڑے ہو کر دعا کرو کہ یا اللہ جو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اس کو اس قبر میں موت دے دے۔ تو خود بخود فیصلہ ہو جائے گا لوگوں نے کہا ٹھیک ہے مگر بریلوی مکتبہ فکر کے مولوی صاحب نے انکار کر دیا اور اسی وقت فیصلہ اہل حدیث کے حق میں ہوگیا اور کئی آدمیوں نے وہاں کھڑے کھڑے ہی مسلک اہل حدیث قبول کر لیا۔ یاد رہے کہ حافظ شبیر احمد ربانی صاحب اسلام آباد ملی کونسل کی رکنیت بھی حاصل کر چکے ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا مفتی عبید اللہ عفیف صاحب، شیخ الحدیث حافظ عبد الرزاق صاحب، مولانا عبد اللہ سعید صاحب آف ڈھلیانہ، مولانا عبد اللہ سلیم صاحب بیگم کوٹ، مولانا محمد یعقوب صاحب چک ۴ جی ڈی، قاری مہتاب احمد صاحب، قاری لیاقت صاحب جہلمی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا اختر محمود ولد محمد علی پٹواری

چوہدری محمد علی بھٹہ محبت کے قریبی گاؤں شیر نگر کے رہائشی تھے۔ ان کی والدہ کا تعلق بھٹہ محبت سے تھا۔ چوہدری صاحب کی آبائی زرعی زمین بھٹہ اور شیر نگر کے بالکل درمیان (اُچا کھوہ) پر موجود تھی۔ چوہدری صاحب پٹوار کا کورس کر کے ضلع قصور کے قصبہ نما گاؤں گہلن ہٹھاڑ میں عرصہ تک ڈیوٹی کرتے رہے۔ گاؤں کی اکثر آبادی اہلحدیث تھی وہاں رہنے کی وجہ سے مسلک اہل حدیث کا رنگ چڑھا اور اللہ کی توفیق سے مسلک اہل حدیث قبول کر لیا۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے شیر نگر کو چھوڑ کر ۱۹۸۷ء کو بھٹہ محبت میں جگہ خرید کر مکان بنایا اور بھٹوی بن گئے۔ چوہدری صاحب اپنے خاندان میں اہل حدیث ہونے والے پہلے فرد ہیں جبکہ ان کے والدین پیر محمد عظیم (المعروف سائیں) کھرپڑاں والے کے مرید تھے۔

اختر محمود ۱۹۸۱ء کو چوہدری محمد علی کے گھر شیر نگر میں پیدا ہوئے۔ بھٹہ محبت میں حافظ محمد اسلم سے قرآن پاک ناظرہ پڑھا گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے مڈل پاس کیا اور میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول حجرہ شاہ مقیم میں دیا۔

## درس نظامی کے لیے داخلہ

باپ کے مشورہ سے دینی تعلیم حاصل کرنے کا فیصلہ ہوا تو دوسرے دن جامعہ لاہور الاسلامیہ (جامعہ رحمانیہ) گارڈن ٹاؤن لاہور پہنچ گئے۔ درس نظامی کا آٹھ سالہ کورس سات سال میں مکمل کیا اور ۲۰۰۵ء میں وفاق المدارس سلفیہ سے عالمیہ کا امتحان دے کر سند حاصل کر لی۔ جبکہ دوران تعلیم ۲۰۰۳ء میں ایف اے کا امتحان بھی دے دیا تھا۔

## خطابت وخدمات

۲۰۰۶ء کو گوجرانوالہ کے گاؤں اُپل مسلم حمید پور کلاں میں بطور خطیب تقرری ہوئی۔ اور ۲۰۰۷ء کو جامع مسجد محمدی اہل حدیث بھٹی بھنگو ضلع گوجرانوالہ میں امامت وخطابت کی ذمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



داری سنبھال لی۔ ۲۰۱۰ء کو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے اے، ٹی، سی کا کورس کیا اور اب بی اے کی تیاری کر رہے ہیں۔

۳ مئی ۲۰۱۰ء کو مولوی محمد شریف ولد یحییٰ واں جتالہ کے گھر شادی ہوئی۔ ایک بیٹا ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی، مولانا رحمت اللہ دیوبندی فاضل مدینہ یونیورسٹی، مولانا عبدالرشید خلیق دیوبندی فاضل مدینہ یونیورسٹی، مولانا ہدایت اللہ، مولانا حسن مدنی، مولانا حمزہ مدنی، مولانا احسان اللہ فاروقی سرائیکی ملتان، حافظ محمد اسلم بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد اشرف ولد شمس دین

مولوی محمد اشرف عریق کا تعلق (نصیرے کی پتی) خاندان سے ہے اور بھٹہ محبت کے بزرگ عالم دین حافظ محمد شریف رحمہ اللہ کے سگے بھتیجے ہیں۔ اور ان ہی کی ترغیب سے دینی تعلیم کی طرف راغب ہوئے۔

۲۳ اگست ۱۹۶۶ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت میں حاصل کی اور ناظرہ قرآن پاک اپنے چچا حافظ محمد شریف رحمہ اللہ مرحوم سے پڑھا۔ بعدازاں چچا کے کہنے پر ۱۹۷۷ء کو درس نظامی کے لیے دارالعلوم ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ میں داخلہ لیا۔ مشکوٰۃ شریف تک پڑھ کر یادگار سلف جامعہ مسجد چیپیانوالی لاہور میں داخل ہوئے، درس نظامی کا کورس مکمل کر کے ۱۹۸۳ء میں سند فراغت حاصل کی ۔ پھر جماعت اسلامی کے معروف ادارہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور میں داخل ہو کر عربی تخصص کا دوسالہ کورس مکمل کیا۔ ۱۹۹۴ء کو گکھڑ ضلع گوجرانوالہ سے او ٹی اور ۱۹۹۷ء کو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے اے ٹی سی کا کورس کیا۔

## خطابت

۱۹۸۹ء کو کراچی میں جامع مسجد عمر بن عبدالعزیز اختر کالونی ڈیفنس سوسائٹی میں خطیب مقرر ہوئے اور تین سال جامعہ ابی بکر میں بطور لائبریرین کام کیا۔ اسی دوران میٹرک، فاضل عربی اور وفاق المدارس سلفیہ کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۹۹۱ء میں واپس پنجاب آ کر ساروکی ضلع گوجرانوالہ میں خطیب مقرر ہوئے۔ ۵ سال خطابت کے بعد گھر واپس آ گئے۔ وہاں تقریباً سات سال والد صاحب اور بھائیوں کے ساتھ مل کر زمینداری کیا۔ ۲۰۰۳ء سے کڑیال کلاں ضلع گوجرانوالہ میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## زمانہ بریلویت میں پیر صاحب

حافظ محمد شریف کی وجہ سے اگرچہ مذہبی طور پر گھریلو حالات کافی بدل چکے تھے تاہم مولوی اشرف نے بتایا کہ میری ہوش میں ہمارے گھر پیر صاحب، جن کا نام حافظ مشہور تھا، کی زوجہ محترمہ آیا کرتی تھیں کہ خود پیر صاحب فوت ہو چکے تھے۔ مگر جب ان کو معلوم ہو گیا کہ خاندان وہابی (اہل حدیث) ہو گیا ہے تو ناراض ہو کر چلی گئیں پھر نہیں آئیں۔

۱۹۸۹ء کو حافظ محمد شریف مرحوم کی چھوٹی نسبتی بہن یعنی سالی سے چک ۷ ضلع قصور میں صوفی محمد صدیق کے گھر شادی ہوئی۔ گویا چچا بھتیجا ہم زلف ہیں۔ تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔

## اساتذہ کرام

حافظ محمد شریف بھٹوی، شیخ الحدیث حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ آف ڈھلیانہ، شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ عفیف، مولانا حفیظ الرحمان لکھوی فاضل مدینہ یونیورسٹی، مولانا محمد یعقوب، مولانا اسماعیل علوی، مولانا محمد زکریا چیچہ وطنی، شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب بھٹوی رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد علی ولد محمد اسحاق

محمد علی ولد محمد اسحاق کا تعلق جتالہ برادری سے ہے۔ آبائی طور پر اہل حدیث ہیں۔ ۱۹۷۱ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول بھٹہ محبت میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ناظرہ قرآن پاک مولانا محمد حنیف کنگن پوری سے پڑھا۔ محمد علی ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے جبکہ موصوف کی والدہ بھٹہ محبت کے پرانے بزرگ اہل حدیث، بابا جی فتح محمد کی بیٹی اور انتہائی دین دار خاتون تھیں۔ بہت زیادہ دین کا شوق رکھنے کی وجہ سے انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دین کے علم کی طرف راغب کیا اور درس نظامی کے لیے جامعہ رحمانیہ کامونکی شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی ﷾ کے پاس بھیج دیا۔ پھر محمد علی نے مکمل درس نظامی پڑھ کر سند فراغت یہاں سے ہی حاصل کی۔ آپ کے ساتھیوں میں حافظ حنیف ربانی، تنویر فاروقی، مولوی رمضان بھٹوی وغیرہ شامل ہیں۔

## خطابت، امامت کی خدمات

فراغت کے بعد سنو پر گاؤں ضلع گوجرانوالہ میں ۸ سال خطابت، امامت کی خدمات سرانجام دیں پھر کیراں والی ایمن آباد شہر میں ۱۴ سال خطابت و امامت کے ساتھ موٹر سائیکلوں کے سپیئر پارٹس کی دکان بھی کرتے رہے۔ اب کئی سال ہوئے، وہاں سے چھوڑ کر بھٹہ محبت کے قریب ڈھول پکی سڑک پر سپیئر پارٹس کی دکان کے ساتھ اپنی زمین پر زمیندارہ کا سلسلہ شروع کیے ہوئے ہیں۔ حسب ضرورت مختلف مقامات پر جمعہ پڑھا دیتے ہیں۔

## شادی اور اولاد

بھٹہ محبت کے معروف زمیندار سردار احمد دین کے گھر شادی ہوئی ہے۔ ۳ بیٹے اور تین بیٹیاں اللہ نے عطا کیے ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی ﷾، مولانا محمد اکرم جمیل صاحب کامونکی، مولانا محمد رفیق صاحب آف سمندری، مولانا محمد حنیف کنگن پوری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا عبدالرشید ولد محمد سلیمان

عبدالرشید کے آباء کا اصل گاؤں کوٹ سندر سنگھ نزد کنگن پور ضلع قصور ہے۔ان کے والد سلیمان کے چچازاد بھائی میاں محمد رمضان پاکستان بننے سے پہلے بھٹہ محبت مسجد اہل حدیث میں بطور امام آئے۔ جتالہ برادری میں ان کی شادی ہوگئی۔سلیمان تین بھائی تھے۔نظام دین، عبدالرحمان، سلیمان، تینوں کوٹ سندر سنگھ سے چھوڑ کر بھٹہ محبت میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس آ گئے۔میاں رمضان اپنی بیوہ، ایک بیٹی اور ایک بیٹا چھوڑ کر فوت ہو گئے۔ بیٹی کو شادی کے بعد طلاق ہو چکی تھی۔ بیوہ بھی جوان تھی۔سلیمان نے مولوی رمضان کی مطلقہ بیٹی سے نکاح کر لیا اور سلیمان کی ایک بیٹی پہلی بیوی سے تھی اس کا نکاح میاں رمضان کے بیٹے بشیر احمد سے کر دیا گیا۔اور میاں رمضان کی بیوہ سے سلیمان کے بڑے بھائی نظام دین نے نکاح کر لیا۔اور یوں اس خاندان کی شادیاں اور کفالت کا بندوبست ہو گیا۔

سلیمان کے گھر ۱۹۶۲ء میں پہلا بیٹا پیدا ہوا تو اس کا نام عبدالرشید رکھا گیا۔عبدالرشید کو قرآن پاک ناظرہ پڑھنے کے لیے جامع مسجد اہل حدیث میں داخل کرا دیا گیا۔اس وقت شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کا قائم کردہ مدرسہ تدریس القرآن وہاں جاری تھا، جس میں ایک طالب علم حافظ جمیل گوہڑوی پڑھتے تھے۔(یعنی میاں محمد جمیل کنوینر تحریک دعوتِ توحید پاکستان) عبدالرشید نے پہلے چار پارے ناظرہ قرآن پاک میاں صاحب سے پڑھے اور باقی قرآن مولوی رحمت اللہ بگیاں والے سے پڑھا، جو وہاں امام تھے۔

عبدالرشید کو قرآن پڑھنے کے بعد ان کی نانی کے اصرار پر دارالعلوم ڈھلیانہ میں داخل کرا دیا گیا تاکہ یہ نانے کا جانشین بن جائے۔۱۹۷۴ء میں حافظ محمد عبداللہ بھٹوی ان کو مدرسہ چینیانوالی لاہور اپنے ساتھ لے گئے۔وہاں ۱۹۷۹ء تک رہ کر ابوداؤد شریف تک درس نظامی پڑھا تھا کہ بیمار ہو گئے اور پڑھائی چھوڑ کر گھر آ گئے۔بیماری سے شفایاب ہونے کے بعد اڈا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ڈھول پکی سڑک پر کریانہ کی دکان کرنے لگے۔اور مسجد اہلحدیث میں جمعہ پڑھانے لگے۔

## خدمات،خطابت

۱۹۸۴ء میں بطور خطیب سمبلہ خورد ضلع گوجرانوالہ آ گئے۔پھر حمید پور خورد میں دوران خطابت جہاد افغانستان کے شہید مولانا خالد سیف کے ذریعہ جہادی تربیت کے لیے ۱۹۸۹ء میں افغانستان چلے گئے۔۱۵ دن معسکر طیبہ کنڑ میں تربیت لینے کے بعد بطور خطیب تلونڈی ضلع قصور آ گئے۔اور ساتھ دعوت و جہاد کا کام کرنے لگے اور پھر با قاعدہ مسئول جماعۃ الدعوۃ تحصیل چونیاں و پتوکی مقرر ہو گئے اور جمعہ، جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے جہاں ضرورت ہوتی وہاں پڑھاتے۔اکتوبر ۱۹۹۸ء کو مسلم چک گوجرانوالہ آ گئے اور امامت و خطابت کے ساتھ ساتھ اپنا کام کرنے کا تجربہ حاصل کرتے رہے۔کچھ عرصہ بعد اپنا کام شروع کر دیا اور سرفراز کالونی گوجرانوالہ میں اپنے ذاتی مکان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔آج کل منچریاں ضلع اوکاڑہ میں خطابت کر رہے ہیں۔

تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں لاہور سے طالب علم کی حیثیت سے حصہ لیا۔اور لوہاری گیٹ مسلم مسجد میں پولیس کے تشدد سے سخت زخمی ہوئے اور ۵ دن ہسپتال میں داخل رہے۔تحریک کے روحِ رواں نواب زادہ نصر اللہ خاں مرکزی رہنما قومی اتحاد ہسپتال میں بیمار پرسی کے لیے خود تشریف لائے۔

## شادی اور اولاد

۱۹۸۲ء میں قاری رحمت اللہ بھٹوی کی وساطت سے کامونکی میں میاں یعقوب مہر کے گھر شادی ہوئی۔۴ بیٹے،۶ بیٹیاں ہیں۔ایک بیٹا عالم دین ہے اور ایک درس نظامی پڑھ رہا ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی،مولانا حافظ محمد عبداللہ بھٹوی،شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ عفیف،حافظ عبدالرزاق آف ڈھلیانہ،میاں محمد جمیل صاحب کنویز تحریک دعوتِ توحید پاکستان،مولانا محمد عیسیٰ مرحوم،حافظ محمد شریف رحمہ اللہ بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ محمد اسلم رحمہ اللہ ولد شمس دین

حافظ محمد اسلم مولوی اشرف کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ۱۹۶۸ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ناظرہ قرآن پاک اپنے چچا حافظ محمد شریف سے پڑھا۔ پرائمری تک تعلیم گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت میں حاصل کی اور میٹرک کا امتحان پرائیویٹ اوکاڑہ بورڈ میں دیا۔ ۱۹۷۷ء کو دارالعلوم ڈھلیانہ کے شعبہ حفظ میں داخل ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد جامع مسجد لسوڑیوالی لاہور میں قاری محمد اسلم صاحب کے پاس آ گئے اور تکمیل قرآن کے بعد سند حاصل کی۔ ۱۹۸۳ء کو درس نظامی کے لیے جامعہ چیچیانوالی میں داخلہ لیا اور دو سال بعد جامعہ محمدیہ اوکاڑہ چلے گئے۔ وہاں درس نظامی کی تکمیل کی اور فاضل عربی، وفاق المدارس السلفیہ کے امتحانات دینے کے ساتھ ساتھ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے اے ٹی سی کا کورس بھی مکمل کیا۔

## ملازمت

۱۹۹۷ء کو بطور عربی ٹیچر (اے ٹی) گورنمنٹ سکول جاتری کھنڈا موڑ ضلع شیخوپورہ میں تقرری ہوئی۔ ۵ سال بعد ٹرانسفر کرا کر چک ۱۹ اڈی شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ آ گئے۔

مرکزی جامع مسجد محمدی بھٹہ محبت سے دلی لگاؤ تھا۔ بچوں کو شوق سے پڑھاتے، حفظ، ناظرہ، ترجمہ وغیرہ اسی وجہ سے بھٹہ محبت کے بہت سے حفاظ اور عالم آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ مسجد میں گاہے گاہے خطبہ جمعہ اور درس وغیرہ دینے کے ساتھ ساتھ مسجد کی تعمیر و ترقی کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے۔

## وفات حسرت آیات

جوانی میں ہی ٹی بی جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو گئے اور پھر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، کے مصداق عین عنفوان شباب میں بوڑھے ماں باپ، جوان بیوہ اور دو معصوم بچوں کو چھوڑ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
تم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے

## شادی اور اولاد

۲۰۰۱ء کو قریبی قصبہ راجووال میں شادی ہوئی۔ ایک بیٹی ایک بیٹا ہوئے تھے کہ دنیا فانی چھوڑ گئے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم رحمہ اللہ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ، حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ آف ڈھلیانہ، مولانا عبداللہ رحمہ اللہ سلیم آف راجوال، حافظ محمد بن مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ، قاری نور احمد، قاری محمد اسلم لاہور، حافظ محمد شریف بھٹوی، حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ عبدالرحمان ولد حافظ عبدالسلام بھٹوی

حافظ عبدالرحمان شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پوتے حافظ عبدالسلام بھٹوی کے بڑے بیٹے ہیں۔اٹھارہ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ناظرہ قرآن پاک اپنے دادا جان حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے پڑھا۔ابتدائی سکول کی تعلیم الدعوۃ ماڈل سکول مرکز طیبہ مریدکے میں حاصل کی۔قرآن پاک حفظ مرکز طیبہ میں حافظ عبدالرزاق صاحب سے کیا۔درس نظامی کی تعلیم کے دوران مرکز طیبہ مسجد ام القریٰ میں کم وبیش تین سال شعبہ ناظرہ پڑھاتے رہے۔درس نظامی سے فراغت کے بعد تقریباً ۳ سال تک مختلف کمپیوٹر کورسز میں مصروف رہے اور ساتھ ترجمہ کلاس پڑھاتے رہے۔بوجہ ایکسیڈنٹ کے تقریباً ایک سال ۲۰۰۹ء میں صاحب فراش رہے۔

## تدریس

۲۰۱۲ء سے المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ مریدکے میں پڑھارہے ہیں۔

۱۳ جون ۲۰۰۶ء کو ڈاکٹر نذیر احمد حماد کے گھر شادی ہوئی۔ماشاءاللہ دو بیٹے ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی، شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، حافظ عبدالرزاق، مفتی عبدالرحمٰن عابد، ابو یوسف محمد جمیل، حافظ عبدالرحمٰن ثانی، محمد سعید طیب بھٹوی وغیرھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ محمد عبداللہ ولد حافظ عبدالسلام بھٹوی

حافظ محمد عبداللہ شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پوتے اور حافظ عبدالسلام بھٹوی کے بیٹے ہیں ۔۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے ۔ابتدائی تعلیم دو کلاسیں سکول بھٹہ محبت میں پڑھا پھران کی چھوٹی پھوپھی (زوجہ ڈاکٹر نذیر حماد) کے پاس حویلی لکھا مزید پڑھنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ پرائمری تک سکول وہاں پڑھا۔ ناظرہ قرآن پاک اپنی پھوپھی سے پڑھا اوران کومرکز الحنین حویلی لکھا کے شعبہ حفظ میں قاری اکبر سلیم کے پاس حفظ کے لیے بٹھا دیا گیا۔ ستائیس پارے وہاں حفظ کیے پھراس کے بعد ان کے والد محترم حافظ عبدالسلام نے سول لائن گوجرانوالہ میں قاری مسعود طیب کے پاس بھیج دیا اور وہاں ۲۰۰۴ء کوان سے حفظ مکمل کرلیا تو درس نظامی کے لیے مرکز یرموک پتوکی ملتان روڈ ضلع قصور بھیج دیا گیا۔ تین کلاسیں وہاں پڑھیں جبکہ باقی تین کلاسیں مرکز طیبہ مرید کے میں پڑھ کر ۲۰۱۰ء میں سند فراغت حاصل کی۔ اس دورانیہ میں جہادی دورہ جات بھی مکمل کیے۔

## خطابت وتدریس

مرکز مرید کے میں چھٹی کلاس پڑھنے کے دوران مرکز میں شعبہ ناظرہ کو پڑھاتے رہے۔ فراغت کے بعد ۲۰۱۰ء کو باقاعدہ المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ مرید کے میں بطور استاد تقرری ہوئی اور اسی سال رمضان المبارک میں جامع مسجد عمر فاروق اہلحدیث پنڈی سٹاپ محلّہ ،نزد کوٹ لکھپت لاہور میں مستقل خطیب مقرر ہو گئے ۲۰۱۱ء کو نویں کلاس کا امتحان بورڈ سے دیا اور فاضل عربی کیا۔

۱۳ فروری ۲۰۱۰ء کو معروف خطیب مولانا قاری محمد حنیف ربانی کے گھر کامونکی میں شادی ہوئی ،ایک بیٹی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی والد محترم، شیخ الحدیث عبدالرحمان عابد، مولانا عبدالروف عابد، حافظ رضوان کوثر، مولانا ابوسیف جمیل، مولانا یوسف صارم، حافظ عبدالرحمان ثانی، مولانا ثناءاللہ صدیقی، قاری اکبر سلیم، قاری مسعود طیب بھٹوی، ماسٹر محمد سرور حویلی لکھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ محمد عمر ولد حافظ عبدالسلام بھٹوی

حافظ محمد عمر شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پوتے اور حافظ عبدالسلام بھٹوی کے تیسرے بیٹے ہیں۔ انتہائی ذہین اور بہترین حافظہ کے مالک ہیں۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۳ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک بمعہ ۵ پارے حفظ حافظ محمد اسلم بھٹوی سے کیے۔

گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت میں پرائمری کیا اور ساتھ ہی قرآن پاک آٹھ سال کی عمر میں مکمل حفظ کر لیا۔ حفظ کر کے والد محترم کے پاس مریدکے مرکز آ گئے۔ اور چھ سالہ کورس پانچ سال میں المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ میں مکمل کر کے ۲۰۱۲ء میں سند فراغت حاصل کی۔ اسی سال جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ میں الشیخ عبدالرحمان ضیاء کے پاس بخاری شریف کی دو ماہ سماعت کر کے امتحان دیا اور پوزیشن لے کر سند حاصل کی۔ ان پانچ سالوں میں میٹرک، الیف اے اور وفاق المدارس السلفیہ کے درجہ عامہ کا امتحان دیا اور آل پاکستان سلفی مدارس کے طلباء کے درمیان ہونے والے حفظ القرآن کے مقابلہ جات میں اول پوزیشن لے کر ۲۰۱۲ء میں حفظ القرآن وفاق کی سند حاصل کی۔ اس طرح جماعۃ الدعوۃ کے تمام مدارس کے درمیان ہونے والے تقریری مقابلے ۲۰۰۸ء میں اول پوزیشن کا انعام حاصل کیا۔ جب کہ ۲۰۰۹ء کے تقریری مقابلوں میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

## خدمات وتدریس

۲۰۱۳ء سے مرکز طیبہ مریدکے المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ میں بطور مدرس خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مختلف مقامات پر جمعہ پڑھاتے ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان عابد، شیخ عبدالرحمان ضیاء، قاری عبدالکریم تورستانی، حافظ محمد اسلم بھٹوی، حافظ عبدالرحمان ثانی، مولانا ابوسیف جمیل، مولانا ثناء اللہ صدیقی، حافظ محمد ناصر، مولانا یوسف صارم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد شریف ولد محمد یحییٰ

مولانا محمد شریف کا تعلق بھی مولانا حافظ کرم دین مرحوم کے خاندان سے ہے کہ ان کے والد صاحب میاں محمد یحییٰ حافظ صاحب مرحوم کے بڑے بھائی تھے۔ مولانا شریف صاحب ۱۹۴۶ء کو واں جتالہ (بھٹہ محبت) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ناظرہ قرآن پاک اور پرائمری تک سکول مدرسہ فیض اسلام اہل حدیث شیر نگر نزد بھٹہ محبت میں حاصل کی۔ پھر شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب بھٹوی کی خواہش پر دارالعلوم اسلامیہ ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ میں درس نظامی کے لیے داخل ہوئے۔ اس وقت حافظ محمد صاحب بھٹوی وہاں شیخ الحدیث اور صدر مدرس تھے۔

## حج پروگرام

درس ڈھلیانہ میں دو سال پڑھنے کے بعد وہاں کے طلباء سے تقریباً پانچ یا چھ لڑکوں کا ایک گروپ تیار ہوا جن میں محمد شریف بھی شامل تھے۔ اس گروپ کو کوئی ایسا رہبر مل گیا جس کے منصوبہ کے مطابق طے ہوا کہ پیدل مکہ مکرمہ (سعودی عرب) چلتے ہیں وہاں حج بھی کریں گے اور وہاں کے کسی مدرسہ میں داخلہ لے کر تعلیم بھی حاصل کریں گے۔ پھر یہ قافلہ بغیر کسی کو بتائے رات کی تاریکی میں چل نکلا اور چلتے چلاتے تقریباً پندرہ یا بیس دن میں قلات سے ہوتا ہوا خضدار شہر میں پہنچا۔ اتفاقاً انہیں دنوں راولپنڈی کے کسی امیر گھرانے کا ایک لڑکا گھر سے غائب ہو گیا، اس کی تصاویر اور اشتہارات اخبارات میں لگے۔ اس لڑکے کی تصویر محمد شریف سے ملتی تھی۔ وہاں کسی فوجی نے ان سب کو اس تصویر کی بنا پر پکڑ لیا، پوچھ گچھ کی گئی تو ان کے ایڈریس اور تھے۔ جب ان کے متعلقہ تھانہ میں اطلاع دی گئی تو انہوں نے بتایا کہ یہ لڑکا بمعہ ساتھیوں کے گم ہے لہٰذا ان کے والدین کو اطلاع دی گئی پھر مدرسہ کے مہتمم حاجی قطب دین ہمت ان کے والد کے ساتھ جا کر وہاں سے وصول کر کے لے آئے۔

اس کے بعد محمد شریف کے والد نے ان کو دارالحدیث اوکاڑہ میں داخل کرا دیا۔ دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سال وہاں رہ کر مولانا عبدالرحیم رحمانی سے ابن ماجہ اور مولانا عبداللہ یوسف صاحب سے مشکوۃ شریف وغیرہ کتب پڑھیں۔

۱۹۶۵ء کو مدرسہ ضیاء الاسلام گہلن ہٹھاڑ میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی سے بخاری شریف پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

## خطابت وخدمات

فراغت کے بعد ہلووال گاؤں ضلع نارووال (سابق سیالکوٹ) میں تقریباً چار سال امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے کہ والد صاحب فوت ہو گئے تو وہاں سے چھوڑ کر گھر آ گئے اور زمیندارہ (کھیتی باڑی) میں مصروف ہو گئے۔ کئی سال بعد دوبارہ پھر تین چار جگہ پر کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اور چھوڑ کر گھر آ گئے۔

## شادی اور اولاد

بھٹہ محبت کے ایک زمیندار ارائیں خاندان میں شادی ہوئی۔ تین بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں جن میں ایک بیٹا دین کا عالم ہے۔ ساری اولاد شادی شدہ ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی صاحب، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم رحمانی صاحب، مولانا حافظ عبدالرزاق صاحب، مولانا عبداللہ یوسف اوکاڑہ، مولانا محمد اسلم شیخ صاحب چونیاں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد منشاء ولد محمد یحییٰ واں

مولوی محمد منشا، حافظ کرم دین بھٹوی کے بھتیجے ہیں۔ اور حافظ صاحب کی طرح ہی ذہین وفطین اور بلا کا حافظہ رکھتے ہیں۔ مدرسہ کے قابل ترین طلبہ میں شمار ہوتے تھے۔ ۱۹۶۱ء میں بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت میں حاصل کی۔ ناظرہ قرآن پاک اور کچھ پارے ترجمہ شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی سے پڑھا۔

## درس نظامی

درس نظامی کے لیے دارالعلوم ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ میں داخلہ لیا اور آٹھ سالہ درس نظامی کورس مکمل کیا۔

## تخصص فی الحدیث

تخصص فی الحدیث کا ایک سالہ کورس شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق چیمہ کے قائم کردہ جامعہ اثریہ منٹگمری بازار فیصل آباد میں مکمل کیا۔ فارغ ہونے کے بعد گھر میں زمینداری کرنے لگے اور باوجود قابلیت وصلاحیت اور پڑھانے کے لیے اچھے اچھے مدارس کی پیش کشوں کے کہیں بھی پڑھانے کی جرأت نہیں کی۔ اور یوں تمام خداداد صلاحیتیں سینے میں ہی دفن رہ گئیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ جھال خانوآنہ، شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم رحمانی، شیخ الحدیث مولانا عبدہ رحمہ اللہ، مولانا حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ آف ڈھلیانہ، مولانا عبدالرحمان لکھوی رحمہ اللہ

مولانا محمد علی یزدانی بھٹوی کی ہمشیرہ سے شادی ہوئی۔ ۵ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حاجی رحیم بخش ولد کرم دین بھٹہ

متعصب، غالی بریلوی حنفی معززین بھٹہ محبت میں حاجی رحیم بخش کا نام سرفہرست تھا جو درمیانہ طبقہ کے زمیندار ہونے کے ساتھ گاؤں میں کپڑے اور کریانہ کی دکان بھی کرتے تھے۔ پیر سید امام شاہ بیگم کوٹ (جھگیاں) لاہور والوں کے مرید تھے جن کا اپنے کنویں (المعروف مربانہ کنواں) پر ہر سال باقاعدہ میلہ کیا کرتے تھے اور لنگر تقسیم کرتے تھے۔ بریلوی علماء خصوصاً مولوی عمر اچھروی لاہور کے بڑے مداح اور عقیدت مند تھے۔ جب کہیں بھٹہ محبت میں اہل حدیث علماء خصوصاً روپڑی صاحب کا جلسہ ہوتا تو اس کے بعد حاجی صاحب اچھروی صاحب کو تقریر کے لیے ضرور بلاتے۔ ایک دفعہ راقم کی ہوش میں، زمانہ سکول کی عمر میں اچھروی صاحب دن کے وقت آئے۔ سکول میں جلسہ ہوا۔ ظہر کے بعد اچھروی صاحب نے تقریر کی اور اہل حدیث علماء کا نام لے کر خوب برا بھلا کہا میاں محمد اکبر جتالہ (مولوی عبداللطیف، عبدالحفیظ کے والد صاحب) بھی دکاندار تھے اور ان کا اس ناطے سے تعلق بھی تھا تو ان دونوں کے درمیان آپس میں مذہبی مسائل پر خوب تکرار و بحث، مجادلہ، مخاصمہ ہوتا رہتا۔ ایک دفعہ بحث طول پکڑ گئی تو ''یا محمد'' کے جواز و عدم جواز پر بات مناظرہ تک جا پہنچی۔ تاریخ طے ہوگئی۔ شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ تک بات پہنچی تو انہوں نے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے علماء سے وعدے لے کر سامعین اور علماء کے کھانے کا بندوبست بڑی تیزی سے کرا لیا تو بریلوی علماء نے مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرنے کے لیے پولیس کی مدد حاصل کر لی اور عین مناظرہ کی طے شدہ تاریخ پر پولیس نے آ کر پابندی لگا دی اور اہل حدیث علماء کو اپنی مسجد میں بھی جلسہ عام کرنے سے روک دیا گیا۔ تاہم حافظ محمد صاحب نے اپنی حکمت عملی کے ساتھ قریبی گاؤں شیر نگر میں مدرسہ فیض الاسلام اہل حدیث میں جلسہ کا اہتمام کر کے رات کو علماء کی تقاریر کرائیں (تفصیل کے لیے دیکھئے۔ گلستان حدیث: ۲۹۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حاجی صاحب چونکہ اُردو پڑھے لکھے تھے۔ مذہبی دلچسپی کی وجہ سے مطالعہ کا شوق بھی تھا بھٹہ محبت کی چھوٹی مسجد غوثیہ المعروف بھٹیاں والی میں جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔

## مسلک اہل حدیث کی طرف سفر کا آغاز

۱۹۷۲ء کو حاجی رحیم بخش پہلی دفعہ بیت اللہ شریف کا حج کرنے کے لیے گئے۔ واپسی پر روایتی تشدد میں کمی آئی۔ گاؤں میں ایک بزرگ حاجی نور الٰہی آیا کرتے تھے جو معتدل حنفی (دیوبندی) تھے، اب حاجی صاحب ان کے پاس بیٹھنے لگے اور گفتگو میں بھی پختگی پیدا ہونے لگی۔ ۱۹۷۶ء کو حاجی صاحب دوبارہ اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کے لیے گئے۔ تو واپسی پر شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ سے ترجمۃ القرآن، مشکوٰۃ شریف وغیرہ پڑھنی شروع کر دی اور طبیعت پر قرآن و حدیث کا اثر ہونا شروع ہوا جس کا اظہار جمعہ کی تقریر میں ہونے لگا۔ لوگوں نے اعتراض کیا تو ۱۹۷۸ء کو بریلوی مسجد میں جمعہ پڑھانا چھوڑ دیا۔ خاندان والے سب مخالف ہو گئے۔ پھر ''لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِم'' کے مصداق رفع الیدین، آمین بالجہر جیسے اختلافی مسائل میں عامل بالحدیث ہو گئے۔ اور گاہے گاہے جامع مسجد اہل حدیث میں جمعہ وغیرہ پڑھانے لگے اور ساتھ صبح کے وقت بچوں بچیوں کو مسجد میں قرآن پاک پڑھانے لگے۔ میلے ٹھیلے، بدعات و رسومات ختم ہو گئیں۔ میاں بیوی نے بخوشی مسلک اہل حدیث قبول کر لیا اور اپنے دونوں بیٹوں کو عالم دین بنایا۔

دو بیٹیاں ہیں جن میں ایک بیٹی مولوی احمد یار بھٹوی کے گھر ہے اور یہ رشتہ بھی دین کی بنا پر ہی ہوا ہے۔ یہ اللہ کے دین کے خادم تقریباً بعمر ۷۳ سال ۱۹۹۲ء کو اس دار فانی کو چھوڑ کر عالم بقا کی طرف روانہ ہوئے۔ ''انا للہ وانا الیہ راجعون!''

اساتذہ میں ہمارے علم کے مطابق حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ اور حافظ محمد عبداللہ بھٹوی ہیں ان کے علاوہ ہمیں علم نہیں۔ واللہ اعلم۔ حاجی صاحب کی تاریخ پیدائش ۱۹۱۹ء ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ محمد مسعود طیب ولد محمد طیب بھٹوی

محمد مسعود راقم الحروف کا تیسرا بیٹا ہے جو یکم جنوری ۱۹۷۹ء کو محلہ اسلام نگر شاہدرہ لاہور میں پیدا ہوا۔ تقریباً چار سال کی عمر میں نظر کمزور ہو گئی۔ کچھ سکول پڑھانے کے بعد حفظ کے لیے داخل کرا دیا۔ جامع مسجد قدس سرفراز کالونی میں ۱۸ پارے حفظ کیے اور جامع مسجد الفتح اہل حدیث پیپلز کالونی میں بقیہ پارے حفظ کر کے ۱۹۹۴ء میں قرآن پاک مکمل حفظ کیا ۱۹۹۵ء کو جامع مسجد مکرم اہلحدیث ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں شیخ القراء قاری محمد اسلم صاحب سے تجوید وقرات بروائت حفص پڑھ کر سند حاصل کی۔ ۱۹۹۶ء میں المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ مرید کے درس نظامی کے لیے داخل کرا دیا گیا۔ ۲۰۰۲ء کو ۶ سالہ درس نظامی کا کورس پورا کر کے سند فراغت حاصل کی۔ اسی دوران وفاق المدارس السلفیہ میں درجہ ثانویہ کا امتحان دیا۔ دوران تعلیم آل پاکستان بین المدارس عربیہ کے جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں تقریری مقابلے ہوئے تو اس میں عربی تقریر کرنے پر اول پوزیشن حاصل کر کے انعام وصول کیا۔

## خطابت، تدریس

دوران تعلیم ہی ۲۰۰۱ء میں مستقل خطبہ جمعہ جامع مسجد ام القریٰ اہل حدیث لطیف سوسائٹی گوجرانوالہ میں شروع کر دیا اور فراغت کے بعد سول لائن مدرسہ خالد بن ولید کے شعبہ حفظ میں ڈیوٹی دیتے رہے پھر مرکز خیر ٹھٹھہ لاکھی ضلع سیالکوٹ میں حفظ کراتے رہے جامع مسجد اہلحدیث مولانا خالد گھر جاکھی صاحب والی میں تدریس وامامت کے دوران ٹائیفائڈ بخار اور بعد میں ٹی بی کا مرض لاحق ہوا، علاج کرایا گیا۔ ٹی بی کا مرض تو ختم ہو گیا مگر نظر خراب ہو گئی۔ ۲۰۰۹ء کو مسجد ام القریٰ سے چھوڑ کر فارورڈ کہوٹہ آزاد کشمیر بالن جنوبی کے مرکز میں تحفیظ القرآن کے ساتھ خطابت امامت کی ڈیوٹی کی۔ ۲۰۱۱ء کے رمضان المبارک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے دلاور چیمہ ضلع گوجرانوالہ میں آ کر تدریس وامامت کرنے لگے۔ آج کل للہ بکولوگاؤں تحصیل وزیر آباد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

## شادی اوراولاد

۲۱ نومبر ۲۰۰۴ء کو سرفراز کالونی کنگنی والا میں مہر امان اللہ کی ہمشیرہ سے شادی ہوئی تین بیٹے ہیں۔

## اساتذہ کرام

قاری المقری قاری محمد اسلم، قاری خوشی محمد اظہر، قاری محمد رفیق آف جھیاڑی، شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان عابد، مولانا ابوسیف جمیل، مولانا محمد افضل، مولانا سعید طیب بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# مولانا شبیر احمد ولد عبدالجلیل ڈولا

مولوی شبیر احمد ڈولا کا خاندان پختہ ڈولا نزد دیپالپور کا رہنے والا ہے تاہم ان کے پردادا پختہ ڈولا سے چھوڑ کر اپنی اوائل عمر میں ہی بھٹہ محبت آ کر آباد ہو گئے۔ شبیر احمد کے دادا اور والد صاحب کی پیدائش بھٹہ محبت کی ہے۔ پورا خاندان حنفی بریلوی پیر پرست تھا اور ان کا پیر خانہ چک نمبر ۲۴ مدرسیاں والا ضلع اوکاڑہ تھا۔ پیر صاحب کا اسم گرامی سید اقبال شاہ تھا جو ایک سال بعد اپنے مریدوں کے پاس بھٹہ محبت میں آیا کرتے تھے۔ ان کا معروف عمل اور کرامت مویشیوں کو چوری سے اور بیماری سے بچانے کے لیے کڑا اڈالنا تھا۔ اس خاندان میں سب سے پہلے اہل حدیث مولوی شبیر احمد ہی ہوئے تھے تاہم اب ان کے والدین اور بھائی بھی اہل حدیث ہو چکے ہیں جبکہ ان کے چچا وغیرہ اب بھی بدستور بریلوی اور کرمانوالی سرکار کے مرید ہیں۔

## والد صاحب اہل حدیث ہو گئے

مولوی شبیر احمد بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب بریلوی مسلک کی چھوٹی مسجد المعروف بھٹیاں والی مسجد میں اعتکاف بیٹھ گئے (میں اس وقت اہل حدیث مدرسہ کا طالب علم تھا) شام کو کھانا لے کر مسجد میں گیا تو دیکھا والد صاحب مکمل پردے سے ہیں اور بات اشارہ سے کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو مسجد کے امام مولوی امیر صاحب نے جذبات میں آ کر میرے منہ پر ایک تھپڑ رسید کیا کہ تمہیں نہیں پتہ اعتکاف بیٹھے ہوئے ہیں اور تو بدتمیزی کر رہا ہے۔ میں نے کہا، کیا نبی ﷺ اعتکاف نہ کیا کرتے تھے؟ اگر کرتے تھے تو کیا اس طرح کرتے تھے؟ آخر مولوی صاحب نے مجھے پکڑ کر مسجد سے نکال دیا۔ اب والد صاحب اعتکاف کے دوران سوچتے رہے۔ عید کی رات گھر آئے صبح عید کے لیے تیار ہوئے اور اہل حدیثوں کی عیدگاہ پہنچ گئے۔ میں نے جا کر پوچھا تو کہنے لگے بیٹا مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہل حدیث مسلک ہی سچا ہے اور میں نے دل وجان سے اس مسلک کو قبول کرلیا ہے۔

## پیدائش

مولوی شبیر احمد ۴ جون ۱۹۷۵ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ناظرہ قرآن پاک مولوی محمد حنیف کنگن پوری سے مسجد اہلحدیث میں پڑھا۔ پرائمری تک عصری تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے حاصل کی۔ والد صاحب کا شوق تھا، درس نظامی کے لیے مدرسہ ضیاء الاسلام گہلن ہٹھاڑ میں داخلہ لے لیا۔ اسی دوران میٹرک کا امتحان دیا اور وفاق المدارس کے درجہ عالیہ کا امتحان دیا۔۱۹۹۰ء میں درس نظامی کی سند حاصل کرکے فارغ ہوئے تو بھائی پر قتل کا کیس بن گیا اور مولوی شبیر گردش زمانہ کی زد میں آ کر ایک سال تک چونیاں کے ایک پٹرول پمپ پر بطور سیل مین ملازمت کرتے رہے۔

## خطابت وخدمات

مولوی طفیل بھٹوی کی وساطت سے سال بعد منڈیالہ چھٹہ ،پھر تھوکی نزد جلو موڑ بطور خطیب رہے پھر ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۴ء تک جماعۃ الدعوہ کی طرف سے مختلف مقامات پر بطور مسئول خدمات سرانجام دیں۔

بیوی درس نظامی کی فارغ ہیں۔ ۲۰۰۸ء سے ہیئر کلاں لاہور کینٹ میں ذاتی کوشش اوراپنی مدد آپ کے تحت بیوی کے بھرپور تعاون سے مدرسۃ البنات کی بنیاد رکھی جس میں اس وقت وفاق المدارس السلفیہ، درس نظامی وغیرہ کی کلاسیں جاری ہیں اور خود ساتھ جامع مسجد ابراہیم اہلحدیث حاجی پارک لاہور میں مستقل خطبہ جمعہ دے رہے ہیں۔

۱۹۹۷ء کو الہ آباد (ٹھینگ چوک) قصور میں شادی ہوئی۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ ،مولانا محمد صدیق سلیم گہلن ہٹھاڑ ،مولانا محمد یاسین سلیم راجوال ،مولانا عبداللہ طاہر آف گہلن ہٹھاڑ ،مولانا محمد یعقوب ،مولانا محمد عبدالرشید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ زبیر عبداللہ ولد حافظ محمد عبداللہ

حافظ زبیر شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ کے بیٹے ہیں۔ پانچ فروری ۱۹۶۸ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالا تو جامعہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ رینالہ خورد شعبہ حفظ القرآن میں داخل کرادیا گیا۔ پھر پورا قرآن پاک وہاں قاری عبداللہ یونس اوکاڑوی کے پاس حفظ کیا۔ حفظ کے بعد والد صاحب (حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ) ضیاء الاسلام گہلن ہٹھاڑ درس نظامی کے لیے لے گئے۔ وہاں رہ کر مڈل کا پرائیویٹ امتحان دیا اور مشکوۃ شریف تک درس نظامی کا نصاب پڑھا۔ اور وہاں سے جامعہ رحمانیہ لاہور آ کر درس نظامی کی تکمیل کر کے اور سند فراغت حاصل کی۔ اس دوران، میٹرک، فاضل عربی، وفاق المدارس السلفیہ، رابطة المدارس منصورہ لاہور کے امتحانات پاس کیے۔ فراغت کے بعد او، ٹی کورس کے لیے ایلیمنٹری کالج گکھڑ میں داخلہ لیا۔ پاکستان آرمی سروس کے دوران ایف اے، بی اے، ایم اے کے امتحانات پرائیویٹ پاس کیے۔

## سروس، ملازمت

گکھڑ کالج میں او ٹی کورس کے دوران جامع مسجد توحید گنج اہل حدیث میں تدریس اور امامت کی ڈیوٹی ادا کرتے رہے۔ کالج سے فارغ ہوتے ہی پاکستان آرمی میں خطیب کے لیے درخواست دی۔ انٹرویو کے بعد ۴ اگست ۱۹۹۳ء کو پاکستان آرمی میں بطور خطیب تقرری ہوگئی اور مختلف علاقہ جات میں ڈیوٹی کرتے ہوئے ۲۰۱۱ء سے گوجرانوالہ چھاؤنی راہوالی میں حاضر سروس ہیں۔

۲۸ مئی ۱۹۹۴ء کو برناواں نامی گاؤں نزد پھول نگر ضلع قصور میں حاجی محمد اسماعیل کے گھر شادی ہوئی۔ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ ثناءاللہ عیسیٰ خان مدنی، مولانا حافظ عبدالسلام آف منڈی جہانیاں، مولانا عبدالرشید سیالکوٹی، حافظ عبدالستار ملتانی، مولانا عبدالقوی کیلانی، قاری عبدالحلیم آف فورٹ عباس، قاری عبداللہ یونس اوکاڑوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# حافظ فواد بادشاہ ولد محمد اسماعیل بھٹوی

موصوف حافظ محمد اسلم بھٹوی مرحوم اور مولوی محمد اشرف ولد شمس الدین کے حقیقی بھانجے ہیں۔اصل نام فواد بادشاہ ہے والد کا نام اسماعیل سلفی ہے ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے ناظرہ قرآن مجید اپنے نیک سیرت عالم دین ماموں حافظ محمد اسلم صاحب سے پڑھا ⑤ پارے حفظ اور مکمل ترجمہ قرآن پاک بھی حافظ صاحب موصوف سے پڑھا ساتھ ہی گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے ۲۰۰۴ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔

## حفظ القرآن کی سعادت

ایک رمضان المبارک میں پندرہ پارے قرآن پاک حفظ کیا اور اگلے رمضان المبارک میں بقیہ قرآن پاک حفظ مکمل کرلیا دراصل اس ساری کارگردگی اور تربیت کا سہرا ان کے حقیقی ماموں حافظ محمد اسلم مرحوم کے سرتھ جنہوں نے دن رات ان کی تعلیم وتربیت پر توجہ دے کر ان کو اس مقام تک پہنچایا۔

## درس نظامی میں داخلہ

میٹرک سے فارغ ہونے کے بعد ۲۰۰۴ء میں ہی جامعہ لاہور الاسلامیہ لاہور میں درس نظامی میں داخلہ لیا پھر اسی دوران ایف اے اور ایک ماہ کا تخصص جامعہ علی المرتضی ویسٹ وڈ کالونی ٹھوکر نیاز بیگ میں کیا اور ساتھ ساتھ دوسالہ تجوید القرآن کا کورس مکمل کر کے درس نظامی اور تجوید کی سند فراغت ۲۰۱۰ء جامعہ لاہور الاسلامیہ لاہور سے حاصل کی اس عرصہ میں شعبہ درس نظامی کی تیسری سے آٹھویں کلاس تک مسلسل پورے مدرسہ میں پوزیشن ہولڈر رہے اور آخری سال کلیہ شرعیہ میں اول پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ جامعہ کی طرف سے سکالرشپ اور عمرہ کا ٹکٹ حاصل کیا یوں جامعہ کی طرف سے عمرہ کی سعادت حاصل کرتے ہوئے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا عمرہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوران مدینہ یونیورسٹی داخلہ کے لیے انٹرویو دیا جس میں کامیابی کے بعد ۲۰۱۱ء کو مدینہ یونیورسٹی میں حصول تعلیم کے لیے پہنچ گئے۔

## خطابت

جامعہ لاہور الاسلامیہ لاہور میں دوران تعلیم مرکز امام بخاری کی جامع مسجد کوٹ لکھپت میں مسلسل دو سال خطبہ جمعہ دیتے رہے۔

## اساتذہ کرام

حافظ محمد اسلم بھٹوی، مولانا ابراہیم شاہین، مولانا مصطفیٰ راسخ، قاری نعمان مختار لکھوی، مولانا ھدایت اللہ لاہور، مولانا رحمت اللہ دیوبندی فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ سعودی عرب، مولانا محمد شفیع طاہر فاضل مدینہ یونیورسٹی آف شاہکوٹ قصور، شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی فاضل جامعہ امام سعود الریاض آف میاں چنوں، مولانا محمد شفیق مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی آف رینالہ خورد، مولانا زید احمد فاضل مدینہ یونیورسٹی آف جھگیاں رحموں ضلع قصور، مولانا ثناء اللہ مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی مفتی جماعت اہلحدیث پاکستان، ڈاکٹر محمد حسن مدنی، قاری حمزہ الزیاد مدنی، قاری انس مدنی (پسران حافظ عبدالرحمان مدنی روپڑی) اور فاضل اساتذہ مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ السعودیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد حنیف ثانی ولد عبدالرحمان بھٹہ

مولانا محمد حنیف، مولوی بشیر احمد بھٹوی کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ پورا خاندان کٹر بریلوی اور پیر پرست ہے۔ جن کا پیر خانہ کھرپڑ شریف ہے۔ محمد حنیف ۱۹۶۵ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی سکول کی پرائمری تک تعلیم بھٹہ محبت میں حاصل کی۔ اور پھر راقم الحروف کے پاس دیگر لڑکوں کے ساتھ کاموکی آ گئے۔ ناظرہ قرآن پاک راقم کے پاس پڑھا۔ اور ۱۹۷۷ء کے آخر میں درس ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ چلے گئے چند پارے وہاں حفظ کیے۔ رمضان المبارک کے بعد وہیں درس نظامی کے لیے داخلہ لے لیا۔ دو سال وہاں درس نظامی پڑھا۔ گھر آئے تو حالات ناسازگار تھے، بڑے بھائیوں نے وہابیوں کے مدرسہ میں پڑھنے سے روک لیا۔ دو تین ماہ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ آخر گھر سے بھاگ کر کاموکی جامعہ رحمانیہ میں آ گئے اور شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہوئے صحاح ستہ مکمل پڑھ کر ۱۹۸۴ء کو مولوی سرور، مولوی عبدالرحمان وغیرہ کے ساتھ جامعہ رحمانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔

## تدریس، خدمات

فراغت کے بعد مشفق استاد نے کاموکی میں ہی جامع مسجد مسلم المعروف لودھیانوالی میں بطور امام و مدرس تقرری کرا دی۔ کچھ عرصہ وہاں کام کرنے کے بعد چھوڑ کر گھر چلے گئے اور بھائیوں کے ساتھ کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد دوستوں کے کہنے سے جامع مسجد اہل حدیث گجر کالونی لاہور آ کر پڑھانے لگے چھ سات سال وہاں بڑی محنت سے کام کیا اور اسی دوران شادی ہوگئی اور پھر وہاں سے چھوڑ کر گھر چلے گئے۔ چند سال گھر رہنے کے بعد تنگ کلاں نوشہرہ روڈ جامع مسجد اہل حدیث میں بطور خطیب و امام آ گئے۔ انہیں ایام میں مسجد کے مکان میں تھے کہ رات کو بارش ہوئی دو بیٹے تین چار یا پانچ سال کی درمیان عمر کے چھت گرنے سے نیچے آ کر فوت ہو گئے۔ اپنی صحت خراب ہوگئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ٹی بی جیسا موذی مرض اور اس کے ساتھ ہیپاٹائٹس وغیرہ ہوگئی۔ پھر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر وقت موعود آ گیا اور رینالہ خورد ہسپتال میں داعی اجل کو لبیک کہہ کر چل بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! تاریخ وفات فروری ۲۰۱۱ء ہے۔ کل عمر تقریباً ۵۴ سال ہوئی۔ تنگ کلاں کی جماعت کو اللہ جزائے خیر دے، ثانی صاحب کی وفات کے بعد ان کی بیوہ اور بچوں کو رہنے کے لیے مکان اور ضروریات زندگی کی تمام سہولتیں اللہ کی رضا کے لیے فی سبیل اللہ مہیا کر رہے ہیں اور ان کا یہ عمل ہماری مساجد کی تمام انتظامیہ کے لیے بہترین نمونہ ہے اور اللہ کے ہاں صدقہ جاریہ ہے اللہ تعالیٰ ان کا یہ عمل قبول فرمائے۔ آمین!

ننگل سادھاں ایک اہل حدیث گھرانے میں شادی ہوئی۔ حافظ شبیر احمد بھٹوی جتالہ کے ہم زلف تھے۔ دو بیٹے اکٹھے فوت ہو گئے۔ ایک بیٹی اور تین بیٹے بقید حیات ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، مولانا محمد رفیق رحمہ اللہ آف سمندری، حافظ عبدالرزاق، مولانا محمد یعقوب آف ڈھلیانہ، قاری محمد طیب بھٹوی۔

## شخصیت

خوددار، ہمیشہ سچ بولنے والے، مضبوط جسم، درمیانہ قد، گندمی سانولہ رنگ، حق بات پہ ڈٹ جانے والا، لگی لپٹی سے عاری، حنیف کے ساتھ ثانی کالا حقہ حافظ حنیف ربانی کے ساتھی ہونے کی وجہ سے فرق کے لیے رکھا گیا اور نام کا حصہ بن گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا ریاض احمد ولد محمد حنیف

مولوی ریاض احمد حافظ محمد شریف بھٹوی کے بھتیجے اور قاری محمد اکرم بھٹوی کے چچازاد بھائی ہیں۔

## پیدائش

۱۹۸۰ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے مڈل پاس کیا اور جامع مسجد اہل حدیث میں اپنے تایازاد بھائی حافظ محمد اسلم صاحب سے ناظرہ قرآن پاک پڑھا دس پارے حفظ اور تین پارے ترجمہ بھی حافظ اسلم صاحب سے ہی پڑھا۔ علماء کی تقریریں سن کر تقریر کا شوق پیدا ہوگیا۔ سکول میں ساتھیوں کو، گھر میں بہن بھائیوں کو تقریر سناتے۔ اگرچہ والدین کا شوق سکول پڑھانے کا تھا مگر ریاض کا شوق ان کو دارالعلوم ڈھلیانہ میں دین پڑھنے کے لیے لے گیا تین سال بعد قاری محمد اکرم بھٹوی کی وساطت سے جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم گوجرنوالہ پہنچ گئے درس نظامی کی تکمیل کر کے ۲۰۰۴ کو مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کی۔

## خطابت، خدمات

دوران تعلیم اعزازی خطبہ جمعہ قلعہ دیدار سنگھ کے نواحی ایک گاؤں میں پڑھاتے رہے تاہم فراغت کے بعد جامع مسجد توحید اہلحدیث سندھوالہ ضلع سیالکوٹ ایک سال خطابت کرتے رہے۔ بعدازاں لنج گاؤں نوشہرہ ورکاں روڈ کی جامع مسجد اہلحدیث میں تین سال کام کرنے کے بعد عرصہ سے جامع مسجد قباء اہل حدیث چک پوریاں گوجرانوالہ میں خدمات خطابت وامامت سرانجام دے رہے ہیں۔

## اساتذہ کرام:

شیخ الحدیث حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ آف ڈھلیانہ، مولانا عبداللہ رحمہ اللہ سعید ڈھلیانہ، مولانا عبدالمجید عاجز ڈھلیانہ، شیخ الحدیث قاری سعید کلیروی، مولانا ذوالفقار ذکی، شیخ الحدیث مولانا عبدالوحید ساجد، مولانا عبدالوارث ظہیر، حافظ محمد اسلم بھٹوی

شادی عنقریب ہونے والی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا کرامت اللہ ولد حاجی رحیم بخش بھٹہ

مولوی کرامت اللہ حاجی رحیم بخش کے بڑے بیٹے ہیں۔ ۱۹۶۵ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک حافظ محمد شریف رحمہ اللہ سے پڑھا۔ گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے پرائمری کیا اور دارالعلوم ڈھلیانہ میں پڑھنے چلے گئے۔ بلوغ المرام تک وہاں درس نظامی کی کتب پڑھیں اور جامعہ چینیا نوالی لاہور داخل ہو گئے۔ وہاں درس نظامی مکمل کر کے ۱۹۸۴ء کو سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۸۵ء میں وفاق المدارس السلفیہ سے درجہ عالیہ کا امتحان دے کر سند حاصل کی اور جامعہ لسوڑے والی مسجد لاہور میں حفظ کے لیے داخلہ لے لیا۔ مگر مکمل نہ کر سکے ۵،۶ پارے تک ہی اکتفا کیا۔

## تدریس، امامت

گوناعور سادھوکی ضلع گوجرانوالہ میں کچھ عرصہ امامت وتدریس کی اور ڈھولن ضلع سیالکوٹ بطور خطیب وامام چلے گئے۔ ۲ سال بعد وہاں سے جامع مسجد ڈاراں والی کاموکی پھر رانا بھٹی گاؤں ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد گھر چلے گئے اور کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے۔ جامع مسجد محمدی اہل حدیث بھٹہ محبت کے خزانچی کے طور پر خدمت گزار ہیں اور مسلکی طور پر ہر قسم کے پیش آنے والے حالات سے اللہ کی رضا کے لیے نبرد آزما رہتے ہیں۔

بھٹہ محبت میں ہی سگی خالہ (میاں محمد اسحاق) کے گھر ۱۹۸۶ء میں شادی ہوئی۔ مولانا بشیر احمد بھٹوی کے ہم زلف ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ عبدالرزاق ڈھلیانہ، شیخ الحدیث مفتی عبیداللہ عفیف، مولانا حفیظ الرحمان لکھوی، مولونا محمد یعقوب ڈھلیانہ، مولانا اسماعیل علوی، مولانا محمد زکریا چیچہ وطنی

## ساتھی علماء

مولانا محمد رفیق خطیب بھٹہ محبت، مولانا عبدالرشید بھٹوی خطیب آزاد کشمیر، مولانا شیر الٰہی شاکر پاکستان آرمی، مولانا محمد طفیل ثاقب دلاور چیمہ ساتھیوں میں شامل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مولانا غلام رسول ولد حاجی رحیم بخش بھٹہ

مولوی غلام رسول جو کہ حاجی رحیم بخش بھٹہ کے دوسرے بیٹے ہیں اور مولوی کرامت اللہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ طبیعت میں سختی اور تیزی ملی جلی ہے۔ بات کسی کو اچھی لگے یا بُری، کہہ دیتے ہیں۔

۱۰ جنوری ۱۹۶۹ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے پرائمری تک مکمل کی۔ ناظرہ قرآن پاک اور سورۃ البقرہ کا ترجمہ مولانا محمد حنیف صاحب خطیب مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت سے پڑھا۔ بڑے بھائی جامعہ چینیانوالی لاہور پڑھتے تھے، ان کے ساتھ چینیانوالی لاہور میں درس نظامی کے لیے داخلہ لے لیا۔ تقریباً دو سال وہاں بلوغ المرام تک پڑھا۔ ۱۹۸۵ء کو حافظ محمد اسلم بھٹوی مرحوم کے ساتھ وہاں سے جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں آ کر داخل ہو گئے اور ۱۹۸۸ء تک وہاں رہ کر مولانا عبدالحلیم شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ اوکاڑہ سے بخاری شریف پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ بخاری شریف کی سند حاصل کرنے سے پہلے وفاق کا امتحان دینے فیصل آباد چلے گئے۔ مولانا عزیز الرحمان لکھوی ناظم تعلیمات نے یہ کہہ کر کمرہ امتحان سے نکال دیا کہ بخاری کی سند نہیں۔ لہٰذا امتحان نہیں دے سکتے آخر مولانا عبدالحلیم صاحب اور مفتی عبیداللہ عفیف کے حوالہ اور سفارش سے وفاق کا امتحان دیا۔ بعد میں بخاری شریف کی سند دکھا کر وفاق المدارس السلفیہ کی سند حاصل کی۔

۱۹۸۹ء کو دوبارہ جامعہ چینیانوالی لاہور میں داخل ہو کر مولانا مفتی عبیداللہ عفیف سے دوبارہ بخاری شریف، مسلم شریف پڑھ کر جامعہ چینیانوالی سے سند فراغت حاصل کی اور ساتھ ہی لاہور میں پرائیویٹ میٹرک کا امتحان دے دیا۔ اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے اے ٹی ٹی سی کا کورس کیا۔ اس کے بعد پی ٹی سی کا کورس لاہور سے کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## خدمات

فراغت کے بعد جامع مسجد اہل حدیث (واں رادھارام) موجودہ حبیب آباد ملتان روڈ ضلع قصور میں کچھ عرصہ امامت وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ والد صاحب کی وفات (۱۹۹۲ء) کے بعد پھر وہاں نہیں گئے۔ بلکہ اپنے والد صاحب کی جگہ پر جامع مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت میں تدریس وامامت اور دیگر خدمات سنبھال لیں اور عرصہ پانچ سال تک ڈیوٹی دی۔

حافظ عبدالسلام بھٹوی کے حکم پر بھٹہ محبت میں الدعوۃ ماڈل سکول کے نام سے سکول شروع کیا جس میں تین سال کام کیا۔اس کے بعد الادب پبلک ہائی سکول کے نام سے اپنا ادارہ شروع کیا، جس میں نرسری سے دہم تک تمام کلاسز جاری ہیں۔ ادارہ پوری کامیابی سے چل رہا ہے۔ جہاں تعلیم کے ساتھ تربیت کا بھی خصوصی اہتمام ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ عفیف، شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم اوکاڑہ، مولانا محمد خان نجیب شہید، مولانا محمد عیسیٰ شیخوپوری، مولانا منیر لکھوی، مولانا محمد حنیف کنگن پوری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا ابوبکر رحمہ اللہ ولد رحمت علی کوٹ ٹبہ

ابوبکر رحمہ اللہ مولوی مشتاق فاروقی کا حقیقی بھانجا اور سگے چچا کا پوتا ہے۔اس خاندان کی روداد فاروقی صاحب کے تذکرہ میں موجود ہے۔ابوبکر آخری کلاس میں جامعہ کمالیہ راجوال میں پڑھتا تھا اور امسال فارغ ہونے والا تھا کہ جنت کے راستہ پر چلتا ہوا راہی دار بقا ہوا۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کے راستہ پر چل کر علم حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی جانب جانے کے لیے راستہ ہموار کر دیتا ہے۔'' (مسلم: بحوالہ مشکوۃ: کتاب العلم)

ابوبکر ۲۱ جنوری ۱۹۹۳ء کو کوٹ ٹبہ داخلی بھٹہ محبت میں پیدا ہوا۔ جب ذرا ہوش سنبھالی تو ماں باپ نے مسجد اہل حدیث نہ ہونے کی وجہ سے بریلویوں کی مسجد میں مولوی محمد حسین صاحب کے پاس داخل کرا دیا۔تقریباً ۳ پارے قرآن پاک ناظرہ وہاں پڑھا تو مسجد اہل حدیث میں حاجی حاکم علی کے بیٹے شہادت علی شخانہ نے بچوں کو ناظرہ قرآن پاک پڑھانا شروع کیا تو ابوبکر نے یہاں آ کر پڑھنا شروع کر دیا اور قرآن پاک ناظرہ شہادت علی شخانہ صاحب سے مکمل کیا۔ ساتھ ہی گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت میں ۵ کلاسیں یعنی پرائمری پاس کر لی تو حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ مرکز حنین جامع مسجد ربانیہ اہل حدیث میں درس نظامی کے لیے داخلہ لے لیا۔جس کے منتظم اعلیٰ جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے مولانا ڈاکٹر نذیر حماد صاحب تھے۔۳ سال وہاں پڑھا کہ دل کی تکلیف کا مسئلہ کچھ محسوس ہونے لگا اپنے ماموں مولوی مشتاق فاروقی کے ساتھ جا کر لاہور کے معروف مدرسہ دارالعلوم محمدیہ لوکو ورکشاپ میں داخلہ لے لیا اور ساتھ علاج کرانے لگے۔ سال کے آخر تک طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو گھر آ گئے۔ڈاکٹروں نے اپریشن کا کہا تو اسی پریشانی میں ایک سال ہسپتالوں کے چکر وغیرہ کے سلسلہ میں تعلیمی سلسلہ برقرار نہ رہ سکا جب حالت کچھ بہتر ہوئی تو گھر کے قریب جامعہ کمالیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہل حدیث راجووال میں داخل کرا دیا گیا کہ تعلیم کا نقصان نہ ہو چنانچہ پانچواں سال درس نظامی کا جامعہ کمالیہ میں لگایا اور اس دوران جامع مسجد کوٹ ٹبہ میں مسلسل جمعہ پڑھاتے رہے اور سالانہ امتحان میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیاب ہو کر نہ صرف اپنی کلاس بلکہ پورے جامعہ میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے سالانہ جلسہ میں دوسرا انعام حاصل کیا۔

رمضان المبارک کے بعد آخری کلاس میں داخلہ لیا۔ مگر رمضان المبارک کے چند دن بعد ہی طبیعت خراب ہوگئی اور علاج ہوتا رہا مگر بقول شاعر ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کے مصداق دن بدن مرض بڑھتا گیا ماں باپ دوا لینے کے لیے حکیم صاحب کے پاس موٹر سائیکل پر لے جا رہے تھے کہ راستے میں جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

## صابر و شاکر

تھوڑی سی عمر میں اللہ نے اس کو بڑا ہی صابر اور اللہ کی رضا پر شاکر بنایا تھا۔ جب بھی کوئی آیا، پوچھا تو کہا میں ٹھیک ہوں۔ جب کوئی روتا تو اس کو خود کہتا مجھے کچھ نہیں ہے۔ حتی کہ جب ماں باپ ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہے تھے تو راستہ میں حالت خراب ہوگئی۔ موٹر سائیکل کھڑا کر کے ماں دیکھ کر رونے لگی، ہوش آئی تو ماں کو مخاطب ہو کر کہتا ہے، روتی کیوں ہیں؟ میں ٹھیک ہوں، موٹر سائیکل چلاؤ اور چلیں۔ دوبارہ جب چلنے لگے تو چند لمحوں بعد ہی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ نو عمری کے باوجود جب تک صحت رہی، نماز تہجد نہیں چھوڑی۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ رفیق صاحب، مولانا عطاء الرحمان علوی صاحب، مولانا خاور رشید بٹ صاحب، مناظر اسلام یحییٰ عارفی صاحب، مولانا عبیدالرحمان محسن صاحب، مولانا محمد رفیق زاہد صاحب، مولانا عنایت اللہ آف راجووال، مولانا ابو شداد صاحب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا لیاقت علی ولد عیش بہادر

مولوی لیاقت علی قاری محمد اکرم بھٹوی کے حقیقی برادر اصغر ہیں ۔ قاری صاحب کی تقریری کیسٹیں سن سن کرانہیں دین پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔لیاقت علی سات جون ۱۹۷۹ءکو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے ۔گورنمنٹ ہائی سکول سے ریگولر میٹرک کیا اور قرآن پاک ناظرہ مولانا محمد حنیف کنگن پوری خطیب جامع مسجد اہلحدیث بھٹہ محبت سے پڑھا۔

۱۹۹۹ءمیں درس نظامی کے لیے دارالعلوم ڈھلیانہ داخل ہوئے ۔دوسال بعدوہاں سے جامع مسجد مکرم مدرسہ اسلامیہ سلفیہ گوجرانوالہ آ گئے ۔ چار سال یہاں پڑھ کر بخاری شریف کے لیے شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ نور پوری کے حلقہ درس میں شامل ہوگئے اور ۲۰۰۴ءکو جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کی اور وفاق المدارس کے درجہ عالمیہ کا امتحان دیا۔

## خطابت و خدمات

فراغت کے بعد کچھ عرصہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ میں خطابت و امامت کی ذمہ داری نبھائی پھر برادر مکرم قاری محمد اکرم صاحب کے حکم سے جامع مسجد عمر فاروق اہلحدیث نگار چوک جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں ڈیوٹی کرتے رہے ۔آج کل چنڈالہ نزد موڑ ایمن آباد گوجرانوالہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ابوفواد مولوی اسماعیل سلفی ولد احمد جتالہ آف بھٹہ محبت کے گھر ۲۰۱۰ءکو شادی ہوئی ۔ایک بیٹا ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ ،شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ ،مولانا عبداللہ سعید رحمہ اللہ ،مولانا عبدالمجید عاجز آف ڈھلیانہ ،مولانا سعید احمد کلیروی ،مولانا ذوالفقار ذکی ،مولانا عبدالوارث ظہیر، شیخ الحدیث مولانا عبدالوحید ساجد ،مولانا محمد مالک بھنڈر ،مولانا محمد رفیق سلفی وغیرھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا عبدالعزیز ولد عبدالمجید

مولوی عبدالعزیز، مولانا چراغ دین بھٹوی کے پوتے عبدالمجید کے گھر ۱۹۶۳ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی ﷫ سے پڑھا۔ پھر حافظ صاحب کے کہنے پر ہی درس نظامی کے لیے مدرسہ چینیاں والی مسجد لاہور میں داخلہ لیا اور ۱۹۸۴ء کو چینیاں والی مسجد لاہور سے سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۸۲ء کو دوران تعلیم حجرہ شاہ مقیم سے مڈل کا امتحان دیا۔ فراغت کے بعد ۱۹۸۵ء کو وفاق المدارس السلفیہ کا امتحان دے کر درجہ عالمیہ کی سند لی اور ۱۹۸۶ء کو فاضل عربی کا امتحان دیا۔

## خدمات وخطابت

مولانا شیخ الحدیث عبیداللہ عفیف کے حکم پر حمید پور خورد آئے مگر وہاں آمد سے پہلے خطیب آچکے تھے۔ مولانا محمد ابراہیم حنیف خطیب حمید پورہ کلاں کی وساطت سے ڈیرا مہراں والا ٹوکریاں میں ۱۹۹۱ء کو خطیب مقرر ہوئے۔ یہاں رہ کر حکیم انقلاب صابر ملتانی کی طبی کونسل لاہور سے امتحان دے کر گولڈ میڈل کے ساتھ طب جدید کی سند لی اور ڈیرے پر ہی مطب بنا کر خدمت خلق شروع کر دی۔ پورے گاؤں میں ایک ہی مسجد ہے۔ جمعہ، جماعت اور عیدین اکٹھی ہوتی ہیں۔ بہت سے لوگوں کے عقائد درست ہو چکے ہیں۔ بچوں اور بچیوں کے لیے باقاعدہ ناظرہ وترجمہ قرآن پاک کی کلاسیں ہوتی ہیں۔

حقیقی چچا عبدالخالق کے گھر شادی ۱۹۹۰ء کو ہوئی۔ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی ﷫، شیخ الحدیث مفتی عبیداللہ عفیف، مولانا حفیظ الرحمان لکھوی، مولانا عتیق اللہ قطب، مولانا اسماعیل علوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# حافظ محمد شفیق ولد حافظ محمد شریف رحمہ اللہ

حافظ محمد شفیق بھٹہ محبت کی معروف شخصیت حافظ محمد شریف صاحب کے بیٹے ہیں۔ جبکہ اس خاندان کے دیگر علماء کرام میں مولانا قاری محمد اکرم زاہد، مولانا محمد اشرف، مولانا محمد اسلم، مولانا محمد زکریا، مولانا قاری لیاقت عاصم وغیرہ شامل ہیں۔ بھٹہ محبت میں ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ سکول میں حاصل کی پھر حفظ کے لیے جامعہ محمدیہ چوک اہل حدیث گوجرانوالہ میں داخلہ لیا۔ مگر یہاں پر قرآن پاک مکمل حفظ نہ کر سکے۔ تکمیل حفظ القرآن جامعہ اسلامیہ ڈھلیانہ میں ۱۹۸۹ء میں کیا اور درس نظامی کے لیے جامع مسجد چینیانوالی لاہور میں داخلہ لیا اور ساتھ ہی پرائیویٹ لاہور بورڈ سے ۱۹۹۰ء کو میٹرک کیا۔

۹۰۔۱۹۹۱ء کو گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے پی ٹی سی کا کورس کیا۔

## (ملازمت) سروس

۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء کو بطور پی ٹی سی محکمہ تعلیم پنجاب میں تقرری ہوئی اور ساتھ جامع مسجد محمدی اہل حدیث بھٹہ محبت میں بچیوں کو صبح، شام ترجمہ کلاس پڑھاتے ہیں۔

دوران ملازمت ۱۹۹۴ء میں اے ٹی سی اور ۲۰۰۹ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے ایف اے کا امتحان دیا۔

بھٹہ محبت کے معروف زمیندار سردار احمد دین کے گھر شادی ہوئی۔ مولوی محمد علی یزدانی کے ہم زلف ہیں۔

## اساتذہ

قاری نور احمد ڈھلیانہ، مولانا عبیداللہ عفیف لاہور، مولانا اسماعیل علوی، مولانا حفیظ الرحمان لکھوی فاضل مدینہ یونیورسٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد اسماعیل ولد احمد جتالہ

محمد اسماعیل سلفی حافظ فواد بادشاہ متعلم جامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے والد گرامی ہیں۔ ۱۹۵۱ء میں بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول بھٹہ محبت میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی بڑی عمر میں جا کر قرآن پاک ناظرہ مولانا محمد حنیف کنگن پوری سے پڑھا۔ جب کہ اس سے پہلے کبڈی وغیرہ کے معروف کھلاڑی تھے۔ حافظ محمد اسلم کے ساتھ جامع مسجد محمدی اہل حدیث بھٹہ محبت میں بیٹھنا شروع کر دیا۔ اوران کی صحبت پھر رنگ لے آئی۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

کے مصداق علماء کرام کی تقاریر سننے کا شوق پیدا ہوا۔ پھر خود اہل حدیث شعراء اور علماء مولانا علی محمد صمصام اور دیگر کی نظمیں پڑھنے لگے۔ آہستہ آہستہ تقریر کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ اور علم لدنی کے زور پر تقریر کرنا شروع کر دی جہاں کہیں موقعہ ملا جمعہ پڑھا دیا جہاں موقعہ ملا تقریر شروع کر دی۔ بحر کھلتا گیا اور اچھے خطیب بن گئے۔ ۲۰۰۱ء میں ہمت کر کے گاؤں کی شام لاٹ میں سے جگہ حاصل کر کے مسجد کا سلسلہ شروع کیا اور ساتھ بچوں کو پڑھانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جواب جامع مسجد سلفیہ اہلحدیث بھٹہ محبت کے نام سے معروف ہے۔ جمعہ کا خطبہ، پانچ وقتہ نماز باجماعت کے ساتھ بچوں کی تعلیم وتربیت کا خود ہی بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ ماشاءاللہ مسجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

گاؤں میں ہی ان کے استاد اور مربی حافظ محمد اسلم کی ہمشیرہ سے شادی ہوئی۔ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ جبکہ بڑا بیٹا حافظ فواد بادشاہ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب میں زیر تعلیم ہے۔

## اساتذہ کرام

مولانا محمد حنیف کنگن پوری، مولانا محمد اسلم بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولوی عابد حسین ولد احمد دین

مولوی عابد حسین مولوی رمضان کے چھوٹے بھائی ہیں۔ بھٹہ محبت میں ہی ۱۹۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے نویں کلاس تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۹۸ء کو مرکز طیبہ مرید کے المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ میں درس نظامی کے لیے داخل ہوئے۔ ۵ سال میں درس نظامی مکمل کیا۔ فارغ ہو کر جامعہ الدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ میں ہی پڑھانے لگے۔ کچھ عرصہ مرکز کی طرف سے ہی منڈی چشتیاں، بورے والا، ڈلن بنگلہ سے ہوتے ہوئے تقریباً ۴، ۵ سال سے مرکز یرموک پتوکی ضلع قصور میں بطور مدرس خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ خاندانی پس منظر مولوی رمضان کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

پہلی شادی ۲۰۰۱ء میں ہوئی۔ مگر کچھ ہی عرصہ بعد طلاق دے دی۔ دوسری شادی شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی کی ربیبہ سے ہوئی۔ ۳ بیٹے ۲ بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان عابد، مناظر اسلام مولانا مبشر احمد ربانی، مولانا محمد یوسف قصوری، مولانا سعید طیب بھٹوی وغیرھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حبیب الرحمان ولد عبدالغفار ڈولا

مولوی حبیب الرحمان کا تعلق مولوی شبیر ڈولا کے خاندان سے ہی ہے اور آپس میں پیر بھائی بھی ہیں کہ ان کا پیر بھی سید اقبال شاہ چک ۲۴ مدرسیاں والا ہی تھے۔ حبیب الرحمان ۱۹۸۷ء کو بھٹہ محبت میں عبدالغفار ڈولا کے گھر پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک مسجد محمدی اہلحدیث بھٹہ محبت میں حافظ محمد اسلم اور غلام اللہ سے پڑھا۔ عصری تعلیم بھی ساتویں کلاس تک گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے حاصل کی۔ والدہ محترمہ کی خواہش اور تایا زاد بھائی مولوی احمد یار کی کوشش سے مولانا عبدالستار حامد کے مدرسہ حفظ القرآن وزیرآباد میں داخل کروا دیا گیا۔ ۶ پارے وہاں حفظ کیے تو مولوی بشیر احمد بھٹوی نے جامع مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں درس نظامی کے لیے داخل کروا دیا۔ ۳ سال وہاں پڑھا، پھر چوتھی کلاس کے لیے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں داخلہ لے لیا اور ۲۰۰۷ء کو جامعہ محمدیہ سے سند فراغت حاصل کی۔

## خطابت و خدمات

جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے آخری تعلیمی سال میں ڈیرہ باجوہ ایمن آباد میں خطبہ جمعہ اور امامت کی ڈیوٹی کرتے رہے۔ فارغ ہونے کے بعد جامع مسجد توحید اہلحدیث خروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ ایک سال خطابت کی۔ ۲۰۰۸ء سے ڈھائے اعوان لاہور میں خطابت امامت کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔

۲۰۰۹ء کو راقم الحروف کے حقیقی بھتیجے عبدالرشید ولد محمد علی رحمہ اللہ جتالہ کے گھر شادی ہوئی ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔

## اساتذہ کرام:

شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ، حافظ عبداللہ شرقپوری، مولانا محمد مالک بھنڈر، خواجہ عدنان، قاری منظور احمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حبیب الرحمان ولد مولوی عبدالرشید

حبیب الرحمان مولوی عبدالرشید ساجد کا بیٹا ہے جن کا تذکرہ دوسری جگہ ہو چکا ہے حبیب الرحمان ۸ جولائی ۱۹۸۷ء کو سمبلہ خورد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ چند پارے اپنے والد صاحب سے ناظرہ قرآن پاک پڑھا۔ سکول کی چار کلاسیں الدعوہ ماڈل سکول کھڈیاں ضلع قصور میں پڑھیں اور پانچویں کلاس مسلم چک (ہندو چک) ضلع گوجرانوالہ آ کر پڑھیں جبکہ چھٹی ساتویں کلاسیں ایم ٹی ہائی سکول پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں پڑھیں۔ ۲۰۰۰ء میں مرکز طیبہ مرید کے میں کارکنان جماعۃ الدعوۃ کا اجتماع ہوا جس میں حبیب الرحمان نے بھی شرکت کی تو دل میں دین کا علم پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ والد صاحب مرکز طیبہ مرید کے داخل کرا کر مولانا سعید طیب بھٹوی استاد المعہد العالی مرید کے کے سپرد کر کے آ گئے۔ پہلی کلاس میں پوزیشن حاصل کی، دوسری کلاس مرکز خیبر ٹھٹھہ لاکھی ضلع سیالکوٹ میں سعید طیب صاحب کے پاس پڑھی۔ چوتھے سال جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ آ گئے اور ۲۰۰۷ء کو جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کی۔

## خطابت، خدمات

۲۰۰۸ء کو دو برجی چندہ سنگھ ضلع سیالکوٹ میں دو سال جمعہ پڑھاتے رہے ۲۰۱۰ء سے جامع مسجد شفیق سرفراز کالونی میں بطور امام و مدرس کام کر رہے ہیں اور خطبہ جمعہ جامع مسجد مدنی ہاشمی کالونی کنگنی والا میں دے رہے ہیں۔

۱۸ اپریل ۲۰۱۰ء کو خالہ کے گھر چیچو کی ملیاں ضلع شیخوپورہ میں شادی ہوئی ایک بیٹی ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، حافظ عبدالمنان ﷫، مولانا محمد رفیق سلفی، مولانا محمد سعید طیب بھٹوی، حافظ عبداللہ شرقپوری، ابوسیف جمیل وغیرھم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قاری حافظ حبیب الرحمان ولد قاسم علی

حافظ حبیب الرحمان کا تعلق حافظ کرم دین بھٹوی کے خاندان سے ہے۔ یہ حافظ کرم دین کے حقیقی بھتیجے کے پوتے ہیں۔اپنے خاندان میں یہ پہلے نو جوان ہیں جو دین کی تعلیم کی طرف راغب ہوئے اور دین کے علم میں اچھی خاصی دسترس حاصل کی اور درس نظامی کے ساتھ حفظ القرآن بمعہ تجوید وقراءت سبعہ عشرہ میں مہارت حاصل کی۔ ۱۹۸۹ء کو قاسم علی کے گھر بھٹے محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک حافظ محمد اسلم مرحوم اور غلام محمد ولد حاجی رحیم بخش سے پڑھا۔ بھٹے محبت سے پرائمری تک سکول کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۹۹ء کو جامعہ کمالیہ راجووال میں حفظ کے لیے داخلہ لیا۔۱۶ پارے حفظ کر کے گوجرانوالہ مکی مسجد قاری اکرم صاحب بھٹوی کے مدرسہ میں آگئے اور وہاں قرآن پاک مکمل حفظ کیا۔۲۰۰۳ء کو جامعہ لاہور الاسلامیہ (جامعہ رحمانیہ) گارڈن ٹاؤن لاہور میں درس نظامی کے لیے داخلہ لیا۔آٹھ سالہ درس نظامی کورس کے ساتھ ساتھ تجوید وقراءت سبعہ عشرہ کا کورس بھی مکمل کیا اوراس کے علاوہ پرائیویٹ میٹرک کا امتحان اور وفاق المدارس السلفیہ کا امتحان بھی دے دیا۔نیز ۲۰۱۰ء کو ایف اے کا امتحان بھی دے چکے ہیں۔

## تدریس

۲۰۱۱ء سے جامع مسجد بیت العتیق ومدرسہ تحفیظ القرآن میں اساتذہ کرام نے حفظ کرانے کی ڈیوٹی لگادی ہے۔اسکے ساتھ اضافی طور پر صرف نحو کے دوسبق بھی پڑھاتے ہیں۔

## اساتذہ کرام

قاری ابراہیم میر محمدی، حافظ محمد اسلم بھٹوی، مولانا محمد رمضان سلفی، شیخ الحدیث مولانا ہدایت اللہ مدنی، مولانا حسن محمد مدنی، مولانا حمزہ مدنی، مولانا احسان اللہ فاروقی سرائیکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ تنزیل الرحمان ولد محمد جعفر

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے رضاعی بھائی و چچا زاد محمد یعقوب کا پوتا ہے۔ مولانا افراہیم ولد اللہ دتہ کے چچازاد بھائی ہیں اور مولوی مجیب الرحمان بھٹوی کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔

۱۹۹۰ء کو واں جتالہ بھٹہ محبت میں محمد جعفر کے گھر پیدا ہوئے۔ ڈیڑھ سال کے تھے کہ والدہ محترمہ داغ مفارقت دے گئی۔ نو دس برس کے ہوئے تو والد صاحب نے مویشی چرانے ڈیوٹی لگا دی۔ بڑی ہمشیرہ اور بھائی کی شادی ہوگئی ہمشیرہ کے جیٹھ (خاوند کے بھائی) عابد نے ایک دن مویشی چراتے ہوئے تنزیل کو پڑھنے کی ترغیب دی تو بات اس کے ذہن میں بیٹھ گئی اور اسی وقت مویشی ساتھ والے لڑکے کے سپرد کیے اور خود عابد کے ساتھ مدرسہ تجوید القرآن اللہ آباد (ٹھینگ چوک) جا کر داخل ہو گیا اور حفظ کرنے لگا۔ والد کو پتہ چلا تو بڑے بھائی کو کپڑے وغیرہ دے کر بھیج دیا۔ وہ جا کر کپڑے دے آیا، وہاں ناظرہ پڑھا، ۱۴ پارے حفظ کیے اور سکول کی ابتدائی کلاسیں بھی مکتب سکول میں پڑھ لیں۔

پھر وہاں سے چھوڑ کر رینالہ خورد جامعہ ابو ہریرہؓ میں چند دن رہ کر مدرسہ ریاض القرآن مغل پورہ لاہور چلا گیا۔ اور وہاں رہ کر ۲۰۰۶ء کو قرآن پاک مکمل حفظ کر لیا۔

## درس نظامی

حفظ کے بعد درس نظامی کے لیے جامعہ الدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ مرید کے آ گئے۔ درس نظامی کے دوران رمضان المبارک میں قرآن پاک مختلف مقامات پر سناتے رہے اور تقریر میں بھی مہارت حاصل کرتے رہے۔ دوران تعلیم وفاق المدارس السلفیہ سے خاصہ کا امتحان دیا۔ اور ۲۰۱۲ء کو مرکز طیبہ مرید کے سے درس نظامی کی سند حاصل کی۔ اس دوران تدریبات کے کورس عامہ، خاصہ وغیرہ بھی کیے۔ ۲۰۰۹ء میں بین المدارس تقریری مقابلوں میں حصہ لیا اور پہلی پوزیشن لے کر انعام حاصل کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## خطابت وتدریس

۲۰۱۲ء کو فراغت کے بعد وہاڑی شہر میں جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے پرائم ماڈل سکول میں حفظ کی کلاس میں ڈیوٹی لگی۔ اور ساتھ شعبہ دعوۃ واصلاح کے تحت مختلف مقامات پر درس وخطبات کا سلسلہ دو ماہ تک جاری رہا۔ ۲۰۱۳ء سے جامع مسجد ختم نبوت بدوملہی ضلع نارووال میں امامت وخطابت کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔

۲۰۱۲ء نومبر میں اپنی ہی برادری میں راقم کے بھانجے عبدالرزاق کے گھر بھٹہ محبت میں شادی ہوئی۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، شیخ الحدیث عبدالرحمان عابد، حافظ عبدالرحمان ثانی، مولانا ابوسیف جمیل، مولانا ثناءاللہ صدیقی، قاری عبدالقیوم، قاری وجاہت اللہ، قاری عبدالرزاق زاہد، مولانا یوسف صارم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حفیظ الرحمان ولد محمد جعفر کھوکھر

مولوی جعفر صاحب کے سب سے بڑے بیٹے کا نام حفیظ الرحمان ہے۔۱۹۹۴ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن مولانا حافظ محمد اسلم بھٹوی صاحب سے پڑھا۔ گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے پرائمری تک تعلیم حاصل کر چکے تو والد صاحب نے حافظ عبدالسلام بھٹوی کے سپرد کر دیا۔ حافظ صاحب نے المعہد العالی مرکز طیبہ مرید کے میں داخل کرلیا۔ چھ سال میں درس نظامی مکمل کر کے ۲۰۱۲ء میں سند فراغت حاصل کی اور اس دوران ہر سال امتحان میں اپنی کلاس میں پوزیشن حاصل کرتے رہے۔۲۰۱۲ء کو ہی جامعہ ابن تیمیہ علاقہ ٹھوکر نیاز بیگ مولانا حفیظ الرحمان لکھوی کے مدرسہ میں آخری کلاس کا امتحان دے کر وہاں سے بھی سند فراغت حاصل کی اور اسی سال درجہ عالیہ وفاق المدارس سلفیہ کا امتحان دیا۔ ۲۰۱۱ء کو فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ مہنتاں والا ضلع اوکاڑہ کے معروف مدرسہ میں ۲۰۰۸ء کو صرف ،نحو کا دورہ کیا۔ اسی طرح مولانا عبدالسمیع عاصم سے بھی گرائمر کا ایک ماہ کا دورہ کر کے سند حاصل کر چکے ہیں۔ دس پارے قرآن پاک کے بھی یاد ہیں۔

## امامت و تدریس

۲۰۱۳ء سے لاہور میں جامع مسجد بلال اہل حدیث ٹکسالی گیٹ میں امامت کے ساتھ ترجمہ کی کلاس بمع گرائمر پڑھاتے ہیں اور معروف قاری عبدالسلام عزیزی صاحب کے پاس چیچہ وطنی روڈ لاہور میں باقاعدہ تجوید و قراءت کی کلاس پڑھتے ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان عابد، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان ضیاء، حافظ عبدالرحمان ثانی ،مولانا ابویوسف جمیل ،مولانا یوسف صارم وغیرہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مولانا احمد یار ولد عبدالغنی ڈولا

مولانا احمد یار کا تعلق بھی ڈولا برادری سے ہے جس کا تفصیلی ذکر مولوی شبیر ڈولا کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ مولوی حبیب الرحمان ڈولا کے یہ تایازاد بھائی ہیں۔

۱۹۷۳ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ان کا مکان جامع مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت کے ساتھ ملحق تھا۔ قرآن پاک ناظرہ حافظ محمد اسلم سے مسجد اہل حدیث میں ہی پڑھا۔ اور گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت میں سات کلاسیں سکول پڑھا۔ ان کے والد عبدالغنی صاحب بریلوی ہونے کے باوجود حافظ محمد بھٹوی ﷫ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ حافظ صاحب کے کہنے پر عبدالغنی نے بیٹے کو حافظ صاحب کے سپرد کر دیا اور حافظ صاحب نے احمد یار کو گوجرانوالہ لا کر جامعہ رحمانیہ فیصل محلّہ (کرشنانگر) سید محمد اکرم شاہ کے پاس داخل کرا دیا۔ اور پھر شاہ صاحب کے پاس ہی انہوں نے درس نظامی کی تکمیل کی اور سند فراغت حاصل کی۔

## خطابت وخدمات

فراغت کے بعد جامع مسجد اہل حدیث چیمہ کالونی وزیر آباد میں خطیب مقرر ہوئے۔ اور کچھ عرصہ بعد وہاں سے جامع مسجد اہلحدیث گھکا متر وزیر آباد چلے گئے اور کتنے ہی سال وہاں خطابت وتدریس وامامت کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔ وہاں سے کماں والا گاؤں ضلع سیالکوٹ میں بطور خطیب وامام ومدرس چلے گئے۔ چار پانچ سال بعد وہاں سے مسبب الاسباب نے سعودی عرب کا ویزا لگوا دیا اور کاروبار کے سلسلہ میں سعودی عرب پہنچ گئے۔ اب کئی سالوں سے وہاں کام کرتے ہیں اور گاہے گاہے زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھٹہ محبت کے زمیندار بزرگ حاجی رحیم بخش کے گھر شادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹے سے نواز رکھا ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث سید محمد اکرم شاہ گیلانی رحمہ اللہ، مولانا ذوالفقار علی ذکی، حافظ محمد داؤد رڑیالوی، حافظ محمد اسلم بھٹوی، مولوی بشیر احمد بھٹوی وغیرہم شامل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قاری حافظ معین الدین ولد حافظ محمد عبداللہ بھٹوی

شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی کے بیٹے ہیں۔ ۱۹۶۶ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک حافظ محمد شریف بھٹوی سے پڑھا۔ گورنمنٹ ہائی سکول میں پرائمری تک عصری تعلیم حاصل کی اور والد صاحب کے حکم سے (راقم) قاری محمد طیب کے پاس مدرسہ رحمانیہ کاموکی آ گئے۔ دو یا تین پارے حفظ کر کے جامعہ ابی ہریرہ رینالہ خورد پہنچ گئے۔ اور وہاں مکمل قرآن پاک حفظ کیا۔ قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد جامع مسجد سوڑے والی مدرسہ تجوید القرآن میں قاری محمد ادریس عاصم کے پاس تجوید وقراءت کے لئے داخلہ لے لیا۔ دو سال میں تجوید وقراءت روائت حفص کے ساتھ ہی تجوید کے نصاب میں داخل کتب متعلقہ درس نظامی مشکوۃ شریف تک پڑھیں اور تجوید وقراءت کی سند لے کر فارغ ہوئے۔

## تدریس

تجوید وقراءت سے فراغت کے بعد مندرجہ ذیل مقامات پر پڑھاتے رہے۔ مدرسہ ضیاء السنہ رلیہ جنگ ضلع قصور چھ سال۔ حضرت کیلیانوالہ مدرسہ تدریس القرآن ۳ سال۔ چک نمبر ۳ کنل کھوکھراں ضلع جھنگ تقریباً ۴ سال۔ غازی آفیسر کالونی سیالکوٹ چار سال ۲۰۰۶ء سے مستقل گھر میں رہ کر دوکانداری اور زمیندارا کر رہے ہیں۔

۱۹۹۴ء کو راجووال ضلع اوکاڑہ میں حاجی عبدالرحیم صاحب کمبوہ کے گھر شادی ہوئی۔ محمد امین ولد عبدالمجید جتالہ ان کے ہم زلف ہیں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ القراء قاری محمد ادریس عاصم، قاری عبدالغفور راشد بونگی کلیا، قاری محمد طیب بھٹوی، حافظ محمد شریف بھٹوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا مختار احمد ولد محمد حنیف

مولوی مختار، مولوی محمد منشاء اور مولوی محمد شریف کا بھتیجا ہے۔ ۱۵ اپریل ۱۹۷۸ء کو واں جتالہ (بھٹہ محبت) میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن پاک اپنی چچی زوجہ مولوی محمد منشاء سے پڑھا۔ گورنمنٹ پرائمری سکول امان والا سے پرائمری پاس کیا۔ چھٹی ساتویں کلاس گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے پڑھیں۔ اور دارالعلوم ڈھلیانہ میں حفظ کرنے کے لیے داخل ہو گئے۔ وہاں ۳ پارے حفظ کیے۔ اور مدرسہ رحمانیہ محلّہ کرشن نگر (موجودہ فیصل آباد) گوجرانوالہ سید اکرم شاہ صاحب کے پاس درس نظامی کے لیے داخل ہو گئے۔ ابوداؤد شریف تک پڑھ کر چھوڑ دیا اور گھر جا کر کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے۔

## خطابت، امامت

کچھ عرصہ ساردو کی تحصیل وزیرآباد میں امامت وتدریس اور کچھ عرصہ چک نمبر ۴۴ مرید کے خطابت کی ڈیوٹی سرانجام دی۔

۲۰۰۳ء کو نئی آبادی امان والا برلب سڑک حجرہ چونیاں روڈ مدرسہ جامعہ محمدیہ اہل حدیث کے لیے جگہ خرید کر مدرسہ کی بنیاد مبلغ اسلام حافظ محمد یحییٰ رحمہ اللہ میر محمدی کے دست مبارک سے رکھوائی۔ جس میں اس وقت کچھ بچیاں بیرونی اور کچھ مقامی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ فجر کا درس اور جمعہ کا خطبہ خود دیتے ہیں اور مدرسہ کا انتظام وانصرام بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔

۲۰۰۴ء کو بگن کے گاؤں ضلع قصور میں ایک بریلوی خاندان میں شادی ہوئی۔ ایک بیٹا، تین بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث سید محمد اکرم شاہ رحمہ اللہ، مولانا ذوالفقار علی ذکی، مولانا امان اللہ، مولانا محمد عباس آف ڈسکہ، حافظ محمد داؤد دڑیالوی، قاری سلمان آف کامونکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا احسان الٰہی ولد عطاء اللہ

مولوی احسان الٰہی جماعت کے معروف خطیب مولانا قاری محمد حنیف ربانی اور مولانا عبدالسلام عتیق بھٹوی کے خالہ زاد بھائی ہیں۔اس خاندان میں احسان الٰہی سے پہلے پردادا تک کوئی شخص بھی دین سے واقف نہیں گزرا بلکہ دنیا کے علم کی روشنی بھی کسی تک نہیں پہنچ سکی، یہ اس گھرانے میں پہلا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کے علم سے بہرہ ور کیا اور ان کے چھوٹے بھائی حافظ محمد عرفان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک حفظ کی سعادت کے ساتھ ساتھ دین کا علم پڑھنے کی توفیق دی اور وہ دین کا باقاعدہ علم پڑھ رہے ہیں۔امید ہے۔ان شاء اللہ۔ یہ دونوں بھائی اپنے ماں باپ کے لیے صدقہ جاریہ ثابت ہوں گے۔ یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو واں جتالہ (بھٹہ محبت) میں پیدا ہوئے۔ والدہ بچپن میں فوت ہوگئیں۔گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے سات کلاسیں پڑھیں اور مدرسہ دارالقرآن مغل پورہ لاہور میں جاکر ناظرہ قرآن پاک پڑھا اور جامعہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اہل حدیث رینالہ خورد میں حفظ کے لیے داخلہ لیا۔۱۵ پارے قاری خادم حسین صاحب سے حفظ کیے اور حفظ چھوڑ کر درس نظامی میں داخلہ لے لیا۔ ۲۰۱۱ء کو جامعہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے درس نظامی مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی اور وفاق المدارس السلفیہ سے درجہ عامہ کا امتحان دیا۔

## خطابت

فراغت کے بعد مرکزی جامع مسجد اہل حدیث جوہل تحصیل ضلع جڑانوالہ میں خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ شفیق الرحمان لکھوی، مولانا صلاح الدین لکھوی، مولانا حفظ الرحمان لکھوی، مولانا سعید الرحمان لکھوی، مولانا عبداللہ فاروق، مولانا عبداللہ نواز، قاری خادم حسین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ ولد شمس دین

محمد زکریا، حافظ اشرف اور حافظ محمد اسلم کے چھوٹے بھائی تھے۔۱۹۷۰ء میں بھٹہ محبت کے شمس دین کے گھر پیدا ہوئے۔گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے پرائمری کیا۔ ناظرہ قرآن پاک مولوی محمد حنیف کنگن پوری سے پڑھا۔درس نظامی کے لیے۱۹۸۲ء کو جامعہ چیچیاں والی لاہور میں داخلہ لیا۔۵ سالہ درس نظامی کا کورس وہاں سے مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ بقول اساتذہ کے انتہائی ذہین ،ہوشیار اور اساتذہ کے خدمت گزار اور بہت مؤدب تھے۔۱۹۸۷ء کو لاہور بورڈ سے میٹرک کا امتحان دیا۔فارغ ہو کر گھر چلے گئے اور آبائی پیشہ زمیندارہ سے منسلک ہو گئے۔نوعمری میں ہی ٹی بی جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو گئے۔اور چار سال بیمار رہنے کے بعد بعد ۲۰۰۲ء کو بتیس سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ عفیف ،مولانا حفیظ الرحمان لکھوی فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب ،مولانا محمد یعقوب ،مولانا محمد اسماعیل علوی ،مولانا محمد زکریا چیچہ وطنی ، مولوی محمد حنیف کنگن پوری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا مجیب الرحمان ولد عبدالرشید

مجیب الرحمان راقم (قاری محمد طیب بھٹوی) کے بڑے بھائی محمد علی مرحوم کا پوتا ہے۔

موصوف ۱۹۹۰ء میں واں جتالہ بھٹہ محبت عبدالرشید کے گھر پیدا ہوئے۔قریبی گاؤں قلعہ سوندھا سنگھ گورنمنٹ سکول میں مڈل تک سکول کی تعلیم حاصل کی۔

ناظرہ قرآن پاک جامع مسجد اہل حدیث بھٹہ محبت میں حافظ شفیق الرحمان سے پڑھا اور جامعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رینالہ خورد کے شعبہ حفظ میں داخلہ لے لیا۔ پندرہ پارے حفظ کر کے وہیں درس نظامی میں داخلہ لے لیا اور ابتدائی دو کلاسیں پڑھیں۔۲۰۰۵ء کو مرکز طیبہ مرید کے المعہد العالی میں داخلہ لے کر باقی کورس درس نظامی وہاں مکمل کیا اور سند فراغت حاصل کی۔

## خدمات وخطابت

دوران تعلیم ڈیرہ چیمہ شرقپور اور راوی ریان میں وقتاً فوقتاً خطباتِ جمعہ دیتے رہے۔فراغت کے بعد بچیکے تحصیل وضلع ننکانہ میں خطبہ جمعہ کے ساتھ جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے دعوۃ واصلاح کی کچھ عرصہ ڈیوٹی سرانجام دی۔آج کل بدوملہی ضلع نارووال میں خطابت وامامت کی ذمہ داری ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی، مفتی عبدالرحمان عابد، حافظ عبدالرحمان ثانی، ابو سیف مولانا جمیل احمد، مولانا ثناء اللہ صدیقی، مولانا ابوحفص یوسف صارم

موصوف کی منگنی ہو چکی ہے اُمید ہے انشاء اللہ کتاب ہذا کے چھپ کر آنے تک شادی بھی ہو چکی ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد احمد ولد محمد اسماعیل

مولانا محمد احمد مولوی محمد رمضان کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ یہ خاندان بھی کٹر بریلوی پیر پرست ہے تاہم مولوی رمضان اور مولوی عابد سے متاثر ہو کر محمد احمد کے والد اسماعیل نے اپنے بیٹے کو دین کا علم پڑھنے کے لیے بھیج دیا۔ مولوی محمد احمد ۱۹۸۰ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے پرائمری تک تعلیم حاصل کی اور حافظ محمد اسلم صاحب سے جامع مسجد محمدی بھٹہ محبت میں ناظرہ قرآن پاک پڑھا۔ ۱۹۹۸ء کو درس نظامی کے لیے جامعہ اسلامیہ سلفیہ جامع مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں داخلہ لیا اور ۶ سال میں درس نظامی مکمل کر کے ۲۰۰۴ء میں سند فراغت حاصل کی۔

## تدریس وخطابت

فراغت کے بعد کوٹلی دیانت رائے (کوٹلی جنترا) میں تقریبا ۵ سال خطابت و امامت کی پھر فقیر والی نزد سارو کی تحصیل وزیر آباد ایک سال خطیب رہے۔ والد صاحب کے حکم پر گھر آ کر زمیندارہ میں مصروف ہو گئے۔ کچھ عرصہ جامع مسجد اہلحدیث کوٹ ٹبہ بھٹہ محبت میں جمعہ پڑھاتے رہے۔

۲۰۰۹ء کو اوکاڑہ شہر میں شادی ہوئی ابھی کوئی اولاد نہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث قاری محمد سعید کلیروی، شیخ الحدیث مولانا عبدالوحید ساجد، مولانا عبدالوارث ظہیر، مولانا ذوالفقار ذکی، مولانا محمد یحییٰ شاہین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قاری طاہر سلیم ولد عبدالستار جتالہ

قاری طاہر سلیم مولانا چراغ دین کے پڑپوتے ہیں۔ عبدالستار ولد عبدالغفور کے گھر ۱۹۸۰ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم ڈھلیانہ میں ناظرہ قرآن پاک پڑھا اور حفظ کے لیے مدرسہ تجوید القرآن الہ آباد (ٹھینگ چوک) پہنچے۔ وہاں تیرہ پارے حفظ کیے اور ساتھ پرائمری تک سکول پڑھا۔ پھر درس نظامی کے لیے جامعہ لاہور الاسلامیہ گارڈن ٹاؤن لاہور چلے گئے۔ درس نظامی کے ساتھ تجوید وقراءت سبعہ عشرہ تقریباً دس سال میں مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ ۲۰۰۵ء کو وفاق المدارس السّلفیہ اور وفاق جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد سے عالمیہ کا امتحان دے کر دونوں کی الگ الگ سندیں حاصل کیں۔ اور اسی دوران میٹرک کا امتحان دیا اور تین ماہ کا کمپیوٹر کورس کا ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

## تدریس وخطابت

فراغت کے بعد قاری محمد اکرم بھٹوی کے مدرسہ حفظ القرآن مکی مسجد میں کچھ عرصہ پڑھانے کے بعد دارالقرآن فیصل آباد کے شعبہ تجوید وقراءت میں ایک سال پڑھایا۔ کچھ عرصہ جلال پور بھٹیاں پڑھایا اور میر پور آزاد کشمیر بطور خطیب و مدرس چلے گئے۔ دو سال وہاں کام کیا اور جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ آگئے اور داتے والی گاؤں ضلع گوجرانوالہ میں خطابت کرنے لگے۔ کچھ عرصہ جامع مسجد قرآن وحدیث پسرور روڈ گوجرانوالہ میں امامت وغیرہ کی اور آج کل بھٹہ محبت اپنے گھر اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔

۲۰۰۶ء کو چھوٹے دادا عبدالخالق کے گھر شادی ہوئی۔ ۳ بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث والتفسیر حافظ ثناء اللہ عیسیٰ خان مدنی، شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی، مولانا ہدایت اللہ، مولانا زید احمد، مولانا عبدالرشید و مولانا رحمت اللہ دیوبندی، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بھٹوی رحمہ اللہ، قاری محمد ابراہیم، قاری سلمان، قاری احسان میر محمدی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا خالد محمود ولد محمد حسین المعروف مندوکا

مولوی خالد محمود کا تعلق ارائیں فیملی کے ایسے خاندان سے ہے جن میں شاید اس سے پہلے کوئی بھی دین کا علم رکھنے والا نہیں ہوا۔ البتہ خالد محمود کی والدہ کا تعلق ایک علمی گھرانے یعنی مولوی چراغ دین صاحب کے خاندان سے ہے کہ وہ ان کی پوتی ہیں۔ خالد محمود عالم ہونے کے ساتھ ایک اچھے خطیب ہیں۔ خالد محمود ۱۹۷۸ء کو بھٹہ محبت میں محمد حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالی تو درس ڈھلیانہ پڑھنے چلے گئے۔ ناظرہ قرآن پاک اور ابتدائی کلاسیں مسجد مکتب سکول میں پڑھیں۔ اور الہ آباد (ٹھینگ چوک) مدرسہ تجوید القرآن کے شعبہ حفظ میں داخل ہو گئے۔ دس پارے حفظ کئے اور ساتویں کلاس تک سکول پڑھا۔ ۱۹۹۶ء کو مدرسہ ریاض القرآن مغل پورہ میں درس نظامی کے لیے داخلہ لیا، اور سات سال میں درس نظامی مکمل کر کے ۲۰۰۲ء میں سند فراغت حاصل کی۔

## خطابت

فراغت کے بعد مدرسہ ابوبکر جامع مسجد اہل حدیث جیتی والا ضلع قصور میں پانچ سال خطابت امامت کی۔ ۲۰۰۷ء میں جامع مسجد اہل حدیث چھینہ ہٹھاڑ چونیاں میں امامت و خطابت کرتے رہے اور ایک سال بعد مکمل طور پر چھوڑ کر اپنے گھر آ کر کھیتی باڑی کا کام شروع کر دیا جس میں تا حال مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

۱۹۹۶ء کو واں جتالہ پر حافظ تنزیل الرحمان کی ہمشیرہ سے شادی ہوئی۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی لاہور، حافظ غلام مصطفیٰ صادق آف لاہور، مولانا عبدالرحمان کاظمی لاہور، قاری عبدالغفور صاحب، حافظ محمد یوسف تائب چک ۴ جی ڈی، حافظ احمد، مولانا محمد شفیع، حافظ محمد ادریس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا حافظ عبدالقدیر ولد عبدالرشید

حافظ عبدالقدیر، مولانا چراغ دین مرحوم کے پوتے مولوی عبدالرشید کے بیٹے ہیں۔

۳۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو نیو جبوٹ جاتلاں آزاد کشمیر ضلع میر پور میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قران پاک پیارے رسول کی پیاری دعائیں اور نخبۃ الأ حادیث اپنے والد محترم سے زبانی یاد کیں۔

بلوغ المرام اور پندرہ پارے ترجمہ قرآن پاک بھی والد صاحب سے پڑھا۔

پرائمری تک سکول گورنمنٹ سکول جاتلاں میں پڑھا۔ پھر قرآن پاک حفظ کرنے کے لیے میر پور جامع مسجد اہل حدیث ناگی سنٹر چلے گئے۔ اور تقریباً ڈیڑھ دو سال میں قرآن پاک حفظ کر کے دوبارہ سکول میں داخل ہوئے اور ریگولر میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول جاتلاں آزاد کشمیر سے کیا اور درس نظامی کی تعلیم کے لیے جامعہ علوم اثریہ جہلم میں داخل ہوئے۔ اور چار سال وہاں درس نظامی پڑھا اور جامعہ البانیہ سیالکوٹ چلے گئے۔ اور بخاری شریف پڑھ کر ۲۰۰۹ء میں وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔

## تدریس، خطابت

۲۰۱۰ء سے جامع مسجد اہل حدیث چتر پڑی آزاد کشمیر میں پاک بچوں کی تعلیم و تربیت فجر کے بعد درس قرآن پاک اور خطبہ جمعہ وغیرہ کی ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

۳۰ مارچ ۲۰۱۳ء کو الہ آباد (ٹھینگ موڑ) ضلع قصور میں شادی ہوئی۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل آف کامونکی، مولانا سید قطب شاہ جہلم، قاری عبدالجلیل، مولانا عبدالرشید بھٹوی (والد) مولانا محمد اکرم زاہد سیالکوٹ، حافظ محمد یحیٰ حامدی، مولانا عبدالمنان ثاقب فیصل آبادی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مولانا منیر احمد ولد محمد علی

مولوی منیر احمد قاری محمد طیب (راقم الحروف) کے بڑے بھائی محمد علی مرحوم کے بیٹے ہیں۔ ۲۵ اپریل ۱۹۷۵ء کو واں جتالہ محمد علی کے گھر پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ سکول بھٹہ محبت سے پنجم کلاس تک سکول پڑھ کر مدرسہ رحمانیہ کامونکی آ گئے۔ قاری محمد حنیف ربانی سے ناظرہ قرآن پاک پڑھا اور ساتھ عربی کا آسان قاعدہ اور زینت الاسلام وغیرہ ابتدائی کتب پڑھیں اور دارالعلوم ڈھلیانہ چلے گئے۔ ۱۵ پارے ترجمہ قرآن پاک اور بلوغ المرام تک کتابیں پڑھنے کے بعد راجہ جنگ مدرسہ ضیاء السنہ چلے گئے اور مشکوٰۃ شریف تک وہاں کتابیں پڑھیں اور پھر گھر جا کر کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے۔

## تدریس و خطابت

تعلیم چھوڑنے کے کئی سال بعد واں جتالہ پر بچوں بچیوں کو پڑھانا اور جمعہ و جماعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ایک سال بعد حیات پورہ ضلع گوجرانوالہ آ کر خطیب و امام کی ذمہ داری سنبھالی اور تین چار سال کام کیا پھر بھدر گاؤں، برکہ لاہور میں خطابت کرتے ہوئے دوست دیس راج گوجرانوالہ بطور خطیب و امام آ گئے۔ کچھ عرصہ وہاں خدمات سرانجام دینے کے بعد آج کل ڈھلم بلگن ضلع سیالکوٹ امامت، خطابت کر رہے ہیں۔

۱۹۹۹ء کو کوٹ ٹبہ ماموں کے گھر شادی ہوئی۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ ڈھلیانہ، مولانا عبدالرزاق چھینہ، قاری محمد حنیف ربانی، مولانا محمد یونس چک ۳ جی ڈی غلام رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا شفیق الرحمان بھٹوی ولد محمد زکریا

مولانا شفیق الرحمان کا تعلق بھی ایک علمی گھرانے سے ہے۔ مولانا محمد شریف اور مولانا محمد منشاء آف واں جتالہ بھٹہ محبت ان کے چچا ہیں۔ شفیق الرحمان ۱۹۷۸ء کو واں جتالہ بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ سکول کی ابتدائی کلاسیں امان والا گورنمنٹ پرائمری سکول میں پڑھیں اور والدہ کے شوق کی وجہ سے پھوپھی کے بیٹے محمد اصغر کے ساتھ دارالعلوم ڈھلیانہ جا کر داخل ہو گئے۔ قرآن پاک ناظرہ، سکول کی چوتھی، پانچویں کلاس اور درس نظامی کی پہلی کلاس دو سالوں میں وہاں پڑھیں کہ والدہ صاحبہ فوت ہو گئیں۔ دوبارہ مدرسہ میں جانے سے والد صاحب نے یہ کہہ کر روک لیا کہ اب تمہارے چھوٹے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال کون کرے گا کیونکہ یہ بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ دو سال بعد ماموں کے بیٹے نے والد صاحب کو کہہ کر اجازت لی اور مدرسہ ضیاء الاسلام گہلن ہٹھاڑ میں داخل کرا دیا۔ ایک سال وہاں رہ کر دوسری کلاس پڑھی تھی کہ گھریلو حالات کے پیش نظر والد صاحب نے تایا کے بیٹے کے ساتھ ملازمت کے لیے کراچی بھیج دیا۔ وہاں ایک ہوٹل پر ملازمت کرنے لگے۔ قریب ہی غرباء اہلحدیث کی ایک مسجد تھی۔ وہاں نماز پڑھتے ہوئے ایک بزرگ سے واقفیت ہو گئی۔ تعارف میں جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ لڑکا حافظ عبدالسلام بھٹوی کے خاندان کا فرد ہے تو اس نے از راہ شفقت سمجھا بجھا کر ۴ ماہ بعد واپس بھیج دیا کہ علمی خاندان سے تمہارا تعلق ہے، گھر جا کر علم حاصل کرو۔ چنانچہ واپس آ کر مرکز طیبہ مرید کے المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ میں داخل ہو گئے اور تیسری کلاس پڑھنا شروع کی۔ سالانہ امتحان کے قریب ماموں کے بیٹے کی شادی میں شرکت کے لیے گھر گئے چھٹیاں زیادہ کرنے کی پاداش میں اساتذہ نے مدرسہ سے فارغ کر دیا تو اگلے سال رام گڑھ لاہور، مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی کے مدرسہ میں داخلہ لیا اور دو سال میں ترمذی، ابوداؤد، مسلم، بخاری شریف پڑھیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر وہاں سے بھی قبل از سالانہ امتحان اپنی شادی کے لیے گھر چلے گئے اور امتحان میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سند سے محروم رہے۔

## امامت، خطابت

خطابت میں حافظ شبیر احمد ربانی بھٹوی کے تربیت یافتہ ہیں۔ انہوں نے پہلی دفعہ چک نمبر ۳ اٹاں والی نزد مانونوالہ ضلع فیصل آباد بطور خطیب تقرری کروائی۔ بوجہ رہائش نہ لے جانے کے اختلاف ہوا تو چھوڑ کر کمال پور گنڈا سنگھ روڈ قصور آ گئے وہاں سے نور پور ڈوگراں والا، منڈیالہ تیگہ خورد ضلع گوجرانوالہ خطابت کی، کچھ عرصہ درمیان میں گھر گزارا، پھر قلعہ داؤد کے نزد منڈی عثمان والا اور زیرو لائن باڈر پر بامراد کے ہٹھاڑ سے ہوتے ہوئے آج کل پھر نور پور ڈوگراں خطابت امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

۱۹۹۹ء جنوری میں پیال خورد ضلع قصور سگی خالہ کے گھر شادی ہوئی۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی لاہور، شیخ الحدیث حافظ عبدالرزاق آف ڈھلیانہ، مولانا حافظ غلام مصطفیٰ صادق لاہور، مولانا عبدالرشید راجوال، مولانا محمد صدیق گہلن ہٹھاڑ، مولانا عبدالمجید عاجز ڈھلیانہ، حافظ محمد یوسف تائب چک نمبر ۴ جی ڈی اوکاڑہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد جعفر کھوکھر بھٹوی

مولوی محمد جعفر کھوکھر کے والد تلاں والا گاؤں ضلع قصور کے رہنے والے تھے جبکہ ان کی شادی بھٹہ محبت میں سلطان ماچھی کے گھر ہوئی۔ جعفر کی پیدائش تلاں والا میں ہوئی۔ اس گاؤں کے مالک شیعہ سید تھے "الناس علی دین ملوکھم" کے مصداق وہاں کی اکثریت اسی مسلک کی پیروکار تھی۔ جعفر نے جب ہوش سنبھالا تو عزاداری تعزیہ ماتمی مجالس اور دیگر اس قسم کی خرافات میں پوری دلچسپی سے شامل ہوتا۔ عمر جب بارہ تیرہ سال کو پہنچی تو جعفر کے والدین وہاں سے چھوڑ کر بھٹہ محبت میں آ گئے۔ اب جعفر نے اپنے ننھیال کے مسلک کے مطابق بریلوی مکتب فکر کی بڑی مسجد میں پڑھنا شروع کر دیا۔ اس وقت مرکزی مسجد اہل حدیث میں مولانا محمد حنیف کنگن پوری پڑھاتے تھے۔ آہستہ آہستہ جعفر کا رابطہ مولوی حنیف صاحب سے ہو گیا اور وہ بریلوی مسجد سے چھوڑ کر مسجد اہل حدیث میں پڑھنے لگا۔ قرآن پاک مکمل پڑھ لیا تو مولوی صاحب نے جعفر کی ذہن سازی اور تربیت کرتے ہوئے دین کا علم پڑھنے پر آمادہ کر کے مدرسہ ڈھلیانہ میں پڑھنے والے طلبہ کے ساتھ ڈھلیانہ بھیج دیا۔ گھر والے ناراض ہوئے، خصوصاً ننھیال والوں نے بہت شور دیا مگر مولوی صاحب خاموش رہے اور جعفر پڑھنے کے لیے ڈٹ گیا۔

کچھ ہی عرصہ بعد جعفر ڈھلیانہ سے جامعہ رحمانیہ کامونکی شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کے پاس آ گیا۔ یہاں آ کر باقاعدہ دو کلاس درس نظامی دو سال میں پڑھیں اور جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں آ کر داخل ہو گیا۔ اس وقت مولوی بشیر احمد بھٹوی بھی جامعہ محمدیہ میں پڑھتے تھے۔ جامعہ میں آ کر کسی کے کہنے پر پھر پہلی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ اور باقاعدہ چار سال میں ابوداؤد شریف تک پڑھا، انہی دنوں گھر کے حالات کچھ خراب ہوئے اور جعفر کے لیے پڑھائی جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ اتفاق سے جامعہ محمدیہ میں باورچی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ضرورت تھی۔ حافظ عبدالسلام کی سفارش پر باورچی کی جگہ کام کرنے لگے اور ساتھ چند ایک سبق بھی جاری رکھے۔ مگر وہ تھوڑی دیر ہی جاری رکھ سکے اور جعفر پورے باورچی ہو گئے۔ کئی سال بعد یہاں سے چھوڑ کر لاہور میں اپنے دوست حافظ وسیم شیخ صاحب کی فیکٹری میں کام کرنے لگے۔ کچھ عرصہ بعد فیکٹری سے چھوڑ کر گھر چلے گئے۔ بھٹہ محبت میں ہوٹل بنا لیا اور روزی کمانے لگے۔ شادی ہوگئی تو مصروفیت اور زیادہ بڑھ گئی۔

جامع مسجد اہل حدیث کوٹ ٹبہ داخلی بھٹہ محبت میں کچھ عرصہ فی سبیل اللہ جمعہ پڑھاتے رہے اب مستقل جمعہ وغیرہ نہیں پڑھاتے۔ گویا اپنی آزادیٔ طبع کے پیش نظر امامت، خطابت، درس وتدریس کو بطور پیشہ نہیں اپنایا مگر جہاں کہیں ضرورت ہو جمعہ پڑھا دیتے ہیں۔ عقیدہ کی پختگی کا بچوں کی تربیت پر یہ اثر ہوا کہ بڑا بیٹا عالم دین ہو گیا اور خدمت دین میں مصروف ہے جس کا تذکرہ بھی اس کتاب میں موجود ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، مولانا محمد رفیق سلفی جھجھوی، مولانا قاضی عبدالرزاق، مولانا محمد حنیف کنگن پوری، مولانا قاری منظور احمد پیپلی والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا عبدالرؤف ولد محمد شریف

مولانا عبدالرؤف مولانا محمد شریف آف واں جتالہ بھٹہ محبت کے حقیقی بیٹے ہیں۔ ۱۹۷۹ء کو واں جتالہ بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن اپنے گھر میں ہی پڑھا۔ پرائمری تک تعلیم امان والا گورنمنٹ ہائی سکول میں حاصل کی۔ مڈل گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے، میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول حجرہ شاہ مقیم سے اور ایف اے ڈگری کالج چتوکی سے ریگولر کیا پھر درس نظامی کے لیے جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور المعروف روپڑیوں کے مدرسہ میں داخل ہوئے۔

۶ سال وہاں رہ کر ابو داؤد شریف تک درس نظامی کا نصاب پڑھا اور ساتھ وفاق المدارس السّلفیہ سے درجہ ثانویہ کا امتحان پاس کیا۔

پھر تعلیم ادھوری چھوڑ کر کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ ذہین اور ہوشیار ہونے کی وجہ سے کاروبار میں خاصی ترقی کر لی۔ کوشش کے ساتھ خطابت میں بھی دسترس حاصل کر لی۔ جہاں کہیں موقعہ ملا جمعہ پڑھاتے رہے اور اب کافی دیر سے اپنے ڈیرے یعنی واں جتالہ پر فی سبیل اللہ باقاعدہ جمعہ پڑھا رہے ہیں۔

۳۰ نومبر ۲۰۰۸ء کو وڈانہ ضلع قصور میں برکت علی مہر کے گھر شادی ہوئی۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مفتی عبیداللہ عفیف، شیخ الحدیث مولانا عبدالغفار روپڑی، مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی، مولانا جابر حسین مدنی، مولانا حافظ محمد طیب آف مرالی والا، مولانا صلاح الدین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# مولانا کلیم اللہ ولد عبدالستار

کلیم اللہ مولانا چراغ دین کے پڑپوتے اور قاری طاہر سلیم کے چھوٹے بھائی ہیں۔ بنیادی طور پر مولوی کلیم اللہ کا تعلق ایک پڑھے لکھے علمی گھرانے کے ساتھ ہے جن میں بہت سے علماء کے نام ملتے ہیں۔ مثلاً مولانا عبدالرشید آف جاتلاں، مولانا حافظ شبیر احمد ربانی، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالحفیظ وغیرہ!

موصوف ۱۹۸۸ء کو بھٹہ محبت میں عبدالستار کے گھر پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت سے نو کلاس سکول پڑھا۔ اور جامعہ مدنیہ ملتان روڈ پتوکی ضلع قصور میں مولانا میاں محمود عباس کے مدرسہ میں داخل ہو گئے۔ ناظرہ قرآن پاک کے بعد ابتدائی درس نظامی کا کورس مشکوۃ شریف تک پڑھا۔ اللؤلؤ والمرجان (متفق علیہ احادیث کا مجموعہ) اور چند پارے بخاری شریف کے پڑھے تھے کہ گھریلو حالات سے پریشان ہو کر، تعلیم چھوڑ کر گھر آ گئے۔ اور احمد آباد (پل ڈھول) موٹر سائیکل کے سپیئر پارٹس اور سائیکلوں کی مرمت وغیرہ کی دوکان کرنے لگے۔ جبکہ ان کے والد صاحب پہلے ہی یہ کام کرتے تھے۔

## تدریس، خطابت

دوکان داری کے ساتھ ساتھ مولوی مختار کے مدرسہ محمدیہ امان والا میں صبح کے وقت بچوں بچیوں کو پڑھاتے ہیں جبکہ نئی آبادی فاروق نگر پل ڈھول میں نئی تعمیر ہونے والی جامع مسجد اہلحدیث میں خطبہ جمعہ باقاعدگی سے دیتے ہیں۔

مولانا عبدالرحمان زاہد بھٹوی کے چھوٹے بھائی عبدالرزاق کے گھر منگنی ہو چکی ہے کتاب کے شائع ہونے تک امید ہے ان شاء اللہ شادی بھی ہو چکی ہوگی۔

## اساتذہ کرام

قاری اختر جھجھ آف امان والا، قاری زبیر احمد شمسی آف کنگن پور، مولانا صابر آف سندھیلیہ فارم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد امین ولد عبدالمجید

مولوی محمد امین، مولوی چراغ دین کے پوتے مولوی عبدالرشید شاکر کے چھوٹے بھائی ہیں۔۱۹۸۲ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے ناظرہ قرآن پاک مدرسہ فیصل الاسلامیہ جھجھ کلاں میں پڑھا اور دس پارے قاری احمد دین نڈھیاں والے سے حفظ کیے۔ پرائمری تک سکول کی تعلیم کوٹ حاجی پہلوان داخلی ڈھول چوہڑ میں حاصل کی۔ مغل پورہ لاہور مسجد توحید میں قاری عبدالرزاق ثانی سے حفظ مکمل کیا۔ جامعہ لاہور الاسلامیہ لاہور (جامعہ رحمانیہ) سے تجوید و قرات بروائت حفص پڑھی اور ساتھ ہی درس نظامی مشکوۃ تک پڑھا۔

## خطابت

۲۰۰۰ء کو کوٹ حاجی پہلوان میں جمعہ پڑھانا شروع کیا۔ بستی نور الٰہی (جنجاں والا) وغیرہ میں بھی خطابت کرتے رہے۔ آج کل بہاری پور برلب نہر نور پور ضلع قصور امامت خطابت کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں اور ساتھ حکمت کی پریکٹس بھی کرتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چونیاں کے نائب امیر ہیں۔

۲۰۰۳ء کو راجووال میں حاجی عبدالرحیم کمبوہ کے گھر شادی ہوئی۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

## اساتذہ کرام

قاری عبدالرزاق ثانی جھوک دادو، حافظ احمد دین، مولانا رحمت اللہ ملتانی، مولانا زید منڈی احمد آباد، مولانا طاہر فاضل مدینہ یونیورسٹی، حافظ قاری سلمان میر محمدی، قاری ابراہیم میر محمدی

## ہمعصر

معروف قاری عبدالسلام عزیزی امام تراویح جامع مسجد قباء اسلام آباد، قاری عارف بشیر صاحب، قاری شمس الاسلام، قاری قمر الاسلام فاضل مدینہ یونیورسٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مولانا حافظ عبدالوحید ولد عبدالخالق

مولوی عبدالوحید بھی مولانا چراغ دین کے پوتے ہیں۔حافظ عبدالوحید درویش صفت آدمی ہیں۔بارہ مہینے تقریباً سفر میں ہی گذارتے ہیں۔بندہ نے کئی دفعہ ان سے فون پر رابطہ کیا مگر کبھی فیصل آباد، کبھی کراچی، کبھی لاہور گویا لاہور سے کراچی اور پشاور تک ان کا حلقہ مریدین ہے اور بھٹوی علماء میں اس منش کے یہ شاید واحد بزرگ ہیں۔گویا بھٹویوں میں اس حوالے سے موصوف لا مثال ہیں۔

۱۹۶۹ء کو بھٹہ محبت میں عبدالخالق کے گھر پیدا ہوئے۔جامع مسجد لسوڑے والی لاہور میں قاری احمد دین صاحب سے ناظرہ قرآن پاک پڑھا اور پندرہ پارے حفظ کیے پھر دارالعلوم پرانہ لاری اڈا شیخوپورہ میں چلے گئے۔وہاں ۱۹۸۶ء میں قاری رفیق صاحب کے پاس قرآن پاک مکمل کیا اور شیش محل لاہور تقویۃ الاسلام میں منزل یاد کرنے لگے۔منزل کے بعد لاہور میں ہی بجلی کا کام سیکھنے لگے اور جامعہ چینیانوالی میں درس نظامی پڑھنا شروع کیا۔ایک سال وہاں لگایا اور گورنمنٹ طبیہ کالج لاہور میں طب کے لیے داخل ہو گئے اور پانچ سالہ کورس مکمل کر کے سند حاصل کی۔۱۹۹۴ء کو افغانستان میں دورہ خاصہ کیا اور فوج میں بھرتی ہو گئے۔تین سال بعد کچی بھرتی میں ہی چھوڑ کر واپس آ گئے۔اور مختلف مقامات پر مختلف ملازمتیں کرتے رہے۔

۲۰۰۰ء کو چونیاں شہر میں مطب بنا کر جادو ٹونے ٹوٹکے وغیرہ کے توڑ میں مہارت حاصل کر کے بابا جی کے نام سے معروف ہوئے۔تاہم اب بھی قرآن پاک بقول ان کے یاد ہے اور سناتے ہیں۔جہاں کہیں موقعہ مل جائے جمعہ پڑھا دیتے ہیں۔

۱۹۹۹ء کو کرانی والا نزد پتوکی ابراہیم کے گھر شادی ہوئی۔چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ عفیف، مولانا محمد یعقوب، قاری محمد عبداللہ، قاری احمد دین، قاری رفیق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا عبدالحفیظ بھٹوی ولد عبدالخالق

مولوی عبدالحفیظ بھی مولانا چراغ دین کے پوتے ہیں۔ عبدالخالق کے گھر ۱۹۷۱ء کو بھٹہ محبت میں پیدا ہوئے۔ناظرہ قرآن پاک جامع مسجد محمدی بھٹہ محبت کے خطیب مولانا محمد حنیف کنگن پوری سے پڑھا۔ ۱۹۸۵ء کو دارالعلوم محمدیہ پرانہ اڈا شیخوپورہ میں داخل ہوئے۔ پرائمری تک پرائیویٹ سکول اور بلوغ المرام تک درس نظامی پڑھ کر دارالعلوم ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ پہنچ گئے۔ وہاں سے جامعہ کمالیہ راجووال آ گئے۔ آخری کلاس درس نظامی بخاری شریف پڑھ رہے تھے کہ امتحان سے پہلے ہی چھوڑ کر گھر چلے گئے اور سند فراغت حاصل نہ کر سکے۔

۱۹۹۰ء کو بھٹہ محبت سے گزرنے والے نالہ ویاہ (ڈینگی) پر گورنمنٹ کی بنائی جانے والی پل کی حفاظت پر گورنمنٹ کے محکمہ ہائی وے کی طرف سے ملازمت مل گئی۔ چار سال ملازمت کرنے کے بعد بُوڑھ کھوہ کھڈیاں ضلع قصور جا کر امام وخطیب ہو گئے۔ اب ۱۹۹۷ء سے بلاک نمبر ۲ چھانگا مانگا قصور میں بطور امام وخطیب کام کر رہے ہیں اور مرکزی جمعیت اہل حدیث چھانگا مانگا کی طرف سے ناظم نشر واشاعت کی ذمہ داری ہے۔

۱۹۹۸ء کو بھٹہ محبت میں محمد شفیع جتالہ کے گھر شادی ہوئی۔ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

## اساتذہ کرام

شیخ الحدیث حافظ عبدالرزاق رحمہ اللہ، مولانا عبداللہ سعید رحمہ اللہ آف ڈھلیانہ، شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجوال، مولانا عطاء اللہ ڈاھروی، مولانا عبداللہ سلیم راجوال، مولانا عبدالوارث ظہیر مرالی والا، مولانا محمد حنیف کنگن پوری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# بریلوی نوجوان اہلحدیث کیوں ہوا؟

محمد امتیاز ولد محمد شریف جن کا آبائی گھر جامع مسجد بھٹہ محبت کے بالکل سامنے تھا۔ ۱۲ مئی ۲۰۱۳ء کو فجر کی نماز بندہ نے جامع مسجد بھٹہ محبت میں ادا کی تو بذریعہ مولوی کرامت اللہ ایک رقعہ مجھے ملا جس میں امتیاز نے اپنا یہ سفرنامہ تحریر کیا تھا۔

میرا نام امتیاز علی ولد محمد شریف ہے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۴ء کوٹ ٹبہ داخلی بھٹہ محبت ضلع اوکاڑہ میں پیدا ہوا۔ میرے تمام خاندان والے کٹر بریلوی پیر پرست تھے۔ اسی ماحول میں میں نے آنکھ کھولی اور پرورش پائی۔ قل، ساتا، چالیسواں، گیارہویں، ہمارا مسلک اور اسی کو ہم دین سمجھتے تھے۔ بزرگوں کے درباروں، آستانوں پر نذرو نیاز پیش کر کے حاجات طلب کرنا ہماری امیدوں کی انتہا تھی۔ میں جب نویں کلاس میں پہنچا تو قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ خود ہی قرآن پاک کے اردو ترجمہ کا مطالعہ شروع کر دیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر: ۱۷)

''بلاشبہ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے۔ تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔''

قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنے کا نتیجہ فی الفور یہ ہوا۔ کہ میں ایک ہی دربار کا منگتا بن کر رہ گیا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا) تاہم دین سیکھنے کی طلب اور تشنگی مزید بڑھ گئی۔ اور میں نے مختلف علماء کے پاس جا کر تحقیق کرنا شروع کر دی۔ مگر کہیں سے تسلی بخش جواب نہ پا کر تشنگی میں اور اضافہ ہو گیا۔ قرآن پاک کو بار بار پڑھ کر اپنی تسلی کی کوشش کرتا رہا۔ حتی کہ مولانا طارق جمیل صاحب (تبلیغی جماعت کے مبلغ) کی تقاریر کی چند کیسٹیں مل گئیں۔ جن سے کافی حد تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رہنمائی ہوئی مگر جستجو میں مزید اضافہ ہو گیا اور بقول شاعر ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

پھر میں نے از خود احادیث نبوی کا مطالعہ شروع کر دیا۔ مسلم شریف، بخاری شریف، موطا امام مالک وغیرہ کتب حدیث کا نظر عمیق سے مطالعہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق

﴿وَ الَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ (العنکبوت: ۶۹)

''اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے بارے میں کوشش کی ہم ضرور ہی انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔''

اب میرے لیے صراطِ مستقیم واضح ہو چکی تھی۔ اور میں نے پورے وثوق اور انشراح صدر کے ساتھ مسلک اہل حدیث کو حق سمجھ کر قبول کر لیا۔ اب پوری بے باکی سے ﴿لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾ کے مصداق اس راہ میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو ہر طرح سے دور کرنے کے لیے ہر وقت مستعد رہتا ہوں۔

## مولوی اللہ دتہ رضوی سے گفتگو

بریلوی مولوی اللہ دتہ رضوی خطیب جامع مسجد بریلویہ کوٹ ٹبہ ایک دن میری اصلاح کے لیے ہمارے گھر آ گئے۔ اور فرمانے لگے تم نے از خود حدیث نبوی کا مطالعہ کیا اور گمراہ ہو گئے ہو۔ میں نے کہا اچھا تم نے اساتذہ سے پڑھا ہے تو بتاؤ تم ختم کیوں دیتے ہو اس کی کیا دلیل ہے؟ فرمانے لگے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے ایک دفعہ حلوا پکایا اور آپ ﷺ کو دعوت دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے، صحابہ کو بھی بلا لیا تو آپ ﷺ نے حلوہ کے برتن پر ہاتھ رکھ کر جو اللہ نے چاہا پڑھا تمام صحابہ سیر ہو گئے مگر حلوا ختم نہ ہوا۔ مولوی صاحب کہنے لگے ظاہر ہے آپ ﷺ نے قرآن ہی پڑھا ہو گا۔ تو ہم بھی سنت کے مطابق قرآن پڑھتے ہیں۔ تو میں نے کہا مولوی صاحب! آپ کے ختم سے کبھی حلوا بڑھا ہے؟ اس پر حضرت صاحب خاموش ہو گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں نے سوال کیا رضوی صاحب یہ فرمائیں کہ اہل حدیث کی کونسی بات قرآن وسنت کے خلاف ہے اور غلط ہے جس وجہ سے تم ہمیں برا کہتے ہو؟ تو رضوی صاحب فرمانے لگے کہ تم ہمارے مسلک بریلوی کو برا کہتے ہو اس لیے ہم تمہیں برا کہتے ہیں آخر کار وہ مایوس ہو کر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو دین پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مولانا محمد عاصم بھٹوی ولد محمد زکریا

عاصم ،مولوی شریف اور مولوی منشاء کے بھتیجے اور شفیق الرحمان بھٹوی کے بھائی ہیں۔واں جتالہ بھٹہ محبت میں ۱۹۸۷ءکو پیدا ہوئے۔ناظرہ قرآن پاک اپنی چچی زوجہ مولوی منشاء سے پڑھا۔ پرائمری تک عصری تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول بھٹہ محبت میں حاصل کی۔اور درس نظامی کے لیے مرکز طیبہ مرید کے چلے گئے۔دو سال وہاں پڑھا اور ۲۰۰۳ء سے جامعہ مدنیہ ملتان روڈ پتوکی ضلع قصور میں آ گئے۔ وہاں ڈھائی تین سال میں اللؤلؤ والمرجان ،قصص الانبیاء، علم النحو ، بلوغ المرام وغیرہ کتابیں پڑھیں اور گھر آ کر گھریلو کام کاج میں مشغول ہو گئے۔

تقریباً چھ سات سال گھر رہے۔ جمعہ اگر کہیں موقعہ ملتا تو پڑھا دیتے۔۲۰۱۳ء رمضان المبارک سے چند دن پہلے بڑے بھائی مولوی شفیق الرحمان بھٹوی اپنے ساتھ لے گئے۔اور تربیت کر کے جامع مسجد البدر چوک شیخو پوریاں منڈی عثمان والا ضلع قصور میں بطور خطیب و امام و مدرس تقرری کروادی۔اب وہاں کام کر رہے ہیں۔

محمد قاسم ولد محمد شفیع جتالہ کے گھر ۲۸ جنوری ۲۰۱۰ءکو شادی ہوئی۔دو بیٹے ہیں۔

## اساتذہ کرام

مولانا ابوطلحہ ،مولانا عبدالسمیع ،مولانا ابوہریرہ ، مولانا محمد اختر جھجھ ،مولانا شیخ صابر حسین ،ثاقب فاضل مدینہ یونیورسٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مستقبل کے علماء کرام

## ا۔محمد عابد حسین ولد خادم حسین کوٹ ٹبہ داخلی بھٹہ محبت

عابد حسین جماعت کے معروف خطیب مولانا قاری محمد حنیف ربانی کے خالہ زاد بھائی خادم حسین کے بیٹے ہیں۔خادم حسین کا تعلق ایک کٹر پیر پرست بریلوی خاندان سے ہے۔جن کا ذکر مولوی مشتاق فاروقی کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔خادم حسین اپنے خالہ زاد بھائی مولانا حنیف ربانی کے ساتھ بچپن میں کاموں کی پڑھنے آیا مگر اس کے متعصب چچا اس کو واپس لے گئے۔خادم حسین دوبارہ آیا مگر پھر تعلیم حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا مگر دو تین دفعہ آنے جانے اور شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی رحمہ اللہ کی چند روزہ صحبت سے متاثر ہو کر مسلک اہلحدیث پر عمل پیرا ہو گیا پھر مطالعہ وغیرہ سے مسجد اہل حدیث کوٹ ٹبہ میں جمعہ پڑھانا بھی شروع کر دیا اور صبح بچوں کو قرآن پاک ناظرہ بھی پڑھاتا۔ ان کا والد شہامد اور چچا وغیرہ ناراض رہنے لگے۔تاہم " لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ" کے مصداق خادم حسین نے کسی کی پرواہ نہیں کی جس کا اثر ان کی اولاد تک پہنچا اور ان کا بڑا بیٹا عابد حسین اپنی والدہ کے سگے ماموں مولوی مشتاق فاروقی کے ساتھ لاہور پڑھنے کے لیے آ گیا۔

جو کہ آج کل دار العلوم محمدیہ اہل حدیث لوکو ورکشاپ لاہور پانچویں کلاس میں زیر تعلیم ہے۔

انتہائی ہونہار اور اچھے مقرر ہیں۔اساتذہ کرام جمعہ پڑھانے کے لیے جہاں ضرورت ہو،انہیں بھیجتے ہیں۔جامعہ محمدیہ لوکو ورکشاپ میں تقریباً ہر سال پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

## ۲۔عبدالحفیظ ولد بشیر احمد واں جتالہ

عبدالحفیظ حافظ عبدالسلام ولد منظور احمد واں جتالہ کے چچا زاد بھائی ہیں۔آج کل جامعہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ لاہور میں پانچویں کلاس کے طالب علم ہیں آئندہ سال انشاء اللہ فارغ ہوں گے۔وفاق المدارس السلفیہ سے عامہ کا امتحان دے چکے ہیں۔میٹرک کی تیاری کر رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۳۔ حافظ محمد امجد ولد محمد ابراہیم بھٹہ محبت

مولوی شیر الٰہی شاکر (فوجی) کی ہمشیرہ کے پوتے ہیں پیر پرست بریلوی خاندان سے تعلق تھا، تاہم اب اللہ کی توفیق سے ان کے والد صاحب بھی اہل حدیث ہو چکے ہیں۔ حافظ محمد امجد نے قرآن پاک مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ سے حفظ کیا۔ پھر المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ مرید کے میں داخل ہوئے۔ آج کل پانچویں کلاس میں پڑھتے ہیں۔ آئندہ سال ۲۰۱۴ء میں انشاءاللہ فارغ ہوں گے۔

## ۴۔ حافظ انس عمیر ولد محمد اقبال بھٹہ محبت

قاری رحمت اللہ کے حقیقی بھانجے ہیں۔ مرکزی جامع مسجد محمدی اہلحدیث بھٹہ محبت میں قاری عبدالکریم نورستانی سے قرآن پاک حفظ کیا۔ ساتھ سکول پڑھتے رہے آج کل مرکز طیبہ مرید کے المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ میں چوتھی کلاس میں زیر تعلیم ہیں۔

## ۵۔ خبیب احمد ولد قاری رحمت اللہ بھٹوی بھٹہ محبت

قاری رحمت اللہ بھٹوی رحمہ اللہ کی شخصیت تعارف کی محتاج نہیں ان کے سب سے بڑے بیٹے خبیب احمد المعہد العالی الاسلامیہ مرکز طیبہ مرید کے میں دوسری کلاس کے طالب علم ہیں۔

## ۶۔ ابو بکر ولد مولوی محمد رمضان بھٹہ محبت

مولوی محمد رمضان بھٹہ محبت کے معروف عالم دین ہیں جن کا تذکرہ گذر چکا ہے۔ ان کا بڑا بیٹا ابو بکر ہے۔ جو آج کل المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ مرید کے میں چوتھی کلاس کے طالب علم ہیں۔

## ۷۔ حافظ رضوان اللہ ولد محمد اسحاق بھٹہ

مولانا بشیر احمد بھٹوی کے برادرِ نسبتی اور مولوی کرامت اللہ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ حفظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے کے بعد آج کل جامعہ اسلامیہ سلفیہ، جامع مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں چوتھی کلاس کے طالب علم ہیں اور ساتھ میٹرک کی تیاری کر رہے ہیں۔

## ۸۔ عبدالرحمان ولد مولوی محمد رفیق بھٹہ محبت

مولانا محمد رفیق ہیڈ ماسٹر ایلیمنٹری سکول چک نمبر ۱۹ شیر گڑھ خطیب جامع مسجد بھٹہ محبت کے لخت جگر ہیں آج کل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں چوتھی کلاس کے طالب علم ہیں۔

## ۹۔ حافظ محمد ولد حافظ عبدالسلام بھٹوی مرکز طیبہ مرید کے

مرکز طیبہ مرید کے میں حفظ کرنے کے بعد درس نظامی شروع کیا آج کل تیسری کلاس کے طالب علم ہیں۔ صالح طبیعت اور خاموش طبع ہیں۔

## ۱۰۔ صفی الرحمان ولد حافظ محمد حنیف ربانی آف کاموکی

جماعت کے معروف خطیب مولانا حنیف ربانی صاحب کے بڑے بیٹے اور راقم کے نواسے ہیں۔ المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ مرید کے میں دوسری کلاس کے طالب علم ہیں۔

## ۱۱۔ حافظ محمد عرفان ولد عطاء اللہ واں جتالہ

حافظ محمد حنیف ربانی کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ جامعہ علامہ احسان الٰہی شہید رحمہ اللہ لاہور میں حفظ کرنے کے بعد درس نظامی کی دوسری کلاس میں ہیں۔ جبکہ ان کے بڑے بھائی احسان الٰہی بھی عالم دین ہیں۔

## ۱۲۔ حافظ سعد ولد سعید طیب بھٹوی گوجرانوالہ

راقم الحروف کا پوتا ہے، پشاور سے سکول کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ راولپنڈی مرکز الحدیبیہ میں حفظ کیا۔ گزشتہ سال پہلی کلاس درس نظامی پڑھی اور مرکز طیبہ مرید کے سالانہ امتحانات میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس وقت دوسری کلاس پڑھ رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۱۳۔ طلحہ ساجد ولد عبدالرشید ساجد بھٹوی

مولانا عبدالرشید ساجد بھٹوی کے بیٹے ہیں۔ پرائمری تک سکول پڑھنے کے بعد چک مہنتانوالہ ضلع اوکاڑہ درس نظامی میں داخلہ لیا۔ دو سال وہاں پڑھا۔ اب تیسری کلاس مرکز طیبہ مرید کے المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ میں پڑھ رہے ہیں۔

## ۱۴۔ جواد سعید ولد محمد سعید بھٹوی

مولانا سعید طیب بھٹوی کے دوسرے بیٹے ہیں۔ چھ کلاس سکول میں پڑھنے اور بارہ پارے حفظ کرنے کے بعد درس نظامی میں داخل ہوئے، پہلی کلاس مرکز الحدیبیہ راولپنڈی میں پڑھی۔ اس سال دوسری کلاس مرکز طیبہ المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیہ مرید کے میں پڑھ رہے ہیں۔

## ۱۵۔ حافظ مرشد مشتاق ولد مشتاق فاروقی

مولانا مشتاق فاروقی کے بیٹے اور راقم (طیب) کے نواسے ہیں۔ قرآن پاک مکمل حفظ کر کے دو تین دفعہ رمضان المبارک نمازِ تراویح میں سنا چکے ہیں۔ ایف، ایس، سی کے طالب علم ہیں اس کے بعد درس نظامی کرنے کا پختہ عزم رکھتے ہیں۔ ان شاء اللہ!

## ۱۶۔ محمد بلال عبدالرزاق ولد عبدالرزاق

محمد بلال مولانا حکیم عبدالرحمان زاہد کے چھوٹے بھائی عبدالرزاق کے بیٹے ہیں۔ بھٹہ محبت سے مڈل تک سکول کی تعلیم حاصل کر کے ضلع اوکاڑہ کے معروف مدرسہ جامعہ کمالیہ راجووال میں درس نظامی کے لیے داخلہ لیا اور دو کلاسیں وہاں پڑھنے کے بعد جامعہ محمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور آ گئے آج کل دوسری کلاس میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1232

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# شیخ الحدیث حافظ محمد ابو القاسم بھٹوی رحمہ اللہ

**ولادت:** 1910ء، بمقام بھٹہ محبت، تحصیل دیپالپور، ضلع اوکاڑہ

**حفظ قرآن:** حسین خانوالہ، چک نمبر 9، ضلع قصور

**ابتدائی تعلیم:** جامعہ فریدیہ قصور

**دینی تعلیم:** ● جامعہ غزنویہ امرتسر ● مرکز الاسلام لکھوکی

● مدرسہ رحمانیہ، دلی ● مدرسہ محدث گوندلوی، گوندلانوالہ، ضلع گوجرانوالہ

**تدریسی خدمات:** ● مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ، فیصل آباد

● جامعہ سلفیہ فیصل آباد ● میر محمد نزد راجہ جنگ ضلع قصور

● دار العلوم ڈھلیانہ، ضلع اوکاڑہ ● دار الحدیث اوکاڑہ

● چک نمبر 15 بلوچاں والا، ضلع اوکاڑہ

● مدرسہ خادم القرآن، جھوک دادو طوراں، فیصل آباد

● مدرسہ ضیاء الاسلام، گہلن ہٹھاڑ، ضلع قصور

● مدرسہ تدریس القرآن، بھٹہ محبت، اوکاڑہ

● دار الحدیث محمدیہ، باغ عام خاص، ملتان

● جامعہ رحمانیہ، محلہ دھوپ سڑی، کامونکی

**معروف اساتذہ کرام:**

● امام العصر شیخ الحدیث حافظ محمد محدث گوندلوی ● حافظ بشیر احمد حسینوی

● شیخ الحدیث مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی ● شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ لکھوی

**معروف ہم مکتب علمائے کرام:**

● شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

● شیخ الحدیث مولانا قدرت اللہ بڈھیمالوی

● شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق حسینوی

● شیخ الحدیث حافظ عبد اللہ بڈھیمالوی

**معروف تلامذہ:**

● حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

● شیخ الحدیث حافظ عبد الغفور جہلمی

● شیخ الحدیث حافظ عبد اللہ خلیق بھٹوی

● مناظر اسلام مولانا محمد صدیق کرپالوی

● شیخ الحدیث حافظ عبد السلام بھٹوی

● شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ امجد چھتوی

● قاری محمد طیب بھٹوی (مؤلف کتاب ھذا)

● میاں محمد جمیل (ایم اے)

● قاری محمد حنیف ربانی آف کامونکی

● سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، ساہیوال

**خلف الرشید:**

● شیخ الحدیث حافظ عبد السلام بن محمد بھٹوی حفظہ اللہ

**وفات:** بروز سوموار، 17 جولائی 1995ء، بعمر 85 سال

ناشر: ابوہریرہ اکیڈمی
۳۷- کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون: 042-35417233